تاریخ وصاف

جلد اول

تا اختتام عہد ارغون خان

جسکو

جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے پی ایچ ڈی

پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور

نے

بعد استخراج اشعار و عبارات عربی

برائے

امتحان منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی

مرتب کیا

اور
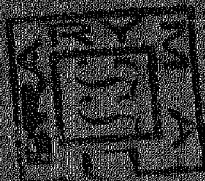
شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

نے

کریمی پریس لاہور میں باہتمام [illegible] الٰہی چھپوالیا

مقدمہ

تاریخ وصّاف کا اصلی نام تجزیۃ الامصار و تزجیۃ الاعصار ہے۔ اس کا مصنف عبداللہ بن فضل اللہ شیرازی ایلخانیوں کے زمانہ میں بعہدۂ مستوفی مامور تھا اور چونکہ سلطان اولجائتو نے اُسے "وصّافِ حضرت" کا خطاب دیا تھا اس لئے اس کی کتاب کا نام تاریخ وصّاف پڑ گیا۔

تاریخ وصّاف ایلخانیوں کے زمانے کی تاریخ ہے اور وہ پانچ جلدوں میں ہے جن میں سنہ ۶۵۶ھ سے سنہ ۷۱۲ھ تک کے حالات درج ہیں یعنی تاراجِ بغداد سے لے کر سلطان اولجائتو کے عہد تک۔ مصنف نے اوّل چار جلدیں مکمل کر کے سنہ ۷۱۲ھ میں علّامہ رشید الدین (وزیر صاحب جامع التواریخ) کی وساطت سے اپنی کتاب کو سلطان اولجائتو کے حضور میں پیش کیا جس پر اس کو خلعت اور "وصّافِ حضرت" کا خطاب ملا۔ پانچویں جلد سنہ ۷۲۰ھ کے قریب لکھ کر بڑھائی گئی جس میں سلطان ابوسعید ایلخانی کے عہد کے حالات شامل کئے گئے۔

یورپ کے بعض فضلاء اس امر کے شاکی ہیں کہ تاریخ وصّاف کا اندازِ بیان نہایت پیچیدہ اور مغلق ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اگر مصنّف اس کو زیادہ سلیس عبارت میں لکھتا تو پڑھنے والے کو آسانی ہوتی اور کتاب کی ضخامت میں بھی تخفیف ہو جاتی لیکن فی الجملہ کتاب کو دیکھنے اور پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا طرزِ تحریر اس درجہ تھکا دینے والا نہیں ہے جتنا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے اور جب ہم اس کا موازنہ بعد کی تصانیف کے ساتھ کرتے ہیں (مثلاً وقائع نعمت خاں عالی) تو ہمیں وہ ازبس آسان معلوم ہوتا ہے اور خصوصاً اشعار و قطعات کے جا بجا آنے سے وہ اور بھی دلچسپ ہو گیا ہے۔

تاریخ وصّاف اس سے پہلے دو دفعہ چھپی ہے سنہ ۱۲۶۹ھ میں بمبئی میں کامل پانچوں جلدیں طبع ہوئیں اور اس کے بعد سنہ ۱۸۵۶ء (سنہ ۱۲۷۲ھ) میں صرف پہلی جلد

یورپ میں بمقام ویانہ (آسٹریا) مع جرمن ترجمے کے شائع ہوئی، اس پہلی جلد میں سلطان ارغون کی تخت نشینی تک کے حالات ہیں اور یہی ہے جو موجودہ ایڈیشن میں ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے،

اس اڈیشن کے شائع کرنے سے کوئی علمی خدمت مقصود نہیں ہے، چونکہ پنجاب یونیورسٹی نے امیدواران امتحان منشی فاضل کے لئے وصّاف کی پہلی جلد کو نصاب میں داخل کر دیا ہے اور اس کے ساتھ یہ قید بھی لگادی ہے کہ عربی اشعار اور عبارات کو نصاب سے خارج سمجھا جائے لہذا طلبہ کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ اڈیشن طبع کی گئی ہے اور اور وہ ضرورت زیادہ اس لئے محسوس کی گئی کہ اس سے پیشتر کی اڈیشنیں سخت نایاب اور گراں ہیں، عربی اشعار اور عبارات کو میں نے خارج کر دیا ہے صرف بعض بعض جگہ پر جہاں ادائے مطالب کے لئے ان کا باقی رکھنا ضروری تھا ان کو رہنے دیا گیا ہے آیات قرآنی کو زیادہ خارج نہیں کیا گیا کیونکہ ان کے مطالب کو سمجھنے میں مسلمان طلبہ کو زیادہ دقت نہیں ہوتی اور خارج کرنے کی صورت میں بالعموم عبارت میں خلل اور ضعف پیدا ہوتا ہے،

مجھے افسوس ہے کہ باوجود احتیاط کے ساتھ پروف دیکھنے کے متن میں طباعت کی غلطیاں بہت رہ گئی ہیں، غلط نامہ حتے الامکان مکمل کر کے ساتھ لگا دیا گیا ہے ناظرین سے التماس ہے کہ مطالعہ سے پہلے متن میں ان غلطیوں کو درست کر لیں۔

اگست ۱۹۲۷ء

لاہور

خاکسار

مرتّب

حواشی

صفحہ ۹، سطر ۴، چنانکہ شعر خاقانی شروانی...... الخ، اصل متن میں خاقانی کا یہ شعر دیا ہے جو موجودہ اڈیشن میں غلطی سے حذف ہوگیا ہے ؎

ذات العماد خرم خیر البلاد عالم
بیت الحرام ثانی دار السلام اصغر

دراصل یہ شعر خاقانی کے ہاں دربند کی تعریف میں ہے، دیکھو کلیات خاقانی ص ۳۴۸،

صفحہ ۲۱۵ سطر ۱۷، یہ شعر دونو مطبوعہ اڈیشنوں میں بعینہ اسی طرح پر دیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے کا وزن منکسر ہے، میں اس کو کسی ذریعے سے درست نہیں کرسکا،

صفحہ ۲۳۵ سطر ۲، بامکتوب بے روان فرمود...، سلطان احمد نے اس خط میں لکھا ہے کہ خداتعالے نے ہمیں بچپن ہی سے اسلام کی طرف مائل رکھا۔ اب جب کہ ہم کو خدا نے منصب شاہی عطا کیا تو ہم نے واجب سمجھا کہ اپنے اسلام لانے کا اعلان کریں تاکہ کافتہ المسلمین کے ساتھ ہمارا رشتۂ محبت و یگانگت مستحکم ہو، ہمارا عزم ہے کہ شریعت دین محمدی کو اپنا دستور العمل اصل بنائیں اور مسلمانوں کی اصلاح و بہبود کیلئے کوشاں ہوں اور مساجد و مدارس اور دیگر عمارات خیر کی بنا کی طرف متوجہ ہوں اور قوافل حجاج کی حفاظت اور راستوں کے امن و تحفظ کا پورا ذمہ لیں بفضل خدا ان سب ارادوں میں ہماری نیت خالص ہے، ہم چاہتے ہیں کہ سلطان مصر کو بھی

خدا انہی کوششوں کی توفیق دے تاکہ ہمارے باہمی اتحاد سے رعایا کی صلاح و بہبود بوجہ احسن ظہور پذیر ہو اور فتنہ و فساد کا سدّ باب ہو جائے اور مسلمانوں کے جان و مال کی پوری حفاظت ہو،

سلطان سیف الدین قلاؤن نے اس خط کا جو جواب لکھا ہے وہ آگے درج ہے، اس میں سلطان احمد کے اسلام لانے پر اظہار شکر و مسرت ہے اور باہمی مصالحت و اتحاد کی نیت پر تحسین و آمادگی ظاہر کی گئی ہے،

صفحہ ۲۵۸ سطر ۸۹، "بیکے چرخ سا... الخ" بمبئی اڈیشن میں بجائے "سفاح" اور "سراح" کے "سقاح" (بالقاف) اور "شراح" (بشین معجمہ) دیا ہے لیکن ان چاروں میں سے کسی کے بھی ایسے معنے نہیں جو اس شعر میں کھپ سکیں اور اگر ان کے کچھ معنی ہوں بھی تو فردوسی کے ہاں اس قسم کے غلیظ قافیوں کا آنا بعید از قیاس ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قافیہ کے الفاظ کتابت کی غلطی سے بدل گئے ہیں، شاہنامے میں ان اشعار کا مجھے پتہ نہیں چل سکا۔

حمد و ثنائی که انوار اخلاصش آفاق و انفس را چون فاتحهٔ صبح صادق
متلألی سازد و شکر و سپاسی که در موقع شائستگی خلعت لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم
در جیب وجود جان اندازد ـ جناب قدس مالک الملک بحق واجب الوجود
را تَعَالیٰ عَن ذٰلِکَ الفَهمِ وَالقِیَاسِ کَمَالُ ذَاتِهٖ وَجَلَّ عَن مُسَابَقَةِ الظُّنُونِ
جَلَالُ صِفَاتِهٖ که جوهر بسیط معلول اوّل را از خزانهٔ کُنتُ
کَنزًا مَخفِیًّا فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ بیرون آورد و اَوَّلُ ما خلق الله العقل و باز
از شاخ نوبر عقل فیاض کل نفس کل را بصباء صنع صمدیت بشگفانید و بواسطت
آن دو جوهر جواهر مجرّدات و نفوس مفارقات در سلسلهٔ امکان مکنت
تعدد یافت و اجرام علویّات در میدان شوق انوار جمال و مطالعهٔ جلای
اسرار کمال او گوی صفت در خم چوگان تقدیر گردان شد ـ بیت

همه هستند سرگردان چو پرگار
پدید آرندهٔ خود را طلبگار

و چوں قبّۂ نیلگون گردوں برافراشت و بلآلی کواکب و دراری ثواقب بنگاشت از تاثیرات حرکات شوقی آں سلسلۂ اسطقسات اربعہ بانضاد امزجہ و اختلاف کیفیات وتباین انیات دریکدیگر پیوست و ترتیب ترکیب آخشیجان ثلث در عالم کون وفساد بظہور آمد۔ ترکیب اوّل معادن بود بصفات الوان وخواص متصّف گشتہ ہر نوع از آں تکوین تکوّن رابیانے واضح وتبیانے لائح آمد نگین لعل ویاقوت آبدار و اقطاع جواہر زواہر بنقش خاتم وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ منتقش شد سبیکۂ زرساو قرص سیم ناب در بوتۂ شمس بزر گردار الضرب ایجاد سکہ بر۔ شعر

فَفِی کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ آیَۃٌ ۔۔۔ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

بر چہرۂ وجود نہاد۔ و در ترکیب ثانی نفس نباتی از پردۂ تواری عدم بصحرائے ترائی وجود خرامید در وے صفات معادن مجتمع آمدہ بطعوم و روائح و قوای جذب و امساک و نشوو نما و تولید مثل و تصویر نوع مزید امتیاز یافت و ہر جزوے از آں بر وحدت صانع و موجودے کہ وجود واجبش برماہیت زاید نیست۔ دلیلے قاطع و برہانے ساطع شد چہرۂ گلبرگ طری بخط شنگرفی شعر

عَلٰی قُضُبِ الزَّبَرْجَدِ شَاهِدَاتٌ ۔۔۔ بِاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ لَہٗ شَرِیْکٌ

رقم کشید و صفحات الواح اشجار بقلم خضرت و نضرت از معنی وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُہَا نگار پذیرفت۔ قامت شمشاد و سرو آزاد اقامت

نفس نباتی کہ بجہت

صدق بندگی را باذان اللّٰه اکبر خالق الاشیاء و مکوّر الاظلام و الاضواء هیات رکوع گرفت ۔ بیت لمولفہ در صبح و شام ہیات رکوع گرفت

تسبیح حمد و نشر ثنا سے تو می کند
در کوہ سنگریزہ و بر شاخ گل صبا

و در طور ترکیب ثالث نفس حیوانی پائی در دائرۂ اختراع نہاد خواص آں ترا کیب در وے مستحصل و بمو ہبتے دیگر از داعیۂ شہوت و غضب و مکنت احساس قدرت و حرکت ارادی کہ نتیجۂ جان و قویٰ بود مخصوص شد اصناف طیور در زوایا یاد او کار با سحان ترنّم و تغرید و انواع وحوش و سباع و ضباع و جار و آجام بصہیل و صیاح و تصویت و ضروب سوائم و ہوامّ در اجزار خاک و حجاب الحجار بدبیب اللّٰہ خالق کل شئی وھو الواحد القھار گویاں شدند ۔ چوں نوبت ترکیب بدرجۂ رابع رسید مختشر بشر را کہ نوع الانواع بود از تربیت آباء فلکی و امہات عنصری در مشیمۂ ارادت بمراتب تکوین و انشا یوماً فیوماً و حالاً فحالاً بگذرانید و بعد از آنکہ در کارخانہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہیولی جسمے او قابل صورت و صورکم فاحسن صورکم گشت ۔ او را در مقام ثم انشاناہ خلقاً اخر فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین مزیتی دیگر ما ورائے ایں اطوار کرامت کرد و بحصول مزاجے نزدیک باعتدال ممکن و مستو کر نفس ناطقہ گردانید و بشرف قوت عاقلہ تشریف و لقد کرمنا بنی ادم ارزانی داشت تا در مدارج استکمال فضائل ذاتی و معارج استقلال بمعرفت توحید باری

بدرجهٔ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ باشارت إِنَّ فِي اخْتِلَافِ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ترقی می جوید و آئینهٔ نفس را بعد
از تخلیه بنقوش تحلیه تجلیه می دہد چنانچه صُوَرِ معرفت موجودات را
حاکی و در سلک ملائک مقدس و نفوس مفارق و عقول مجرد و بشرف
انضمام حالی شود و از حصول آن استعداد استسعاد بهشتی و در از شائبهٔ
زوال و عمر ابدی مصون از لاحقهٔ کمال و فرحی بی خوف انتها و لذتی
بی زحمت انقراض می یابد و توام آن حمد بی قیاس و تالی آن سپاس
بی منتهی شمائل رسائل صلوات و فوائح روائح تحیات چنانکه مرسلهٔ
حوران فردوس از هزت نسائم آن صورة. مصراع لمولفه

تَحَرَّكَ فِي نَحْرِ الْحَبِيبِ حَمَائِلُ

گیرد در اثنای آن ثنیات عرصهٔ دل چون رخ و عارض بتان گل و سمن
پرورد با نبیر طوطی نوا رو مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى و معجز نما ران هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى و یکین
زلف وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى و چنگی چشم وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى صاحب ذیل قربتی که در
خلوت سرای لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ جاو شان حجاب تمکینش بدورباش لا نفی
دست تی لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ بر پیشانی انبیا و
اصفیا می نمایند صاحب شریعتی که در مقام نسخ ملل و ادیان و تاسیس
قواعد ملت حنیفی دم مباهات عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ می زند مجمع
خلقی که با مزیت وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ با ضعفا امت تقابل إِنَّمَا أَنَا
بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحٰى إِلَيَّ. می جست مؤید لطفی که در معسکر بُعِثْتُ إِلَى

الاسود و الاحمر تهدیداً تاتی السیف گرد بدعت و طغیان از لوح وجود فرقهٔ ضلال بشست و بر خلفاء راشدین و ائمهٔ دین و متابعان و اہل بیت او که مبارزان میدان و السّابقون السّابقون و دلنوازان حدیقهٔ اولٰئک المقرّبون اند

أمّا بعد تحریر کشان کارگاه والّذین اوتوا العلم درجات ذات بے ہمال صاحب سعید حاوی القدح المعلّی فی حلبة الفضائل ذو العلیٰ علاؤ الدین صاحب الدّیوان عطا ملک ابن الصاحب المغفور بهاء الدین محمّد بن محمّد الجوینی را طیّب الله بنسائم الرّوح روحهم و والیٰ من غنائم الرّحمة فتوحهم بحلیت رجاحت عقل و سجاحت خلق و تبحّر در فنون براعت و تفنّن در اصول فضائل و تفرّد در اسالیب علوم و تقدّم در قوالب حکم آراسته بودند و با وجود کمال دولت و ایالت و اشتغال با مور ملک و ملّت در سرّاء و ضرّاء ماشطۀ کلک سحّار و نتائج خاطر غرائب بار او گوش و گردن عروس سخن را بنظم ینتثر عقد اللؤلؤ المنظوم من انتظام بدا آیدیه ؛ و نثر ینتظم سلک الحلل للورد المنثور عند ابتسام دوابعه ؛ زیورے ساخت و برائے مستفیدان رواتج علوم بر مجمرۀ معطرۀ فاکره بخور افادت مے سوخت هله جرّاً تا خاطر عاطرش فصوص جواهر بلاغت و نصوص آیات براعت فهرست ابواب مآثر و عنوان صحیفۀ مفاخر را اعنے تاریخ جهان کشائی جوینی بل جام جهان نمائی معانی در سمط ضبط آورد. مشتمل بر ذکر احوال دولت مغول و دیگر سلاطین و ملوک اطراف

در نوبت خانیت ایشان از مبادی خروج پادشاه جهانگشائے
چنگیز خان تا زمان فتح بلاد اہل الحادیہ بتحشم مواکب کواکب عدد
ہلاکو خاں لمؤلفہ بیت

زاں سخن پرور نظم یکبارگی معلوم شد
کاں چہ عالی رای ملک آرای معنی پرورست

چون این نسخہ کہ موجب نسخ مصنفات ارباب نسج معانی بود و آن
جریدہ خریدہ آسا از شکن زلف حروف چہرہ حور اوش نمود الفاظ
معانی با عقول فضلا و بلغا محل التحاظ غوانی در دل ربائی آغاز نہاد
و آن ابکار افکار رہر یک از زبان منشے دملی آوازے داد لمؤلفہ بیت

بے سخن تا سخن اندر سخن افتد باشد
سخن اندر سخنان از سخن آرائی من

بحقیقت از سیاقت این ترسل و نمط سخن طرازی و حسن ابداع و اختراع
تضمینات منثور و منظوم و تلویحات منطوق و مفہوم کلم سحبانی و حکم
لقمانی و خطب قسی را بازار اشتہار شکست و در غیرت آن انتباع
و ایجاز و رعایت حقیقت و مجاز و محض ایجاز و اعجاز و تناسب صدور
و اعجاز در صورت تشبیہات نازک و تمثیلات مرغوب و ایہامات
چابک و اوصاف خوب جہانیاں را اسباب جہانگیری و جہانداری
و کمال بطش و سیاست و وفور استیلا و استعلا - اروغ میمون چنگیز خان
و ترتیب لشکر کشی و دشمن کشی و آئین موافقت و مطابقت و شیوہ

شہامت وشجاعت ایشاں کہ در ہیچ عہد بریں سیاقت معہود نبوده
و از ہیچ تاریخ بریں نمط مطالعہ نرفتہ معلوم و محقّق شد بدیں منّت عطا
ملک رالملک عطا بہ اصحاب درایت مخلّد ماند وصاحب دیوان صاحب
دیوانین و حاوی مرتبتین گشت۔ پس در نوبت خانیّت میمون و عہد
دولت روز افزوں پادشاہ اسلام مالک رقاب انام ایلخان سکندر
ہمّت خاقان غلام سایہ بان امن و امان اہل ایمان خان خانان جہاں
غازان محمود سلطان خلّد اللہ سلطانہٗ کہ عراض ممالک عالم بانوار معدلت
شامل او مانند خلد بریں آراستہ گشت و رباع دولت موروث از خاشا
کفر وضلالت نود و اند سالہ پیراستہ کنایس مجوس و معابد اصنام را
مدارس علم و مساجد اسلام ساخت و اعلام دین ہدی تا عنان آسمان
برافراخت طنطنۂ دین محمدی از دبدبۂ کوس دولت محمودی مزید
پذیرفت و در خبایا سینۂ مشرکان کہ منابت گیاہ کفر و گناہ بود غنچہ
توحید و ایمان بشگفت موالان در موالات ملّت حنیفی بصدق اعتقاد
قدم گذاروند و دریک لحظہ کفّار اُترار ابراد واشرار صاحب اسرار شدند
بدیں مقدمات مجموع حکایت غزوات واجتہادات محمود سبکتگین در دین
پروری ودادگستری کہ بطون مصنّفات افاضل بذکر آں مشحون است بر
بازار استیفا سر حشو نمود و در شیوۂ جہانداری وکامگاری با حداثت
سِن و نضارت غصن عمر گوئی سبق از جہانداران جہاندیدہ و خانان تجربت
یافتہ بردہ بود و بلاد و عباد در اطراف واکناف بیمن فراست و حسن سیاست

از عزت
[illegible]

نود و اند از نود سال

بجماعت بیانام

او معمور و مسرور شد، لمؤلفه شعر

عالم از عدلش چناں آباد و خرم شد کہ نیست
فتنہ جز در چشم خوباں رخنہ جز در عہد شاں

بالہام سعادت و افہام ہدایت در ضمیر کمترین بندہ دولت خواہ المقصر فی جنب الله عبد الله بن فضل الله جعل الله عقباہ خیراً من اولاہ سوانح خاطر در طریان و جواذب فکرت در جولان آمد تا این نو عروس بدائع را کہ بتجلی افضال جالیست حالی برائے تتمیم خالی از خلخالی نگذارد و آں چگلی بیتگان قنقلی نسب کہ دامن نازِ معنی از سرِ کرشمہ براعت در پائے غنج و دلال مے کشند و سر آستین طنز بر رسائل اواخر و اوائل می افشانند بذیل تجدید ذکری مذیل گردانند و درین مجلد نام نیک پادشاہ مؤید و مخلد، و بعضی حوادث و وقائع کہ بعد از انصرام آں دور و زمان شعبدۂ فلکِ دوار و حریف بے مہرِ سپہر بر رقعہ ظہور انداختہ و از معتبرانِ کیفیت آں باز جستہ الی یومی ہذا وہو اواخر شعبان سنہ تسع و تسعین و ستمائہ والی بقیۃ عمری والی الله افوض امری از منقول و مروی و مسموع و مرئی بتفصیل و اجمال برحسب اقتضاء وقت و حال در سلک کتابت انتظام گیرد تا سلسلۂ این حکایت و احدوثۂ این روایت کہ از عجائب شہور و اعوام است انقطاع نہ پذیرد چہ فاضل محنک و مقبل مدرک از مطالعۂ علم تواریخ و تطلع بر مقدمات و مقامات امم سالفہ و نمونہ تاثیر اجرام علوی و استنادِ

بہ تقسیم ممالک

حوادث عالم سفلی مہذب عقل و مجرب نفس گردد۔
و خود حکمت الٰہی چناں اقتضا کردہ کہ بقاء انسان بالشخص محال
است. بنا بر تنسیق این مقدمات شرف علمی کہ بداں مجاری
احوال متقدم و کیفیت مآل قرون متقادم معلوم شود تواں دانست
کہ در چہ درجۂ مکانت باشد و منافع آں جمیع فرق را از سائد
و مسود فاضل و مفضول چگونہ شامل افتد۔ این نیت ثبت و
عزم جزم شد۔ ع

گفتم کہ مگر دلے و طبیعت ہرا

چندانکہ در تعلیق و تلفیق مبالغت رفت رویت کہ از لوازم
طبع غریزی باشد باوجود تعریق جبین خواطر و تفریق دفین ضمائر
تتنبیق و ترشیق مواطات نکرد۔ سرعت ذکائی کہ پیوستہ مانندۂ
برق خلاف در مضائق معانی جواز کردی تبراکم غمام غموم محجوب شد
خاطر سودائی از ہرزہ لائی بستۂ دام ملالت و خستۂ سہام کلالت گشتہ
گفت ع

ما را بجز از عشق تو درویشیہا ست

پس مہرۂ اضطرار بہ افشاند و بطنز این افسانہ برخواند۔ خزانۂ
اوراسباب را در زاویۂ خانۂ من ودیعت ننہادہ چنیں طلب غرر و
دُرر از من چراست۔ آفتاب رخشندہ نیستم تا افاضت انوار بے سعی
توانم کردن این استضاءت و استنارت را دوام بنا بر کجاست

مواطات: موافقت
درگذشتے
چراست

شب ہا بہ گوشۂ صفحۂ دماغ ورائے پردۂ متخیلہ ابکار معانی را زیور تصویر بستہ ام و در تخلیقِ معانی و تولیدِ بنات ضمیر اسرع من نکاح ام خارجہ سحرہا نمودہ۔ امروز دست زدۂ خمول و پائمالِ اضمحلال است باز آغازِ سودائے دیگر نہادہ بیت

از مشکلِ غمہای نو فریاد اے دل
آمد ہمہ سعیہا ست برباد اے دل
اندر طلبِ امیدِ بے حاصلِ تو
جز خون جگر ز دیدہ نکشاد اے دل

چوں از استنطاق او جز استکبار و استنکار فائدہ روی ننمود

ع با خامہ ز روئے دلنوازی گفتم

اے مفسرِ آیاتِ ضمائر و ترجمانِ لغاتِ سرائر اے چمن پیرائے حدیقۂ معانی و نقش بندِ کارگاہِ بانی فانی بلطفِ ربانی دلِ کار افتادہ را دستگیری کن و پائے تثبت بہ جائے دار۔ و سودائے طیش و خفت کہ در دماغ مرکب داری ترک دہ تا از دشمن و دوست بتیغِ ملامت سرزنش نیابی۔ بیتِ رباعی

با کلک بگفتم اے سخن پردازم دہ شرح غم فراق بکشا رازم
گفتا کہ نیم من آہن یا سنگ ممکن نبود کہ من در آتش سازم

قلم چوں از نے بود انگشت بخائید و بزبان صریر نغیبہ آغاز کرد

ع بشنیں کنون و قصۂ آں گوی و اشکبار

در جواب گفت. دریں طریق دمے برآوردن وقدمے گذاردن بیت

نبود کار چو من سرزدهٔ سودائی   خاصه چوں تو سرشستهٔ سخن آرائی

مدتے تا ترجمانی ضمیر پریشان نو کرده ام و خاطرزادگان حوراوشت را
از مشک و عنبر بالین و بستر ساخته حاصل آں جز سیاه روئی من
و سفید کاری تو چیزے بود. امروز زمانه موسم شناخت ادب است.

منقولات

هر ادیبے که هنگام تحقیق لغت و بیان کابل بلاغت ماثورات اصمعی
لغوی را لغوی پندارد و منقولات هروی را هدر مطلق خواند

نسخه‌های ...

جاحظ آنجا حظ از دانش خود نه بیند. و کسائی گلیم بر سر نزهت
پوشد. مزی را کلب صفت قلادهٔ تعلیم بندد و رعویه را خرگوش دار
در قفص نقص شرمساری اندازد و در کشف مسائل نحوی بمال رشید قیصر
ندا رهلموا نحوی اشتی سمع نحاة عهد رساند. اخفش خفاش صورت
متواری گردد و مازنی را وزنی نماند و تعلیلات مبرد بارد نماید
ابن الحاجب محجوب شود و زمخشری را زمخ شمرد و فرا را بمقراض
اعتراض پوست بین پیراید و ابن الاعرابی را حد اعراب آموزد. لامحاله
مساوی و مثالب او مانند لغات مختلفه در زبان کافهٔ امم افتد و
بمجرد جعل اقاویل صحاح او را بستم نسبت دهند و عین نقصان را
بر چهرهٔ فضائل او فائق شمرند ذکر او چوں بدل غلط بر زبان رانند و
اعتبارش مانند مبدل در طریق طرح استعمال کنند و گاه و بیگاه
ارتفاع عجب محن و انجذاب فتن با دلے گرم و دمے سرد گوید۔

بیت

دمِ من ہمچو باد بہ آہن چشمِ من ہمچو ابر در بہمن
نرگس و گل شدم کہ نگشایم جز بآب و بہ باد چشم و دہن

ہمچنیں ہر صاحب رائی معنی آسای نافذ ذہن ناقد طبع کہ چوں با اہلِ ارتجال بابطرۂ باپاکیزہ روبان نظم بازی کنند در شیوۂ رکب وطرد قریحۂ امرء القیس قربح شود و در اسلوب مدیح طبع از ہر زہیر از ہر لطائف کرانہ جوید و در حسن اعتذارات خاطرِ عذرار نابغہ عقدۂ تعذّر گیرد و از اوصافِ خمور و ذکرِ سرور اعشی منغشی گردد و بعرض سلاستِ الفاظ و نفاستِ معنی وطراوتِ ترکیب لبید را بلید و جریر را جُرئہ گوید و فرزدق را فرازِ ذق و تعبیر کشند و سمر سمرہ را رقمِ تقریع زند بحتری را بچیزی نخرد و معرّی را از عربیت معرّی داند و معزّی را اموات ابیاتِ معزّی گرداند۔ ابنِ اسمارا اسمِ بلاجسم انگارد و کثیّر را از تغزّل بقلیل و کثیر وم در بندد۔ ہرآئینہ از کثرتِ معاندتِ زمان و قلتِ معاونتِ اخوان حاصلِ عمرِ عزیز را بر تذکرِ ابیاتِ ابن المقرّب مصروف خواہد کرد و در بیداد روزگار بے بنیاد این شکایت ورد زبان ساخت۔

بیت

مرا ولیست چو بنیاد مکرمات خراب
چو چشمِ یار و چو رخسارِ مردمے بے آب
دلے رمیدہ چہ گفتم دلے چگونہ دلے

دلے چو ماہی بر سنگ تفتہ در طبطاب
دلے صبور بمحنت دلے ذکور عنا
دلے نفور ز راحت دلے انیس عذاب
دلے بآفت بے منتہا ر چرخ اسیر
دلے بر آتش حرمان روزگار کباب
دلے ز نیست نہ ہست و نہ ہوشیار نہ مست
نہ منزجر ز عقاب و نہ مستحق ثواب
دلے کہ چوں ہوس بزم باشدش باشد
گہے ز نالہ رباب و گہے ز اشک شراب
دلے کہ چوں کند اوباد نیکواں گردد
چو حال خال مشوش چو چین زلف بتاب
دلے کہ بر دل او دشمناں بجفا بستد
چو آرزو کندش ذوق صحبت احباب
غلط ہمی کنم ایں نیست دل سپہر غمیست
کہ محورش ہمہ رنجست و فکرتش اقطاب

وہر فاضلے کہ اطراف فضائل را مستطرف است و افانین علوم را مستودع چوں بلبل زبان کشاخسار بیان در ترنم آورد در گلشن سخنان سحبان غنچۂ بہجت بشگفاند و در علم معانی و بیان جرجانی را جز جانی نخواند و در تعذوبت کلام اکفی الکفاۃ را از زمرۂ اکفا نشناسد و در

درایت و کنابت صابی و ضبی را صبی داند و بتاسیس تجنیس لُبتی را سخیه
پستی گرداند. هنگام ملح و نوادر ابوسعید رستمی را نوا در دم شکند و در
القار سوال مهلبی را مهلتِ جواب ندهد بسرعتِ رویّت قابوس را
ملاقیِ بوس ببیند و از قدرتِ حذف واصل ابن عطا را مانندِ الفِ وصل
و نونِ تنوین ساقط انگارد و هر موزون طبعے که در معرضِ بیان عوارضِ
عروض خاطر خلیل با توغلِ کامل و تعمقِ وافر از رشکِ توجیهِ الفاظ
و اشباعِ معنی او دخیل نماید و یوسف عروضی که صدرنشین رستهٔ عروضیان
است و در موقف عجز صدر را از عجز باز نشناسد و در تقطیعِ افاعیل چنان
از هشت منقطوع گردد که بیانِ فاعلاتِ رملی و مفاعیلِ هزجی امتیاز نتواند
کرد. دائم روی وار بقیدِ محنت ایام مقید شود و رکن وجودش از
زحافِ خبن و اجحافِ هر شفاتِ غیر سالم و هر متکلمے که در نظمِ تقاصیر
اصولِ کلام حاصلِ محصول را چون تحصیلِ حاصل محالے داند و هنگامِ شروع
در مشرعِ شرع لقمان از خوانِ نعمای او نواله ستاند و محمد ادریس در حلقهٔ
تدریس قلمِ بطلان بر سطر در است کشد و مالک مملوک و احمد بخصالِ
حمیدهٔ او مقتدی شود با غوصِ او در مسائلِ عویص فقه قولِ غزالی
نزاند و قفال دون القفلتین نماید مکحول را سرمهٔ تنبیه در دیده کشد
و از هادیِ منهاجِ حقائق یعنی لفظِ حاوی او الفاظ وجیز ناچیز آید و در
بساطِ بسیط وسائط بسیط متروک ایم الله که اسبابِ حرمانش چون
رخصتِ فقه و اقاویلِ ائمه قنا و بلاغتِ نحو و زحافِ شعر اتساع یابد و

رزق

رمل فاعلاتن مفعولن فاعلاتن مرتین

هز مفاعیلن متفعلن مفاعیلن مرتین

بشاشتِ حال و قلّتِ منال و کسرِ جاه و حرفتش مندوب و مستحب و بال
و وبا استصناع و مستباح گردد۔ و ہر حکیمی محقّق کہ اگر سرِ درجِ حکمت
بردارد و بمثقبِ رایِ ثاقب لآلی حکم راسفتن گیرد از کمالِ غیرت
صاحبِ شفا را رنجور دل گرداند و بتشریف قانونِ اشارت راند و
رسالۃ الطّیر را مقصوص الجناح سازد حدسِ بقراط بقیراطے
نخرد و دیدۂ حذاقتِ ثابت قرّہ ثابت قرّہ نماید۔ صفا رِ ذہنِ ابن الکندی
بکندی گراید و در ترکیبِ قیاسات منطقی نطاقِ لا ننطق بر میانِ ناطقۂ
اربابِ نطق بندد۔ علی الحقیقۃ راحت و تن آسانی او در حیّزِ عالم
چون خلا ر بیرونِ عالم عین محال باشد و حصولِ امانیش بہ مثالِ جزوی
لا یتجزّی بالفعل ناموجود آید و ہمّتش مانند جوہر وجودی بذاتِ خود قائم
و شاوبنش چون عرضِ محمولی غیر متقوّم مردم قضیّۂ اورا قضیّۂ مہملہ
خوانند و در صغریٰ و کبریٰ از وے حسابے برندارند آشنا و بیگانہ
برعکسِ مطالبِ او توفّر نمایند و دوست و دشمن نقیضِ مصالحِ او را
چون استثنا ر از عینِ مقدّم نتیج مرادست دانند امروز فصلِ فضول
و بدائعِ بدعت و ہنرِ محض بے ہنریست ؎

بیت

ہنر را عیب می‌گویم کہ من عیبِ ہنر دانم
درین عہد ہنر دشمن درین ایّامِ نادانی

وقاحت را کہ عینِ فصاحت است فصاحت نام می‌نہند و

سخافت رائے طبع سخاوت زائے تمامی از تمامی کفایت شمرده اند و سحابۂ عمدۂ مساعی تصور کرده ۔ ہر کہ چون صبح نہمت پیشہ گرفت چون آفتاب تاج زرنگار بر سر نهاد و ہر آنکہ چون شب پرده پوش خطاها گشت ۔ شہاب آسا ناوک دلدوزش بر جگر راست کردند حِلم حکم عجز و ہوان گرفته و عَلَم علم انتکاس یافته زنادِ فضلِ غیرواری و نورِ ادب در ظلمت تواری اربابِ نطق معدود از بابِ جنون و گیتی مسخر سخره و مجنون و گردون مربّی ہر خسیس و دون ؛

کدام فاضلِ اصیل کہ جز اشکِ شفق گون از گردشِ سپہرِ بے شفقت راتبۂ فدو و آصال دارد و کدام جاہلِ لئیم کہ در غبوق و صبوح جامِ کام از راحِ فتوح مالامال ندارد ۔ قلم این قصۂ پر غصہ چون آب فسرده خواند و شکایتِ نکایت آمیز از ثری بثریا رسانید و گفت اگر من بعد الیوم خود را بدستِ فکرِ جان سوزِ تو بازدہم و در طریقۂ تالیف و انشا قدم بر صفحۂ سیمینِ بیاض و سر بر خطِ مشکینِ تو ۔ نهم ۔

دلِ شوریده حال از یارانِ قدیم کہ زمانِ شدّت و رخا و میقاتِ خوف و رجا رجلیسِ انیس و ندیمِ ضمیر و ہمراز و دمساز بودند ۔ چون روئے صفا و بوئے وفا ندید و نشنید از صحبتِ ایشان یکسو کشیده در بیت الاحزانِ سینہ سرشکِ خون از دیده مے بارید و نار زاری مے سرائید ۔

بیت

با ہر کہ در آمیختم از من ببرید ‌ ‌ ‌ جز غم کہ ہزار آفرین بر غم باد

هر چند خواست تا خامۂ نسیان بہ ذکرِ خامۂ دو زبان زند و خاطر
را از خاطر فرو گذارد و بواعث

شعر هِيَ النفسُ ما عَوَّدتَها تَتَعَوَّدُ

در هیجان می آمد و خرمنِ قرار و شکیبائی را بباد بر می داد و می خواند **شعر**

أَیَا مُهجاتِ النفسِ فی ظِلِّ دارِکُم — یفوزُ بها المشتاقُ لولا العوائِقُ

آخر الامر دست در دامنِ الابرامُ وسیلةُ النجاحِ زد و چون باجنابِ جنّات
مآب عقل بود نخستین ستایش کرد بدین کلام۔

بیت

کای حروفِ آفرینش را کمال از تو الف — وانکه از لاجورد سر بری بر چهره لام

بر تو و بر نورِ رای عالم آرایت پوشیده نباشد کہ جسدِ محض چون فعل
آن مقصود بالذات است آنرا بشائبۂ اغراضِ دنی مشوب نتوان ساخت
و بہ موضعے دیگر محمول نکرد۔

بیت

گر بے ہنران قدرِ ہنر ہیچ ندانند
اے عقل خجل نیستم آخر کہ تو دانی

مقالاتِ نثرِ یاران کہ تیر بارانِ سآمت و ملامت بود بسمعِ اشرف
رسیده باشد خاطر سادگیِ جبلی پیشہ ساختہ و چاشنیِ الکسلُ احلیٰ مِنَ
العسلِ چشیده و خامۂ سبکسار صدا رع

کأنّی بأفقِ کلِّ لونٍ لونُهٗ

از خردہ دانی زبان بدرشتی بر کشودہ و بصد زبان شکایت زمین و زمان فرو می خواند۔ مبادا ارباب فضل نکاتِ او را در تجاسر و توغل در تملّق و تمادی در تعالی پسندارند۔ تادیب و تہذیبِ ایشان حوالت بنورِ ارشاد و ہدایت شما رود۔ باشد کہ ایں گمراہانِ بادیۂ تقلید و طوّافانِ کعبۂ مجاز ترک اصرار باطل انکار بلا طائل گیرند و الا من باری ازیں منزلِ تنگِ سینہ رخت اقامت بیرون خواہم برد و چار تکبیر بر صحبتِ ایشان زد۔

مصرع رفتم کہ مبادا بے تو خوش یک نفسم

دل ہمچناں بہ عادتِ مالوف مبہوت وار در قلق و اضطراب بود و دور از خور و خواب عقل چوں میلانِ نفسِ لوّامہ در دلجوئی و دلنوازی مشاہدہ کرد و عجز و مسکنتِ دلِ مستمند و تالّم و تاثرِ رفقا بواسطۂ عزیمت و قطعیتِ کُلّی محقق دانست و سخنِ معقول تشنید بہ مقتضیٔ اِنَّ مِنَ المعروف اِستِمَاعُ کلامِ المَلْہُوْفِ دلداری کہ از حضرتِ کرام غم زدگان را متعارف باشد مبذول فرمود و بطریقِ نصیحت گفت چندیں ماجری با ما چرا۔

حالے نفس را کہ شفیق شفیق او می دانست بر سالت فرستاد و خاطر و خامہ را احضار فرمود و ایشان را با دل ہم با دلہ عاقلانہ بر تخالف و تالف ترغیب کرد و بر عیب استیحاش و تحتنّ تجنب تحبّب و تودد قدیم باز خواست۔ بلیغ دل را اندک سکونِ جاشنی بدید آمد خاطر راہِ صفا گرفت و عزم پیوند وفا کرد و دل را گرم پرسید و چون جان در بر کشید و گفت

ع

ما را غمِ یار خویش کارِ خویش است

بیاد بیاور تا چہ داری

خامہ نیز بموافقت سر را دست بجنبانید و در معنی اِنّ اذلّ من و قبل

بدین دو بیتے کہ وقتے استماع کردہ بود تمثل نمود ۔

بیت

چندانکہ قفا خوردم از دوچون سماع — پیشانیٔ من سخت تر آمد در کار

تا باز شدم عاقبت از سرتیزی — با این ہمہ سرزنش بزد راز دیار

قدم بر جادۂ مطاوعت نہاد از املا رخاطر باستظہارِ عفو و اغماضِ اہلِ فضل کہ ساحتِ معالیشان از تطرّقِ حوادث مصون باد و نصابِ افضال از تطرّق زوال محروس شروع رفت و آنرا بتجزیۃ الامصار و تزجیۃ الاعصار موسوم گردانیدہ

بیت

در ہمین حال و در ہمین مجلس — ہمین کلک و بر ہمین کاغذ

بیرنگِ نقشِ حکایات و نیرنگِ طلسم روایات چنین ارتسام یافت کہ چون منکو قاآن در سنہ خمس و خمسین و ستمایہ باستخلاص ملکِ مشرق از اقصی بلاد مشرق لشکر کشید و برادر را قوبلائے بلشکرے جرار و عدت و لیساری بسیار بصوب قراآن از مصاقبات و مضافات حدود ختای نامزد فرمود

[illegible]

[illegible]

دولتش بارسال ایلچی ها دم بالذات و تبلیغ بر لیغ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ استرداد رفت ...
... چنداں روعت سلطنت و سطوت لشکر و شوکت پاس رادع و دافع نگشت و از پاسبان او عوض ماند پاس وتلك الایام نداولها بین الناس و ذلک فی اواخر شهور سنه ست و خمسین و ستمائه برادرش آریغ بوکا در قراقرم که مرکز دایرهٔ سلطنت و معسکر طلیعهٔ دولت است مانده بود۔ اشاعت این حالت اورا مایهٔ غرور و داعیهٔ هوس خانیت شد۔ بدین داستان قتغتای مادر بالتو که بزرگترین خواتین منکو قاآن بود موافقت کرد و از پسران منتای و بیلنا شش وزیرگی و بعضے نبیرگان چغاتای و از فدای اغول پسر کلکان این رای رانصرت دادند و اورا بخانی بر داشت۔

بیت

یکے را برو دیگرا آرو بجائے　　جهانرا نماندست دیگر خدائے

از دیگر سوی پسر اوتکین برادر پادشاه جهان کشای چنگیز خان و دیگر شاهزادگان و امرا نتشاور و توافق کرده معاون و معاضد شدند و گفتند راه قاآنی قوبلائے راست آیینی با وجود آقا چگونه خیال تفوق بندد بدین سخن کلمهٔ اختلاف از هر کنار در میان آمد۔

ع　حدیثے بود مایۂ کارزار

چوں آریغ در مقر مملکت اصلی بود و لشکرها از جوانب بوے نزدیکتر

متصدی امر خانیت شد و طریق شبق و نزق جوانی پیش گرفت و از طریقهٔ اسلاف و شیمت پدران نیکوئے خود انحراف نمود و این توہم بر خاطر او استیلا یافت کہ شہرے نو بنا کند و خانہ کہ مقر سریر سلطنت باشد از زر ترتیب سازد و روزگار از انشاے کاتب انشاد می کرد۔ ۱۵

شعر

خانۂ زرین چہ سازی رائے زرین بایدت
عدل باید ملک را آن کن اگر این بایدت
صاحب تخت و کلاہی از خطا ہا روے را
چوں قبا در چین مکش گر ملکت چین بایدت
با درشتیہاے گردوں سازگاری کن بلطف
بر کنار تخت ملک ار نرم بالیں بایدت
گر عروس سلطنت را ہے کنی عقد نکاح
ترک مہر خویشتن از بہر کابین بایدت
روے در روے سپہر کن چشم بر پرچم گمار
گر نظر در روئے خوب و زلف پرچین بایدت

پس پریغما باطراف ممالک فرستاد تا خزاین موجود با اموال متوجہات واجب سالیانہ و گلہ و رمہ و انواع مواشی را چندانکہ ممکن باشد بپایۂ تخت اعلیٰ کہ سپہر را دعوی رفعت در محاذات آن ممتنع مے نمود روان گردانند و از تمامت بلاد اہل بزرگان و ممیزان و مہندسان و بنایان

واقواع محترقه سبب اساس و انجام عمارت و تمدن و توطن و تکثیر سواد آن شهر که مهندس وهم در عرصه تخیل بانی آن بود توجه نمایند. آلغوی نبیره چغتای تمکینی تمام و قربتی عظیم در خدمت او یافته بود و محل اعتقاد و محرم اسرار گشته وصورة چنان بوده که در مبداء جلوس منکوقاآن چون خواجه اغول و باتو پسران کیوک خان فرزند صلبی اوکتای قاآن مواظات کرده با چند شاهزاده و نوینان بزرگ همداستان شدند که مخافصةً غدری نمایند چنانچه تاریخ جهان گشای آن احوال را علی التفصیل شارح است. منکوقاآن از منصوبه اندیشها مخالفان خبر یافت و بأسر و قهر ایشان بأسرهم حکم فرمود و اکثر با اولاد و احفاد در قبضهٔ اقتدار مقبوض و بر تیغ یاسا معروض گشتند. درین حال نبیرگان چغتای آلغو و احمد بوری و نیکپی اغول و بغرجی را بسبب صغر سن و عمر مقدر مخفی داشته اند و از زیر شمشیر قهر خلاص یافته و سایهٔ تربیت آریغ بوکا نهال قامت آلغو را سرو آسا نشو و نما داده بود روزگار هر دو را در شیوه اعتنا و اصطناع و صورة اخلاص و اتباع انگشت نما دیده. چون آریغ خانیت یافت او را نامزد فرمود تا در نواحی المالیغ جابجا اقامت کند و آن حدود را براه حکومت محافظت نماید و خزاین ممالک که ایلچیان بسبب آن تسارع شده اند آنجا آورند و آلغو آنرا الصوب قراقرم می فرستند. المالیغ مسرّت [illegible] با مثابت مرکز دایره دیگرا عیان بلاد و لیوتیها شهر و شهرادکان [illegible]

اقطار که از محیط بمرکز پیوندد چنانچه ثقات جغتایان روایت میکنند
که الما لیغ تا بیش بالیغ مسافت دو هفته راه است و از بیش بالیغ تا
خان بالیغ از جانب جنوبی براه بیابان که مغول آنرا یغری اول گویند
چهل روزه راه و از آنجا تا قنجو که ولایت تنکت است. حد ختای از طرف
مشرق و تا قراقرم از جانب شمال هم چهل روزه راه است و باز از
قراقرم تا خان بالیغ و هم از آنجا تا قنجو همین مقدار مسافت نشان
میدهند. بدین موجبات آلغو را روان گردانید و او شهامتے شامل
و لیاقتے کامل و روعتے مذکور و شوکتے موفور داشت صورتش چون
گل همه تن خوبی و سیرتش چون گل همه جان روشنی از الما لیغ تا
کنجک و تلاش و کاشغر و کنار آب آموی در قبضه حکومت
آورد و لشکرها، جغتایی را جمع کرد و باندک مدت شوکت و استعلاء
مکنت و استغنا یافت خزائن که جهت اریغ بوکا بیش او آورند خود برگرفت و با
روزگار یار شد و عداوت آشکار پیش خواست که از اطراف فارغ
و آمن باشد و در تمشیت امور سلطنت و مدافعت خصم توانا تمکن
چون چنگیز خان در مبدا خروج بهر طرف نوینی بزرگ با لشکر جشن
سترگ می فرستاد تا هرکجا ربقه طاعت و ایلی در آیند رعایت
کنند و آنجا که تمرد و تمرد نمایند انذار و تنکیل بے نہایت بتقدیم رسانند
حکم فرمود تا پسران چهارگانه هر پسرے میرے را با هزاره بسرحد
هندوستان و نواحی شبورغان و طالقان و حلی آباد و کاونگ و بامیان

و انواع محرقه سببِ اساس و اتمام عمارت و تمدن و توطن و تکثیر سواد آن
شهر که مهندس وهم در عرصهٔ تخیل بانی آن بود توجه نمایند. آلغوی نبیرهٔ
چغتای تمکینی تمام و قربتی عظیم در خدمتِ او یافته بود و محل اعتقاد و
محرمِ اسرار گشته و صورة چنان بوده که در مبداء جلوسِ منکوقاآن چون
خواجه اغول و باتو پسرانِ کیوک خان فرزند صلبی اوکتای قاآن
مواظات کرده با چند شاهزاده و نوئینانِ بزرگ همداستان شدند
که مخافصةً غدرے نمایند چنانچه تاریخ جهان گشای آن احوال را
علی التفصیل شارح است. منکوقاآن از منصوبهٔ اندیشها مخالفان
خبر یافت و بأسر و قهر ایشان بأسرهم حکم فرمود و اکثر با اولاد و احفاد
در قبضهٔ اقتدار مقبوض و بر تیغِ یاسا معروض گشتند. درین حال
نبیرگانِ چغتای آلغو و احمد بوری و نیکب بے اغول و تبعرچی را بسبب
صغرِ سن و عمر مقدر مخفی داشته اند و از زیر شمشیرِ قهر خلاص یافته و
سایهٔ تربیتِ آریغ بوکا نهالِ قامتِ آلغو را سرو آسا نشو و نما
داده بود روزگار هر دو را در شیوهٔ اقتنا و اصطناع و صورة اخلاص و
و اتباع انگشت نما دیده. چون آریغ خانیت یافت او را نامزد فرمود
تا در نواحے الما لیغ خیام اقامت کنند و آن حدود را براہِ حکومت
محافظت نماید و خزاین ممالک که ایلچیان بسبب آن تنازع شده
اند آنجا آورند و آلغو آنرا الصوب قراقرم می فرستند. چون الما لیغ مهر حمایت
بل مثابت مرکز دائره دیگر اعیان بلاد و بلد تمام معمور و مشهور او گان [illegible]

اقطار که از محیط بمرکز پیوندد چنانچه ثقات مجتازان روایت میکنند
که المالیغ تا بیش بالیغ مسافت دو هفته راه است و از بیش بالیغ تا
خان بالیغ از جانب جنوبی براه بیابان که سلوک آنرا بغری اول گویند
چهل روزه راه و از آنجا تا فیچو که ولایت تنکت است. حدّ ختای از طرف
شرق وتا قراقرم از جانب شمال هم چهل روزه راه است و باز از
قراقرم تا خان بالیغ و هم از آنجا تا فیچو همین مقدار مسافت نشان
میدهند. بدین موجبات آلغو را روان گردانید و او شهامتی شامل
و لیاقتی کامل و روعتی مذکور و شوکتی موفور داشت صورتش چون
گل همه تن خوبی و سیرتش چون مُل همه جان روشنی از المالیغ تا
کنجک و تلاش و کاشغر و کنار آب آموی در قبضه حکومت
آورد و لشکرها، چغتای را جمع کرد و باندک مدت شوکت و استعلاء
تمکنت و استغنا یافت خزائن که جهت آریغ بوکا پیش او آوردند خود برگرفت و با
روزگار یار شد و عداوت آنکار پس خواست که از اطراف فارغ
و آمن باشد و در تمشیت امور سلطنت و مدافعت خصم توانا متمکن
چون چنگیزخان در مبدأ خروج بهر طرف نوینی بزرگ با لشکر جنگ
سترگ می فرستاد تا هرکجا بر بقه طاعت و ایلی در آیند رعایت
کنند و آنجا که تمرّد و تفرّد نمایند انداز تنکیل بی نهایت بتقدیم رسانند
حکم فرمود تا پسران چهارگانه هر پسرے میرے را با هزاره بسرحد
هندوستان و نواحی سبور خان و طالقان و حلی آباد و کاونک و بامیان

تا در غزنین بفرستادند ہزارۂ تولی انبان نویین بود و ہزارۂ نوشی و ایلچکدای و ہزارۂ چغانای نیدون نویین و ہزارۂ اوکتا قاآن ملک بوغا در سالے کہ منکو قاآن بر تخت خانیت استقرار یافت و خورشید دولت جہانگیرش بر مناکب اقطار تافت . . . .

. . . سالی بہادر را با ہزارۂ آنجا فرستادہ بود و بتمامت آں لشکر حاکم مطلق گردانیدہ و ایشاں از تجبر و تحکم و شراست طبع و جموح نفس او عظیم متشکّے بودند آلغو دریں حال نیک بے اغول و سادای ایلچی را بکنار آب آموی فرستادہ حکم کرد کہ نیک بے اغول بحکومت بخارا و سمرقند و محافظت آں حدود اشتغال نماید و سادای ایلچی بسر حدّ ہندوستان رود و امرای ہزارہ را با لشکرے کہ در زیر رایت حمایت ایشاں عنان بقائد نباعت دادہ اند استمالت کردہ بانقیاد و مطاوعت خواند و سالی بہادر را گرفتہ بخدمت آلغو فرستند بموجب فرمودہ تمشیت مہمے را کہ بداں مامور بودند پیش گرفتند۔ نیک بے اغول در دیار ما وراء النہر گوئے دولت در خم چوگان مراد آورد و برعایت لشکر و حمایت کشور قیام نمود و از زمان اوکتای قاآن باز شحنگی سمرقند و بخارا بچونکسان طائفو و بوقا بوتنا مفوض بود و بقاعدہ ہنوز ایشاں مباشر بر قرار متقرر داشت و سادای ایلچی مرغاول و قتلغ تیمور و تیمور بوقا و سائر امرا و مجندہ را استمالت کردہ مطیع و خاضع گردانیدہ سوارانے کہ با اقراں در تیراں تخمین منادات مباہات

می نمودند و از مضایقِ مکامنِ پرخطر و مصاعبِ معارکِ جان سپر پیوسته چون تیغِ خود سرخ روی بیرون می آمدند پس سالی را که از مرضِ کبر و بقضای غیر سالی بود بند نهاد و تمامتِ آن لشکر را مستصحب خود ساخت و تمشیتِ ایشان بغارت سمرقند و بخارا کرد چون بسمرقند رسیدند آن لشکر را از غارت ممنوع گردانید ۔ امّا از این جانب آریغ بوکا چون بر عصیان و مجاهرهٔ آلغو مطّلع شد و مطلع و مقطعِ احوال پیش نظر آورد ۔ دانست که خودکرده را تدبیر نیست ۔

لمؤلفه شعر

باخود از بد کرده ام بد کرده ام ۔۔۔ از که نالم چون گنه خود کرده ام

بزرگان گفته اند که دو کار است که مباشرانِ آن از صحت رائے و برکتِ سعادة بے بهره باشند ۔ بهرزه غم خوردن و اعتماد بر دشمن کردن چه اوّل آبِ روئے عقل بردن است و دوم مار در جیب پروردن و در جهان خود از زهر گیا و کیست امیدِ شهد و شکر بست ۔ هر خردمند که بوقتِ خود در زمینے قابل تخمے بر و منـد نکاشت لاجرم هنگامِ ادراک هوس ریع و آرزوئے انتفاع چون خطّ معمّی بر سطحِ آبِ روان نگاشت چاره آن دید که غباری که میان ایشان خواسته است بر آبِ چشمه سار تیغ فرو نشاند و مجازات غدر در موقعِ توقّعِ شکر نعمت و ادای خدمت فرا و نماید ۔ قصّه خواندن چیست چون اسبابِ دشمنی و مناقشت و مالفا مکاوحت و مکاوحت بدین موجب که ذکر رفت متوافق شده

بود از طرفین مستعد و محتشد گشته بر قصد یکدیگر

لمؤلفه

دو خسرو دو رستم دو پیروز جنگ — دو لشکر دو دریا ز پولاد و سنگ

در حرکت آمدند . . . .

. . . . با عناد و عنیدی که از نطاق فضای عالم از هزار هزار آن نضایق میگرفت
وکوه را باهمه سنگدلی در زیر سنابک باد پایان از چشم چشمهٔ اشک می
ریخت در موقف مناجرت و مشاجرت شداد افراد و جلاد اجناد بعد
از طواف و عناد و طعان و طراد چون آسمان و زمین هیأت

شعر

اَنجادُ ناسٍ فَوقَ اَرضٍ مِن دَمٍ — وَنُجومُ بیضٍ فی سَماءِ قَتامِ

گرفت بر لشکر آنغو چون جبین زلف خوبان ختن شکست افتاد و فوجے
موفور در یک لحظه از ابروے غمزه زن کمان مقتول تیر نجابت اسود ساحر
گشتند بوقتے که از نهیب تیغ آریغ مانند کمر مجال در میانه باشیدن نیافت
سبک چون موی خود اگرچه هم بر سر پیشانی بود روے نیافت و چون
دست همت بر خاشش چوبیش بر شاخ آرزو نرسید چون شگوفه شاخ
انگشت حسرت بدندان می گزید و با آنکه خار ادبار در پاے بخت شکسته
دیده در شاهراه نجات خسک آفات ریخته زود پاے گریز برداشت
اوصاف فرشی تاچند بواقی لشکر او منفرق شدند و امداد نکبت
بدبختان متطرق آنغو عنان بجنیم خود معطوف گردانید و با تجاع ...

لشکر و استیناف اسباب مصاف مشغول گشت ۔ در تصاریف آں احوال سدای ایلچی با امرا، ہزارہ و لشکرے چوں امواج بحار بجد تمش ملحق شدند۔ الحق آنرا اقبال گرفت و ایشاں را بنواخت و خلعت داد جراحت روزگار بالتیام پیوست و کار خلل یافتہ نظام یافت

چوں بلشکر استظہار یافت صف مقاتلت آراست و بازچوں شیر زخم خوردہ و پلنگ خشم آوردہ کرّی نمود بعد از جولان شیران بیشۂ وغا و مطاردۂ مبارزان میدان درخروش و غوغا و نزول نزیلان منزل نزال و قدوم مقدامان مقام انتقام آلغو بحرکت نصب جرارہ خطّی حال ایدارا را از عمل الغا کردہ بنفس خود حملہ برد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ آرتلغ از زیغ روزگار و غلبۂ خصم کامگار سراسیمہ گشت۔ کوکب طالع راجع و برج امنیت معوج الطلوع و مزاج بخت نامستقیم یافت ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ لشکرش چوں روے توقّف ندید ند پشت ہزیمت بدادند و دولتش بموافقت چوں پشتے نیافت روی برتافت و منادیٔ ایں حال ایں ندا بگوش جانش مے رسانید۔

لمؤلفہ

بخت زدو دیدہ خوں ببارید و رفت ۔۔۔۔ بر ملک جوانیت بزارید و برفت

چوں دید کہ نیست چرخ را روے وفا ۔۔۔۔ اقبال تو ہم قفا بخارید و برفت

تثبت و قرار مغلوب و خوف و ہراس غالب شد و قال علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ لِکُلِّ قَضَآءٍ جَالِبٌ وَلِکُلِّ دَرٍّ حَالِبٌ آخر کار بعجز و

خضوع را عقب آمد. عنان اختیار از دست و نیز اقتدار از شصت رفته بود لاجرم رکاب قرار گران کرده در آن نزدیکی قوبلای نیز لشکرے چوں حوادثِ زمانهٔ بیکرانه روانه فرموده بود تا بمردِ تیغ جواب تمرّد و استکبار و سزاے تفرّد و استکبارِ او دہد بجز التجا بامن دولت قوبلای قبلهٔ اقبالے ندانست عازم خدمتش شد تا در بابِ اسبابِ مخالفت با برادر و موافقت با دشمن که دریں دو قضیه طرفِ نقیض اختیار کرده بود عذرے گوید از پیش ایلچی فرستاد معلم بوصول و حصول ندامت از ما مضی و کیفیت مجاری قضا چوں بأردو رسید حکم رفت تا او را از طرفِ بسیار درآوردند۔

لمؤلفه

راست خواہی بے بلا کس ندید — از فلک روزی بجز اللہ یار

شرفِ تکنمشی یافته یعنی مثول در حضرتِ گردوں مثال اقترافِ جرائم را که موجبِ آں اعزار اربابِ اعراض بوده اعتراف کرد وفورِ معدلتِ جبلّی و شمولِ نصفتِ اصلی مانع شد که برادر را برائے استیفائے ملک آسیبے رساند بروے بخشود و جاں بخشید چه

بیت

ز ابتدائے عہدِ آدم تا بدوریِ پادشاه — از بزرگاں عفو بود است از فرودستاں گناه

جهت یاتیدن او مصیبت و شتنا را که بلغت ایشاں عبارت از آں ایلاق و قشلاق است معیّن فرمود و او را با یک خاتون و معدودے

چند کہ تکفل خدمتے ضروری کردندے بداں یورت فرستاد از متکا تخت سلطنت بمقام کربت دغربت افتادہ چہرۂ سلوت را بناخن تغابن می خراشید و از کردۂ خود برخود می پیچید چوں از شراب غرور سرمست شدہ بود ناگاہ در خمار ضجرت ماند . . . .
. . . . عاقبت خمار شکن را یعنی دوائے خُمَارِ الخَمْرِ مِن تَشَرُّبِ الخَمْرِ بپیمانہ وار شراب در خود پیمود تا قرابہ صفت ممتلے شد و جام قالبش بر سنگ جفارِ ایام آمد و شرابِ روحش کہ جوہرۂ شر و فتنۂ جہاں بود بر خاک تورحال ریخت و ذالک فی شہور سنہ ثمان وخمسین وستمایۂ و مدت خانیت او دو سال ونیم بود و ازو پسرے ماند ارو نام -

بیت

اگر سال گردد ہزار و دویست — بجز خاک تیرہ ترا جائے نیست

نزدیکست دریں معنی فردبیتے کہ وقتے اتفاق افتادہ

شعر

وَعُمْرُكَ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَزُوْلَ
فَاِنْ كَانَ يَوْمًا وَاِنْ كَانَ اَلْفًا

تتمیم ذکر جلوس آلغو بر تخت خانیت در آلمالیغ در شهور سنهٔ ثمان و خمسین و ستّمایه

چون آریغ بگر بخت مسعود بیگ که در خدمتش بر رسم منکو قاآن باهم وزارت موسوم بود و در حلیهٔ معالی اعتشار مکارم و مآثر بر مخائل او مقسوم بخدمت آلغو شتافت و شرف تکشمشی دریافت و بر قرار ملازم بندگی شد. آلغو مظفّر و کامگار

بیت

ایّام رام و چرخ رهی و جهان بکام دولت مطیع و بخت مساعد زمانه یار

در آخر شهور سنهٔ ثمان و خمسین و ستّمایه در آلمالیغ بر تخت مملکت نشست و علم دولت از چتر زرکش آفتاب بگذرانید و ہرغنه را مادر مبارک شاه که خاتون قراغول بود نبیرهٔ چغتای باستیلا در قید ازدواج آورد و بغایت او را دوست داشتی. ہرغنه را دو خواہر بود یکی اولجای خاتون که ہولاکو خان او را به زوجیت قبول کرد و دیگر بیگی که خاتون صائن خانی بانو بود و اتّفاق است که نقش بندان ابداع بنوک قلم اختراع در میان مغول چنان سه صورت بکمال حسن و بایستگی و زیب لطف و شائستگی و ایشان نیکبخته اند. ہرغنه ہرچند بت خود پرست بود با دین اسلام

میلے تمام داشت و پیوستہ تعصب مسلمانان کردے اما روزگار میگفت

بیت

نو ور دیار مسلماں بزلف ہمچو صلیب — چہ کافری کہ نکردی زہے مسلمانے

و شیخ الشیوخ سیف الدین الباخرزی رحمتہ اللہ علیہ کہ مقتدائے عہد
وقطب دور و شاہ باز علم طریقت و پاکباز عالم حقیقت بود در شیوۂ
تذکر تقریبے چوں ہمت خود بلند داشت و در توحید ذات و تمجید
صفات تلفیقے چوں وحدت دور از مانند معنیٔ بدیع شریف کہ در
ایضاح خجلت دہ آفتاب می شد و لفظے عذب لطیف کہ قطعہ کاتب
در صفت روانی از شرم آں چوں ایں ردیف آب -

بیت

اے آنکہ با لطافت الفاظ عذب تو
تشویر می خورد ز خجالت روان آب
لؤلؤ چو قطرہ بود ز لفظ تو یاد کرد
وز شرم غوطہ خورد و نہاں شد میان آب

در عہد آلغو بن آے ادجعی ازیں سراچۂ ناپایدار بدار القرار ابرار خرامید

بیت

جانا بغریبستاں چندیں بناند کس — باز آ ہی کہ در غربت قدر تو نداند کس

و ذلک فی شہور سنہ احدی و ستین و ستمایہ - علیٰ ہذا آلغو باستظہار و
رونقے تمام و حصول مرام در سلطنت بانتظام روز می گذاشت و بہر طرف

کہ عنان نافت مویّد و کامران با تبجّح و ابتهاج و تبّجح و ارتیاح مراجعت کرد تا ناگاہ چشم بد روزگار در کار آمد و امارت ادبار و آثار انکسار آشکار ہر غنہ ہنگام وضع حملی ساغر تن بلّورین را از شراب ناب روح خالی گذاشت و قلم تقدیر روزنامچہ حال آیندگانرا نسخہ این مرثیہ نگاشت۔

لمؤلفہ

در مہیغ نہفتہ مہ دو ہفتہ دریغ است ا

در گل قد آں سرو فرو رفتہ دریغ است

آں سنبل پرتاب شکن بر شکن او

از صدمت باد اجل آشفتہ دریغ است

سروے کہ ہمی شد تنش آزردہ بگلبرگ

فریاد کہ در خاک لحد خفتہ دریغ است

آلغو چوں خال او سوگوار و سیہ پوش گشت و بغمان لالہ نعمان عارضش چوں لالہ در مہرجان بے تن و توش و در تذکرہ او می خواند این بیت با نالہ و خروش۔

بیت

بوئے تو ہنوز در چمنہا ست　　　رنگ تو ہنوز با سمنہا ست

دیدار تو با قیامت افتاد　　　نیکست ولے در آں سخنہا ست

روایت قوّۃ غضبی و غلبہ وہمی بحدے رسید کہ حکم فرمود تا سمرقند و بخارا را غارت کنند و مسلمانان را کہ ہر غنہ مائل و متعصب ایشان بودے

شفاے تکلیف کردے۔ آخر بدبہ بازئ فلک گفتارِ عشوۂ جاوید در خوابِ خرگوش بماند تختِ گردون تبنش کہ قوائم آنرا مناکبِ جوزا و قمۂ شعری جاے بودے در خسارۂ بساطش کہ از پستۂ شکر خند وطرۂ پرپیچ و بندِ ماہ رویانِ شکر ریز و عنبر بیز نمودے در مغاکِ خاکِ تیرہ چناں بتختۂ تابوت بدل شد کہ ایں بیت مناسبِ حال آمد۔

شعر لمؤلفہ

وَلَمْ نُرْزَقِ الْوَصْلَ الَّذِی عَادَ فُرْقَةً　　وَلَمْ نَعْهَدِ الْعُرْسَ الَّذِی صَارَ مَأْتَمًا

و مدتِ ملکِ او چہار سال بود۔ پس امرا اتفاق کردہ مبارک شاہ بر تختِ مملکت بنشستند و نفیر از زمانہ برخاست۔

شعر لمؤلفہ

کاے گردشِ چرخ چند آری و بری
ہستی ز وفا و عہد یکبارہ بری
بر قامتِ شاہی چو قباے دوزی
باز از پے ماتمش دو صد جامہ دری

سال بر نیامدہ باقی بودے خروج کرد و کوکبِ طالعش بذروۂ شرف عروج در موضعِ خود شرح تمۂ آں ایراد کردہ آید ان شاء اللہ منہ و طولہ +

ذکرِ جلوسِ قوبلای قاآن

چون خصمِ خاینت در قیدِ بوار گرفتار شد و گلزارِ سلطنت از خارِ
نقارِ پیراسته گشت تمامت پادشاه زادگان و خواتین و امرا بدلِ
راست و قولِ درست خط دادند که قلم وار سر از خطِ اوامر و نواهی
قاآنی بر ندارند و در پیدا و پنهان مباح و مساخطِ مراحم و مساخطِ او را
بجان منقاد باشند. در اوائلِ شهورِ سنه ثمان و خمسین و ستمایه در شهر کنجافو
از ختای قوریلتای بزرگ ساختند بوقتی که مطالع از مناقص مهجور و اوتادِ
اربعه از نظرِ مناحس دور بود آفتاب بنقطهٔ شرف اقتران یافت از سقوطِ
جمراتِ ثلث دیگِ نشو در جوشش آمد و طیور با الآف بالوف در
زمزمه و خروشِ و لواقحِ ریاح حمائلِ شاخ خمائل را بعزمِ بوس و کنار
در شام و صبح مائل ساخت قوای نباتی خواصِ افعالِ شخصی و نوعی درکار
آورد و دایهٔ غاذیهٔ اطفالِ نبات سا مراودت و مخالطتِ پیش کار این
چهارگانه ترتیبِ تربیت از سر گرفت حریفِ نامیه در استکمالِ اقطارِ
جسم بر هیأتِ تناسبِ طبیعی دستِ صنعت برگشاد کدخدای مولده
اسبابِ تولیدِ مثل بر حسبِ طبیعت مهیا گردانید نقاشِ مصوره خامهٔ
آزری صفت برای نیرنگِ تصویر برداشت و روی زمین را بغرائبِ
نقوش و عجائبِ الوان نگاشت ۔ . . . .

چار برج بالعکس
در خانه اول زیکدیگر
در خانه دوم وسه
و چهارم [illegible]

تا آن خورشید طلعت کیوان رتبت بر تختِ گردون مسایهٔ عناصر پایه خورشید صفت بر آمد و عروسِ خانیت را که از خانان دست بدست رسیده بود بحکم حقوقِ کفائت و صداقِ صدقِ استحقاق و شهادتِ قضا و قدر و وکالتِ هُوَ خَیرُ نَاصِرٍ و کفیلِ دست در دست او نهاده عقدِ زفاف بستند. تقدیر بطبقچهٔ سیمینِ ماه لآلیِ انجم و دراریِ سعود نثار کرد مشتری بر منبرِ هفت پایه طیلسان بر انداخته طئیِ لسان را بالقاب زاهره مشرف گردانید کیوان چون هندوی حلقه در گوش چوبک زنیِ قصر دولتش را نعلِ ماهِ نو در گوش کشید. بهرام بر رسم قورچیانِ خاص کمر بر میان بست. زهرهٔ زهرا بر بساطِ نشاط گوش و گردنِ بربط بمالید و آهنگ بر کشید.

لمؤلفه

کای شاه کمینه بندهٔ ات گردون باد	خانیتِ تو چو طالعت میمون باد
گر با تو کسی چو صبحِ صادق نبود	مانندِ شفق غرقه شده در خون باد

تیر دبیر حرزِ واللهُ خَیْرٌ حَافِظًا بنامِ قاآن بر لوحِ محفوظ تحریر کرد. تمامتِ شاهزادگانِ کمر را که زیبِ حلقهٔ میان بود قلادهٔ گردن ساختند و بیرونِ اردو شاهِ سپاهگان را و در اندرونِ بارگاه پیشِ تختِ فلک پایگاه هفت نوبت زانو زدند.

قطعه

دوشنبه نیم میاح کنان نوعروس وار

هر هفت کرده بر دلِ او هشت درکنار

هر سحر که نامه آورِ صبحِ سعادت است

هر نامه را که دید بمنقار سر کشاد

و زبانِ حالِ معنیِ این بیت املا می کرد ـ

بیت

گردون غبارِ سایهٔ تختِ بلندِ اوست　　خورشید عکسِ گوهرِ پرِ کلاهِ اوست

سیرِ ستارگانِ فلک نیست در بروج　　بر گوشه‌سارِ کنگرهٔ بارگاهِ اوست

سقاةِ یاقوت شفاه ابکاسات اقداحِ زرّین و سیمین

شعر لمؤلّفه

عُقارٌ عقورٌ للرّجالِ مدامةٌ　　تدیمُ المُنی راحٌ تریحُ الجوانیا

می پیمودند ـ خواتینِ زهرهٔ عارضِ خوب شمائل با لعبتا قبای مکلّل بجواهر که گوی شعریِ شامی از طرفِ مجرّه متلالی شد با عقدِ ثریّا بمقارنت بدرِ منیر مسعود گشت تازه تر از گلِ تر بار و لطیف تر از یاقوتِ آبدار ـ

بیت

همه طوق بربسته و گوشوار　　بدست اندرون جامِ گوهرنگار

همه رخ چو دیبای چینی برنگ　　نوازنده عود و خروشنده چنگ

ز دیبای زربفت چینی قبای　　همه پیشگاهِ شهنشه بپای

ایستاده وشاقانِ لاله رخسار چون سروِ آزاد که مشکِ ناب و گلِ سیراب بار آورد ـ

لمؤلفه

برده بر غوپیش لعلش سنبل تیغوال از انک
بی گنه آویخت از مه کاکل نسرین پرست
غم ز دل بنشاند چون برخاست بهر کار آب
فتنه برخاست از جهان بر طرف مجلس چون نشست

در آن مجلس بهشت آیین صراحی صفت زانو می زدند و ساغر وار سر اکثر دست بوس بجای می آوردند. یک هفته برین منوال جشن و طوی بود و اندرون خرگاه و بارگاه از گل روی و سنبل روی حور وشان پر رنگ و بوی از کار عیش و طرب و لهو و نشاط چون فارغ شدند پادشاه عادل اشارت فرمود تا گرد و تمامی بالش زر و نقره و خروارهای انواع ثیاب مذهب و منقوش و مهلهل از مجلوبات اقطار و امصار بیاوردند. اقربا و خواتین و امرا را برحسب مقدار و وفق استیهال حظی موفر و نصیبی موفر ارزانی داشت و بتجدید احکام و تاکید اساس یاسانامهٔ چنگیزخانی مشتمل بر مراسم جهانگیری و جهانبانی به بلیغ فلک مطارع در صحبت ایلچیان قمر سیر باکناف شرق و غرب و اطراف جنوب و شمال متواصل گردانید و رایت معدلت عام و نصفت تام بر محدب فلک الافلاک برافراشت و آیت بخشش و بخشایش بکلک شهاب ثاقب بر ورق چهرهٔ آفتاب بنگاشت.

بیت

عدل تو ملک را پسری بخت نیک بخت

ملک تو عدل را پدرے نیک مہرباں
از دست تو ندید کس تیغ تو بلا
بر کار تو نکرد کس گنج تو زیاں

از تاثیر عدل شامل او در روز وشبان گرگ شبان صفت بزک گوسفند می داشت و باز شہبر الیف سینۂ تیہو را از سر ناز می خارید۔ بآوازۂ نصفت او جور و عدوان صد منزل از شہر سنان عدم آوارہ شد عفو او کہ مستقبل عثرات بندگان بود مستقبل جرائم دور و نزدیک و ترک و تاجیک می گشت بیک التفات ہیئت ہیبت او صورۃ از ہیولی منفرد می کرد و بیک رویت رویت رای خلل را از خلل امور جمہور زائل می فرمود و نو عروس ملک را حُلّی و حلل می بست سہم سیاستش دافع حوادث شیم انام و رادع حوادث ستم ایام شد۔ باز جہاں بہ جہان کلیرک آزار می نیفشاند در عہد دولتش

بیت

کس خستہ نشد ز زخم گردوں   جز آنکہ شریف بود و گردوں

لاجرم از اطراف ربع مسکوں کہ نام مبارک او را جز بر صفحۂ سکۂ نقود ندیدہ اند شکر شکر معدلتش بطریق نقل نقل حریف دل و جان ساختہ اند و مجمرۂ اوقات را بتجور ثنا و دعا سلطنت روز افزوں مبخر گردانیدہ چنان شجاع و جہان تلبیم مکارم پادشاہانہ او چنان شد کہ جنان بباد طراوت آں آب کوثر در دہان آورد و نہال اقبال از جویبار نشو و نما اصلها ثابت و فرعها

فِی السَّمَآءِ تا بحدے سایہ گستر شد کہ طوبیٰ را در چمنِ خلد ظلّ حسرتِ طوبیٰ لِمَن ظَلَّ فِی ظِلَالِہٖ بر چہرۂ حال نشست از اطرافِ چین و ماچین تی کل تمان و چین تا اقطارِ مصر و شام و منتہی مغرب خلائق متوجہ ملک ما ورای شدند و بفیضِ عدل و بذل معموری گشتند۔

بیت

ز عدلِ او شدہ باز سپید جفت کلنگ

ز امنِ او شدہ شیر سیاہ یار شغال

نہ این فسرد از برد و زمہر ہوا یداں چنگل

نہ آں دراز کند در زمیں بدیں چنگال

ہرچند از محیطِ این بلاد تا مرکزِ دولتِ ملک بدار و مریع مربع اقبالِ پایدار پادشاہِ عادل فاآن مسیر یکسالہ راہ است ذکرِ آثارِ دیانت و عدل و انصاف و فطنت و کیاست و صواب اندیشی و ملک آرائی از مستنقلِ افواہِ ثقات و مشاہیرِ تجار و معارف مجتازانِ آں دیار تا حدے استماع افتادہ کہ سطرے از آں مفاخر و شطرے از آں مناقب ماحیِ آثارِ قیاصرۂ روم و اکاسرۂ عجم و خواقینِ چین و اقیال عرب و تبابعۂ یمن و رایانِ ہند و ملوکِ ساسان و آلِ بویہ و سلاطینِ سلجوق تواند بود و شرحِ آں کہ مؤدیست بتطویل موجبِ استغراقِ این اوراق گشت۔ اما بحکمِ إِنَّ الْقَلِيلَ عَلَى الْكَثِيرِ دَلِيلٌ بعضے از مخائلِ دأب و خصائلِ ذات او را مجملاً ایراد کردہ می شود تا از آنجا بر کمالِ سجیت و وفورِ و بختیاری استدلال گیرند از آثار و اخلاقِ او ۔ یکے

آنچوکہ با اہلِ فضل و حکمت و اربابِ دانش نیک ستائش بودے و ترحیب و
تقریبِ ایشاں را مبالغہ بر خلافِ خطِ البختری اصطلاحے نو نہادہ و انبساطِ
خطّے کرد۔ صورتِ آں چوں خطِّ شاہدان دلپسند برد حظِّ دیدہ و نورِ ضمیر و
بر آں خط فرمانہا با طرافِ ممالک روانہ فرمود و آنرا چوں صیتِ معدلتِ
خود مشہور گردانید و چوں طبعاً مجبول بود بر استعمالِ قانونِ عدالت
و استیعابِ اسلوبِ ایالت ہر چند امدادِ انعام و فیض و ارفاد سمت
لَا مَقْطُوعَۃٍ وَلَا مَمْنُوعَۃٍ داشت بر اسراف و تبذیر اعتراض معقول
نمودے و با اعیانِ مملکت و اعوانِ حضرت تقریر فرمودے کہ چگونہ مقتضی
عقل باشد یا معدود از قبیل بذل شخصی را ہزار بالش صلت فرمودن و
دیگرے را بدستِ نومیدی سیلی بنالش دادن چہ ہر کس کہ در غیر موقع زیادت
از ما لا ینبغی صرف کند لا محالہ در موضع انفاق از بذل ما ینبغی متقاعد شود
گوئے مقصود ازیں اشارت تنبیہی بود بر حالت اوکتای قاآن در اسراف
ادبے روّیت و فکرت در جود و احسان باز بدیں تاویل تمہیدِ قاعدہ را
تاکید کردے کہ از پادشاہان عدلِ عام و سیاستِ شامل مستجلب نظامِ
عالم و مستدعی قوامِ بنی آدم است و عقلاً و نقلاً پسندیدہ و بائستہ
و شائستہ چوں نور در حدقۂ دیدہ۔ و اگر ہوشمندے روشن رائے ایں معنی
را تتبع نماید ببدیہۂ عقل معلوم گردد کہ بمجرد موادِ مالی استرضاء چند اشخاص
ممکن شود و اگر گنجِ قارون و مملکتِ سلیمان و عمرِ نوح کسے را میسر باشد
در موازاتِ آں مدّت و محاذاتِ آں مکنت اربابِ حوائج و اصحاب

توقعات از طوائفِ امم چندان نتایج و ترادف نمایند که اکثر غیر متسلّی
بل متشکّی باشند و بر تقدیرِ فرضِ محال که افاضتِ انعام و اذاعتِ احسان
شاملِ افتد بارے در ہمہ حال استیفاءِ مطامعِ انسانی متعذّر خواہد بود و
تحصیلِ مراضیِ خواطرِ غیر متیسّر و نظر در قسمتِ ارزاقِ خلایق باید کرد که
اگرچه در ازلِ آزال مقدّر گشته و بر قضیّتِ مصلحت و حسبِ استعداد
و اہلیّت مقرّر شده مثریِ خوشحال ہنوز اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ
می جنباند و مقلِّ منکسف بال پاے بسته وَكَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا
می گردد بلے بافاضتِ عدل که جامعِ منافعِ ملک و دین و شاملِ به
مصالحِ حال و مآل است در یک لمحه بیک کلمه عالمے را امارتِ وَبِالْعَدْلِ
قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بر منصّهٔ عرضِ جلوه می توان داد و بازِ ذکرِ جمیلِ
دہر الداہرین و عوضِ العاکفین میانِ عالمیان باقی و پایدار گذاشت.
دیگر از احدوثهٔ ذکرِ جمیل و اعجوبهٔ نشرِ عواطفِ جزیلِ چنین حکایت کرده اند
که وقتے از اوقات یکے از اعزّه اولاد در اثنارِ طمرود مصطادیا معدودے
از افرادِ لشکر جدا مانده.

بیت

چو اسپ و تن از تاختن گشته سست ‏ ‏ ‏ ‏ شد آمدن را ہمے راے جست

میرِ ایشاں بر سبیے از اعمالِ پیش بالیغ افتاد استرواحِ رکائب و استجمامِ
جنائب را لحظهٔ نزول فرمود و بواسطهٔ تگاپوی و رکض و تحوید از عقبِ
وحوش بر حسبِ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ آتشِ اشتہاء

طعام در شوره معده اشتغال یافته بود حکم فرمود تا بطریق نزل از مطعوم
گوسفندے و از مشروب ظرفے بکنی منوط شانرا مطالبت کردند و بهیچ کم
و بیش دیگر تعرض نرسانید اتفاقاً دیگر سال دو سه تن هم ازین جماعت
که در خدمت رکاب شاهزاده بودند. باز برآں موضع چون علی التحقیق
مجانهٔ مجتازان بود گذر کردند و التماس گوسفند و ظرف بکنی تازه اهالی آنجا
بحضرت قاآن عادل می روند و شرح حال از نزول کرت اولی و
طلب نزل و معاودت این طائفه در ثانی الحال و تجدید رسم غیر معهود
عرضه میدارند یعنی اندیشه آنست که علی مرور الایام برما این رسم مستمر ماند
و دیگرے بر این اسوه حکم راند. قاآن روشن روان پسر را احضار کرده
چین انقباض بر جبین آفتاب اضائت انداخت و بزبان خشونت
بازخواست فرمود که سائس این قاعدهٔ ناپسندیده از نخست تو بوده.
والبادی اظلم والتابع له اسلم اگر نوبت پادشاهی بتو مفضی شود
و امور غائبت از تقدیر الهی مقتضی ملک داری و رعیت پروری را
بدین سیاقت رعایت خواهی کرد. اکنون چون یاسا را دگرگون کرده و بر
زیردستان که ودائع آفریدگار عز و شانه اند علی غیر المعهود تعلی انداخته
تا روے راسه نوبت از روے یک روئی مقابل مصاف یاغی نیاوری و
بر بریق شمشیر مصقول آئینه دلرا از زنگار اخلاق ذمیمه صیقل ندهی
باز نظر در روے ما که آئینهٔ اسکندری جز آن نیست نینداری. پادشاهزاده
در مقام استغفار التزام نمود که بعزم مقاتلت یاغی خیمهٔ اقامت را

تفویض کند تا آن عالی همت عادل نهش فرمودنا منتظمان را صلتے ارزانی داشتند و ترفیہ خاطر و تخفیف مؤن فنا این احوال ایشان را مکتوب داد خاک حاشیۂ بارگاہ جہان پناہ را کہ مقبل ہر مقبل بل مقبل سعود واقبال بود ذرور دیدہ ساختہ و زبان استدامت دولت پادشاہ عدل پرورکشادہ مراجعت نمودند از نمودار این مکرمت و استمالت اگر در جہان صحیفۂ ذکر حاتم طی گردد چہ زیان و با این انصاف و انتصاف اگر روان نوشیں روان در غرقاب خجالت عرق آید چہ شود۔

لمؤلفہ

زباس تیغ نیلوفر مثالش — نبار و کرد سوسن دہ زبانی
بعہد دولتش ہرگز نباشد — بجز در رطل بادہ دل گرانی
بعون نصفتش باباز و شاہیں — کند کبک دری ہم آشیانی
عجب نبود کہ از دیوان عدلش — ستاند گرگ مرسوم شبانی

بدین نمط و سیاقت اطراف ممالک را بحفظ و سیاست تتناسق داشت و شجرۂ نیک نامی در چمن ایام متناسق گذاشت وچوں پادشاہ چنگیز خان بعضے نواحی ممالک چین کشادہ بود وآنچہ اصول و دار الملک بود ہنوز زائل نشدہ ہمت پادشاہانہ بہ استخلاص تمامی آں مقصور گشت در شہور سنہ احدی و سبعین و ستمایہ پانجدہ تومان لشکر جاں سشکر رواں فرمود و با ایشان اجوقن پکلمش و پایاں پسر ہوکتا نوئیں و علی بیک بن بلواج بفرستاد و اعجب عجاب آں بود کہ چوں پایان را تعیین میکرد اشارت

گروه که در میان هم پایان کار چین بر دست پایان یکفی گردد چون آن لشکر بسرحد
دیار چین رسیدند. خیمه در خیمه کشیدند و تلال و وهاد و عرصات و منقبات
از سواد آن اجناد در فزونی چون مور و جراد متموّج شد. ناگاه از طرف
بحر چند سفاین فارغ از ضغاین گردون و غافل از مکامن دهر بوقلمون جهت
نقل غلات بدار الملک رسیدند سوّماً الله وله الا الاتفاقات پایان
بفرمود چندانکه ممکن بود لشکر در کشتیها رفتند و بسمت شهر گرفتند و خود با
لشکر از راه خشک قاصد آنجا شد. مراکبی که بادبان سحاب آنست بقوادم
شمال و جنوب و مواکب بی لجام پایان بقوائم بادپایان آتش حرکت
مسافت مابین را بر محیط محدّب آب و بسیط رابیرهٔ خاک قطع کرده
بمقصد پیوستند. در وقتیکه سمن زار آسمان در شگفیدن و نسیم صبح
در وزیدن آمد. سواد چینی حبش از جنگ خیل روم چنگ کشیده و نشستند
و بلغاریان روزبنگاه شب زنگی چهره را بغارت دادند با لشکر بشهر خنزای
در آمد. فغفور را تاب جوقون قایو و با وجوه حضرة و اعیان سلطنت خیره و
متحیّر شدند و از هجوم آن لشکر که مانند قضای بد بی طلایع و طلایه از هر دو
جانب فرا رسیدند مضطر و منزجر جز تسلیم و استسلام چاره ندانستند
و استیمان بمیامن مأمن ایلی و استلاذ بملاذ اخلاص بخلاص و مناص خود
نزدیک تر شمرده برضا و رغبت ایل و رعیّت شدند و منسلک در صلاد
طواعیت پایان مردی هوشمند با فطنت و شهامت بود. ایشان را نوید
امن و امان داد و اموال و دماء طوائف از اتلاف و اهراق محفوظ و مصون

داشت و در سینهٔ ارباب آنجا تخم متابعت و مشایعت بپاشید اتا دلها همه باذعان و انقیاد و اخلاص و حسن اعتقاد قرار گرفت پس قلعهٔ آنجا که سیناآوز خوانند بصعوبت مداخل و مناعت معاقل مشهور و مشحون بافراد رجال و شداد ابطال و حشو بذخایر و خزاین نا محصور بود اسی خلال از تشویر رفعت آن سنگ بر دل نهاده و شرفات آن با قرن الثور در مناطحه آمده و دست سکان از حدیقهٔ خضرا خوشه پروین پچیده چنانکه

بیت

ز آسیب چنبر فلک اندر فراز او
بر کنگره خمیده رود مرد پاسبان

مستعصی نشده بود - لشکر را باستفتاح آن اشارت کرد - محافظان قلعهٔ شماچون از کشادن دار الملک چین و لشکر کشیدن پایان خبردار شدند مقدم ایشان پیرے روزگار دیده بود حلو و مر احداث چشیده و سرد و گرم لیالی و نهار کشیده پیغام فرستاد که در زمان صبی چون نهال نورستهٔ قائم بر کنار جویبار عمر شمایلی داشت و گلبن بهجت از شمال روح پرور انس تازه شمایلی از افعل و لا تفعل تکلیفے فراغے حاصل و در مرتع بے غمی زلف شمائل عهد مغازلت و منافات بود نه زمان مخازلت و مفانات - از پدر خود شنیده ام که فتح این قلعه بدست پایان نامی تیسر پذیرد و ممانعت و مدافعت و مصارعت و مماصعت نفعے و نافع نخواهد بود اکنون بختم لشکر احتیاج نیست ما ایلیم و مطواع و قلعه و ما فیها ملک الیمین بے زحمت

دفائع و قرابع از عقب در بکشادند و از قلعه بشیب آمد۔

درین مقام شمهٔ از شرح عراض عریض آن ممالک و کثرت خلائق واصناف نعم که روات تجّار و ثقات سفّار حکایت کرده اند ایراد کرده شد خنزانے سواد اعظم ممالک چین است گجنانه عرضها السمٰوات وضعی طولانی چنانکه مساحت محیط آں قریب بیست و چهار فرسنگ باشد سطح زمینش مفروش از خشت پخته و سنگ و اماکن و مساکن از چوب افراخته و منقوش تمام تماثیل خوب پرداخته از آغاز شهر تا منتهی سه موضع بام بسته و طول معظم اسواق آں سه فرسنگ نشان داده اند مشتمل بر شصت و چهار مربعهٔ متشاکل بنیان متعادل ارکان و حاصل تمغای نمک هر روز هفتصد بالش چاو است و کثرت ارباب حرفت تا حدیست که صنّاع صنعت صیاغت سی و دو هزار نفر در اعتداد آمده اند باقی را ذلک القیاس علی ذالک و هفتاد تومان لشکر و هفتاد تومان رعیت را شماره در دیوان عرض داوراق دفاتر ثبت گشته با آنکه هفتصد کلیسیا و آتشکده آسا هست هریک مواج از کشیشان بے کیش درابین بے دین و دیگر عمله و قیمان و خدم و عبدهٔ اوثان باستشباع و اقوام که اسامی ایشان داخل شماره و معرض نیست و از عوارض و قلانات معاف باشند و چهار تومان از لشکر اهل حراست و عسس اند که چون نقاب در پیس قیروان مغرب روے درکشید و شب چادر قیرے در سر عیّار را چوں خیال دلبران شب روے آغاز نهند و طرّاران کمند تاب داده

چوں طرۂ معشوقان سازد بند گرده بر سر دربندہا و محلّات و
مجازِ کوچہا و شوارع و گوشہا در موضعِ معہود خویش باحتیاطِ تمام بنشینند و
دامن وحَبَلَ النُّوَمِ سُبَاتًا بر روئے مردم و بده کہ ہندو بچگانند
در قماطِ ملحمہ پوشیده بپوشند و درمیان شہرسی صد و شصت موضع
پول ساختہ اند بر سرِ آبہا کہ دو وقتاتہاۓ دجلہ غزارت است منصب
و منشعب از دریاۓ چین و انواع سفن و معابر بنسبتِ احتیاج چندیں
خلایق بر آب رواں کرده کہ تعداد آں در عدادِ ہندسہ فکر نگنجد تا بعقودِ
خناصر و روزنامچ و محاسبان مستعضر چہ رسد و اندعام غرباۓ اصنافِ امم
از اکنافِ چہار جہتِ عالم براۓ تجارات و طواری حاجات درچناں
ملک طاری و مجتمع شده ببدیہہ عقل و ملکۂ نفسِ خود معلوم باشد- ایں
مقدمات حالِ دار الملک اصلیست امّا چہار صد شہر مشہور فسیح رقعہ
وسیع بقعۂ از اعمال و توابعِ آنجاست کہ مختصرترین شہرے از آں از سوادِ بغداد
و شیراز معظّم تر باشد- از آں جملت ننکین فرونیون و چینِ کلاں را
چوں خنزاۓ تنک خوانند یعنی شہر بزرگ بشابتہ و ایوان اعلیٰ و العجب
مشاہدان تقریر کرده اند کہ باوجود ایں طول و عرض بر حسبِ العَدْلُ
معمارُ الارض در سائرانِ ممالک ربع فرسنگی زمین نیابند کہ قابلِ عمارت
و فلاحت باشد و از حلیٔ زراعت عاطل افتاده بل تمامت مزروع
و معمور باشد و امداد رفاہیت و جمعیّت و راحات بداں ساحات وارد
بتائیدِ آسمانی و دولت قاآنی ملکے چناں عریض و بسیط کہ سلاطینِ آفاق

از ابتداے زمانِ آدم تا غایتِ وقت بتدکرے اندآن دیار و تحفہ از آن اقطار خرسند بودند سیے تحمل اعبا مصاف مصاف ممالک گشت و بعزمی بے خطا مملکت چین را بکشاد و بر فتنہ د آشوب جہان گرے محکم چون چین زلف بتاں برافگند - بیت

کشودہ بیک چین ابروے قوس

بیک تاختن از خطا تا ختن

چوں قبائے ملکت او را چینی در افزود و فغفور کلاہ سلطنت را ترک گفت و خزائن عالم در قبضہ تصرف آمد حکم رفت تا چاوے کہ در ممالک چین ابواب معاملات بداں مفتوح بودے بیاوردند واز خزانہ زر و جواہر و ثیاب عوض داد و در شہر منادی ندا کرد کہ ملک ملک قاآن است و چاو چاو فغفور بعد از مدتے فرمود تا چاوے کہ در ممالک چین نقد عدل و بدل او جاری و رایج بود بیروں آوردند و باز منادی برانشاند کہ ملک ملک قاآن و چاو چاو قاآن است - بالضرورہ چاو قاآنی را قبول بایست کرد و فرمان عالی را در مقام انتقال منقول و بالشے چاو باصطلاح ایشاں پنجاہ سیر است کہ بہارِ آں دہ دینار باشد و آما بالشے زر نقرہ پانصد مثقالست بالشی از سوازی دو بیست بالش چاو مثمبہ دو ہزار دینار و بالشے نقرہ مساوی بیست بالش چاو معتبر بدو بیست دینار - بدیں تدریج ترتیب آں اطراف مسخر و احکام ثابت مقرر و مخالفاں را مقہور گرداینہ

فتح جزیرهٔ مُول چاوه

از فتحها که در زمانِ دولت او بظهور گشت فتح جزیره مول چاوه بود
از بلاد هند در شهور سنه احدی و تسعین و ثمانمایه

مصراع یکے لشکر گشن پرخاش جوے

تعیین کرده با اُبّهت و اهبت معالی و عوالی روان فرمود.

بادبانِ جریان چون ساحلِ مقصود را مرابطِ مراکب سفاین ساختند
از بیمِ صولتِ شمشیر جزیره آن چنان جزیره که طولش دو بیست فرسنگ
بود در قیدِ تملک آوردند. والی آنجا سری رامه بالتفات و عواطفات
عازمِ بندگی حضرت شد. در راهِ اجل مقدر گشت چاره از آن موضع
نداد. پسرش بعد از آن بپایهٔ تختِ اعلی پیوست و از نصابِ سیورغا بیتی
و عاطفت بے دریغ نصیبے وافر یافت و بخراج وا تاوه که مقرر فرمود از
زر و مروارید آن ناحیت را در تصرفِ او مسلّم گذاشت و حقیقتِ
آنموضع طرفی است از اطرافِ بحر بطرائف تلید و طارف مشحون و از کثرتِ
اجناسِ خزاین و فواخرِ جواهر و بضایع روائع و نفائسِ ظرائف ممتعه
نمودارِ صنعِ بیچون انجا و جوانبِ آن بارتیح عود و قرنفل و پویا و اصقاع
و نواحی بزبانِ طوطیان گویا در عهدِ دیگر خانان دیگر تختگاهِ مملکت
خان بالیغ بود. چون قوبلای قاآن در خانیت مزید اقتدار یافت آن را

باطل گردانید دروقتے کہ آفتاب بنقطۂ شرف پیوستہ بود شہرے مربّع بنا فرمود چہار فرسنگ در چہار فرسنگ گوئے ایں اعداد بروفقِ معالی ہمّت مے نمود و آنرا طائدو نام نہاد و ارباب حرف و اصحاب صناعات از ہر جنس بد انجا نقل فرمود و باندک مدّت از کثرت و ازدحام خلایق مصری جامع گشت و از وفور زیب و زینت نوری لامع و بر طرف آں شہر قرشتی کہ بزبان ایشاں معنیٰ آں کاخ خانیت و بارگاہ سلطنت باشد۔ ہم مربّع چہار صد گام در چہار صد گام از الواح و اخشاب مبنی ساخت۔ و در آں بہشت آباد قباب و مناظر کہ رشک غرف بیت معمور و سقف مرفوع بود بر افراخت۔ اعماد مکین و اضلاع رصین از جوانب وانجا با فنون آرائش و انواع تکلّف و نمایش ترتیب یافت۔ عرصۂ زمین از احجار یشم مفروش و در دقّت صنعت و حذاقت عمل تماثیل مصوّر و طلسمات نبّت برآں ثبت و منقوش و روان از شمسہ سِ از نازکی و غرائب اقلیدسات متحیّر و مدہوش استتباک شباک از زر و نقرہ و اطراف شرفات ایوانش منازل ماہ چوں طرفہ وجیہہ و زہرہ در زمین رشک خلد بریں مشاہدہ کردہ و نمودار ارم ذات العماد التی لم یُخلق مثلہا فی البلاد معائنہ ہر کس کہ فسحت ساحت آں مکان و نزہت نزاہت آں بنیان دید.......

..... بریں نسق امور دولت و اسباب تمتّع مستنسق یافت و اہوا و آرائ خاص و عام بر متابعت و مبایعت منطبق و چوں امتداد عمرش

ازعشرۂ ذقالقہ برگذشتہ بود پل تخنبق سلبعین کردہ ۔ خواست کہ پسر مہین را جہکین نام ہم در حالِ حیوۃِ خود متصدی منصب استنابت و ولی عہدِ سلطنت گرداند دریں باب با امرا مشورت کرد تا او را در حکومتِ ممالک جائے دہد و بر تختِ خانیت پائے نہد ارکانِ حضرت و پیشکارانِ دولت عرضہ داشتند کہ ہرگز ایں قاعدۂ معہود از داب و یاسا و پادشاہِ ممالک کشائے چنگیزخان نبودہ کہ با وجود پدر پسر متقلّد امور سلطنت باشد ما بندگانِ موچلکا دہیم کہ بر خانیت جمکین بعد از فاآن

مصراع تا بر سر عمر خط بطلان نکشد

متفق باشیم و او امراء او را با دعان و امتثال موافق بلکے تقدیرِ مقتدیِ تقدیر چناں بود کہ ولی پیش از موّلی در گذشت و از ہوس تاج و تخت و تبخنر در مراتع نازو بخت تحتِ لحد عوض یافت۔ . . . .

. . . . اخوان بر تیمور پسر جمکین اتفاق تازہ کردند چوں نوبتِ رحلت بقاآن رسید و ازیں دارِ فنا بعالمے کہ دارِ بقا آن است خواست پیوست ۔ اعیانِ حضرت را حاضر کرد و گفت نخوامی نفسانی ساقط شدہ و ضعف امتدادِ سین با امراض و اعراضِ دیگر تو افق نمودہ قوّت آوردہ اند و زمانِ کوچ بصورتِ موعود از یاسا و یوزدائی نیک تنگ در رسیدہ مسدد قہ رقصیرہ مجبو استر خاطر راکشفت باید کرد و خلاصۂ سرائر از مطویاتِ اندرون گفت اگرچہ خانیتِ تیمور اجماع ۱۰ افراد درست است و اجتماع در سلکِ بتابعیتِ او محقق فہو المراد و الّا کہ عقود عہودِ اتباع

بسبب عدم استیهال سمت اختلال خواهد یافت بمصالح جوانب چنان نزدیکتر می نماید که بهم امروز کیفیت آنرا بحضور یکدیگر بازرانند تا شهامت شاهانهٔ او را با ملاک انجو و خالصات اموال استرضا کنند و از تقلید قلادهٔ این عهده که کارے خطیر پُرخطر است متأبی گردد مبادا بعد الیوم تیمور بسودائے طمع سلطنت شیطنت و شطط آغاز کند و لشکر از ربقهٔ انقیاد و قربت اعتضاد نفاذے نماید و در میانهٔ امور دولت پریشان ماند و تدارک حال بر ایشان متعذر ـ تمامت شاهزادگان و امرا در موقف عبودیت متفق الکلمه گفتند تیمور مستحق اغتنای امر خانیت است بعد از قاآن مالک رقاب و نائب مناب و بر صدق این نیت واقف مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ ۔

بیت

تقریر این سخن که همی گوید این رهی
واند خدائے بل که شناسد خدائگان

مستوفات این احوال ناگاه اجل کمین بگشاد و تیر قدر از شست قضا بینداخت و در همه لشکر سپرے که حاجز آن تیر شدی بر آتی نیافتند

مصراع ـ چون تیر اجل رسد سپرها هیچست ۔

و در شهور سنه ثلاث و تسعین و ستمائه قاآن عادل درگذشت و نام نیکو و افسانهٔ آیندگان را دستوری باقی گذاشت ـ

شعر

بیا بگوے که پیروزه از زمانه چه خورد

بده بپرس که کسری ز روزگار چه برد
گراو نهاد خزانه بدیگرے بگذاشت
ور این گرفت ممالک بدیگرے بسپرد
نه هر که مال نبودش بعافیت نه زیست
نه هر که مال جهان داشت عاقبت نه مرد

ذکرِ جلوسِ تیمور قاآن

هر چند ایرادِ این ذکر من حیث نسبة الحال و رتبة المجال در تاریخ عهدِ بابندو خان لائق می نمود۔ اما چون اختتامِ ایامِ قوبلائی با افتتاحِ صباحِ دولتِ او مقارنتے داشت۔ خواست که علاقۂ این سخن انفکاک نپذیرد و سلکِ این عقد بے واسطۂ اجنبی قرار گیرد چه اصل و فرع بایکدیگر مزدوج لائق تر و حلول جوهر در محل خود رائق تر۔

ع کواکبُ فی بُرجٍ لآلی فی دُرجٍ

بعد ما که قاآن ندائے حق را اجابت کرد از جمکین سه پسر ماند کمله ترمه تیمور کمله کلکی بود یعنی الکن و ترمه معلول شهزادگان آنانرا بر حسب المراد اوامرِ قاآنی نامور را بجانی بر داشتند و در اواخر شهور سنه اربع و تسعین وستمایه مجمع اقتداح آرا بکرع اقداح ارتیاح موصول گردانیده زمانے چون روزِ جوانی فرخ فزائے و هنگامی مانند شبِ وصل [illegible] بی غم نزوائی سر بید

دولت را از طلعت متلالی خود ممثّل حال آفتاب گردانیدند و محاط بارگاه محیط کردار مرکز وفود لہو ونشاط ساخت شہزادگان علی التّقلیب زانوے خدمت برزمین نہادند و نفادمان ملغات مختلف و دلہا شفیق دولت روز افزون را دعا گفتند۔ چون روزگار از تاثیر فصل بہار خرّم و خوش بود و بادہ بروفق اندرونہا دور از غش ساغر چون از انتظار آن بزم بہشت آئین خون در دل داشت صراحی استمالت را بطریق مسارات لب برلب ادمی نہاد و چون نامی چشم در ایشان کشادہ بود و بربط استراق سمع را گوش نہادہ معلوم حاضران می گشت کہ اسرار این رباعی بدائع بود

لمؤلفہ

ازگل چو صبا حدیث با بلبل کرد
بلبل ز طرب نعرہ زد و غلغل کرد
مطرب چو ترانہ زد صراحی حالی
از بہر اعادتش ندا قلقل کرد

چون رغبت لہو منتفی شد و گوشہ رایت ہزل مختفی۔ نا مور فاآن روے بساختن مہمات مملکت آورد و تجدید رسوم ذات آن عادل کہ ہمہ معدلت تام و رفاہیت عام و مصالح بلاد و مناہج طریف و تلاد بود ببلیغ داد و پادشاہزادگان و نوییان و امرا را چنانکہ ہر یک بطرفی از ممالک و یورتی مفرد موسوم بودند بر قاعدہ معیّن و مقرّر داشت و ہرکس را اعلی

حسب الرتبه والمقدار یرلیغ و پائزه و خلعت فرمود و از مرکز اردو که محیطِ معالی بود متوجه مقام و منازلِ خود گشتند اعیانِ امراءِ حضرة او اولجائی جنگ سانگ و ترخان جنگ سانگ بایان بنجان علوی عبدالله بنجان سمرقندی یاشمشی بنجان الغو رمیر خواجه بجین بود و امروز که شهورِ سنه ثمان و تسعین و سبعمایه است بقاعدهٔ انتهاج بمناهجِ آبا و ابتهاج باحیاءِ رسومِ گزیدهٔ اسلاف که طریقهٔ مثلی و ذریعهٔ علیاءِ صاحبدولتان و اخلافِ اقبال یار تواند بود پیش گرفته و ممالک را بالعدل والانصاف معمور و رعایا و لشکر را ببذلِ مراعات مطیع و مسرور داشته و این نصیحت بحالتِ کتابت زبانِ حال املا کرده

لمؤلفه

آباءِ تو از ظلم ابا فرمودند	و اجدادِ تو اصدادِ جهان فرسودند
امروز که جای خویش دادند بتو	باید که چنان شوی که ایشان بودند

ابتداءِ حدوثِ واقعهٔ بغداد

بینندگانِ جرائدِ احوالِ روزگار و دانندگانِ مضامینِ صحائفِ اخبار کشایندگانِ چهرهٔ ابکارِ احداث و نمایندگانِ نصارایِ شهور و احقاب تولاهم الله برحمته الواسعة چنین تقریر کرده اند که مدینة السلام در عهدِ دولتِ خلفاءِ بنی العباس دائم از بوس و باسِ فلک در حریمِ امن و امان بوده و مغبوطِ کافهٔ سلاطینِ جهان ایادین و بیوتاتِ آن با فلکِ اثیر همراز شده و اطراف و اکنافِ آن بار و غیرهٔ رضوان در نزهت و طراوت انباز و در

فضای آن طایر امن و سلامت در پرواز و از الوان نعمت و راحات و
اصناف نعومت و تنعمات بی تعداد عقل بحیرت دمساز

بیت

کنار دجله ز خوبان سیم تن خلخ
میان رحبه ز خوبان ماه رخ کشمر

مدارس و بقاع بفحول علمای خاص و عام و فقه دران ایام دست بسته
و پای شکسته ولات حین مناص ارباب صناعات و حرف متفرق از
غایت چابکی شرار آتش را بر روی آب سیال نقش می بستند و در
غیرت صورت آرائی خامهٔ آزری را بر روی کاغذ زروی خجلت می شکستند
بحقیقت آب فراتش دجلهٔ خون در دل ما معین زده و نیل مذلت
بر رخسارهٔ چشمهٔ حیوان کشیده ریاضش در فصل بهار از صنوف گل و ازهار
جنات عدن تجری من تحتها الانهار در بساتین تاک رزان عاشق وار
دست در گردن عروسان بلند بالای نخلات انداخته بر غبغب ترنج زلف
مجعد انگور فروگذاشته انار با نارنج بمغازلت

ع من جنی نارنجنا نار اجتنی

اشتغال نموده بادام نیمه بان نیشکر عاشقان را از چشم و لب دلدار خبر داده
عرصهٔ آن با عرصه گاه فردوس توامان و حاصلات اموال اعمال در
یک سال زیادت از سه هزار تومان * در شهور سنه ست و تسعین و ستمایه
که راوی این حکایت بدان خاک عنبر نکهت رسید کثرت عمارت و رواق

اماکن و قصور و ترتیب و زینت شهر و اعمال و اطراف هرچند عشر معشار
زمان سالف نبود بنسبت دیگر شاهیر بلاد و اخایر ممالک خالی از خصب و
راحت فردوس عدن می‌نمود و مجمع لذات و انس بے غبن خلیفه المستعصم بالله
ابو احمد عبد الله بن المستنصر از زمره خلفاء بنی عباس بمزید خفض عیش و
امداد تنعم و ترفه و کثرت اموال و نفائس ذخایر و اعلاق جواهر ممتاز
بود و شوکت و عظمت و خیلا و تکبر مشهور و مذکور شرفات و غرفات و
ابادین دار الخلافه با کیوان تقابل و با سماکین تناضل می‌نمود و از غایت
آراستگی ثیاب مذهب و مرصعات مرفوعه و نمارق مصفوفه و رنق
و سدیر را عرضه تشویر می‌ساخت . . . .
چهار صد خادم بخدمت درگاه مشغول بودند با آنکه محرمیت حریم حرم با حرمت
دار الخلافه نداشتندے و هیچ آفریده را از ملوک انام و صنادید ایام و
اشراف اطراف و اعیان زمان در حضرت امیر المؤمنین بار نبودے بلے پیش
قباب مجد و معالی بر شارع راه سنگی بمشابهت حجر الاسود انداخته و طاقچه
اطلس سیاه از محرجه بر صفت آستینی فروگذاشته از سلاطین و ملوک
اطراف کسے که بشده رسیدے طاق و عقبه علیه خلافت تشرف
جستے آن آستین را چون دامن کسوت حرم معظم زیارت کردے و آن
حجر را مانند حجاج نشان بوسه دادے و مراجعت نمودے
در عهد اتابک سعید مظفر الدین ابوبکر انار الله برهانه مولانا قاضی القضاة
المعظم مجید الدین اسمعیل فالی را برسالت سوے حضرت الامت فرستادند

هزار سوار نانپاره و رسوم از دیوان عزیز موظّف و مرتّب داشتند و قائد لشکر و پهلوان صفدر سلیمانشاه بود ممدوح اثیر الدّین اومانی و مدارِ دوائرِ امور جمهور بر دوانیان صغیر و کبیر و شرابی مقرّر داشته و زمام منصبِ وزارت بوزیر مؤیّد الدّین محمد بن عبد الملک العلقمی مفوّض و او فاضلی مبرّز بود و ناظم حاشیتی المنظوم و المنثور و صاحب رایتی المنقول و المعقول کرم جبلّی و اریحیّتی غریزی داشت . . . .

مستعصم بدعت و راحت و تمتّع بملاهی و ملاعب که عین بدعت و ضلالت باشد در مذهب ملوک فکیف خلیفه بحق و امام بن الامام المفترض الطاعة علی کلّ الانام متعوّد بود و ابن العلقمی در اخذ و ردّ و صدر و ورد احوال مستبدّ و متفرّد . . . .

. . . بلی مقرّبانِ حضرت امامت وزیر را دقیقهٔ احترام رعایت نمی کردند و بقانونِ ادب با وی سخن نمی راندند بدین واسطه سر زده و آزرده می گشت عاقبة الامر عیارِ اعتقادِ او با خلیفه و عهد متغیّر شد و سببِ اقوی در تغییرِ نیّت و تکدیرِ مورد اخلاص آن بوده که پسر خلیفه امیر ابوبکر بسبب تعصّب و حمایتِ طائفهٔ لشکر فرستاد و کرخ را غارت فرمود و بعضی ساداتِ بنی هاشم را ماسور گردانید و بنات و بنین در فضاحت و خلافت از خانها بیرون کشیدند ـ وزیر در تشییع مذهب تشیّع مجدّ بود بدین حرکت متألّم و متألّم گشت مکتوبی از سر اظهار خبایا پیش سیّد تاج الدّین محمد بن نصر الحسینی که از جملهٔ اکابر سادات عصر بود فرستاد بدین معانیا ست

احداث که از قیبی افلاک هابط شد، و بدین وسائط که ذکر رفت و زیر
گرد فراز و نشیب و احتیال و فریب بر آمد تا چگونه خلیفه و اتباع را شربت
هلاک تجریع کند و مملکت بغداد انتزاع کرده ایشانرا بتیغ انتقام تقریع
در مدارج این حال پادشاه ممالک ستان هولاکو خان در شهور سنه اربع
وخمسین وستمائه از فتح بلاد ملاحده لعنهم الله علی حده فارغ شد و تخریب
رباع و قلع قلاع ایشان لاسیما الموت والموت اشرف علی شرفاتها بمنجنیق
وجعلها دکا میسر گشت و روز مملکت صد و هفتاد ساله صباحی بصباحی که
لشکر پادشاه دشمن مال خورشید وار تیغ برکشیدند بزوال رسید ایلچیان را
با یرلیغ مبشر بتشهیر این فتح نامدار باطراف مشارق و مغارب نزدیک
اقارب و اجانب روان فرمود. و مسامع کافه امم را بانه استماع آن اشارت
استمتاع بدان اشارت مشترف و مشنف گردانید و باستیصال
آن قوم مضل ضال و طائفه ناپاک بی باک که با ائمه اسلام دم مباهات
می زدند. منتی عظیم و موهبتی جسیم سکان ربع مسکون را ثابت فرمود
مسلمانان که در رباع و اصقاع از ترس کارد زنان ایشان چون کار زنان
ایشان احتجاب پیشه داشتند بدست رفاهیت بستر استقامت فرش
کردند و در متوسد فراغ و رفاع پشت اقامت باز داد مولانا اعظم شارح
علوم الاولین والآخرین نصیر الملة والدین محمد الطوسی العارف بالله العالم
بالله الداعی الی الله اعلی الله روحه علی محال الفردوس بخصه باتم تحیه
من ملابات القدس کما فی مقام الانس مدتها در خطه قهستان موقوف بود چنانکه

در مفتتح دیباچهٔ اخلاق خلوت نشست ناصری که بحقیقت نسخهٔ اخلاق نصیری
است و ترجمهٔ کتاب الطهارة از تصانیف استاد فاضل و حکیم کامل ابو
علی مسکویه الخازن الرازی تغمده الله بغفرانه بدان اشاره کرده و گفته
اند اقتباس را سبب این بوده که قصیده از منشآت خود بحضرت مستعصم
فرستاد. ابن علقمی بر ظهر آن بمجلس ناصر الدین محتشم انها کرد که مولانا نصیر الدین
مکاتبات و منشآت با دیوان عزیز مجده الله آغاز کرده از غوایل و تبعات
آن اندیشه باید کرد ناصر الدین متغیر شد. و بعد ما که بنظر اجلال و تعظیم و اکرام
و تفخیم جانب چنان علامهٔ روزگار و حکیم بزرگوار ملاحظه کردے او را باز داشت
فرمود. درین حال که جهان دگر شد و اعدای دین مدمر خلاص یافت و بحضرت
ایلخان مظفر رسید بانواع عاطفت و رافت محظوظ گشت. و بصنوف
صلات و ارفاد مخصوص و بحکم یرلیغ شد تا ملازم اردو باشد ایلخان از هر گونه
در سوانح مصالح ممالک و ورود مهمات دولت سوالات میفرمود او جوابی
بقانون حکمت و تقریب مصلحت در لباس تمثیلی لایق و تفهیمی فایق بطریق
کلموا الناس علی قدر عقولهم ادا می کرد تا در بندگی حضرة وقعی تمام
و محلی منیع یافت. ایلخان فرمود تا از مقام قهستان خیام و شادروان به
قصد رحلت بلند افکنند و با عزم جزم و حزم و خرم دل و شادروان در بشارت
دلگشا در زمان شد اقبال حضرت مثل در حضرت اوفی یافت و نصرت
نشرت رخسار در سبزه زار شمشیر او مشاهده می کرد کمال بطش و مهابت
و نفاذ امر و قدرت یکی هزار شد. و سلاطین و ملوک عالم از رعب

یاسای او بر شاخ عمر چون برگ بید از تند باد خزان لرزان بودند۔

بیت

اگر قیصر بروم اندر ز حشمت بنگرد هیبت
وگر خاقان بچین اندر ز نامت بشنود آوا
یکی خشم تو برگیرد بجای خنجر و نیزه
یکی نام تو بگزیند بجای خاتم و طغرا

ابن العلقمی در پرده خفا از سر جفا بپارگاه فلک شکوه رسول فرستاد و بعد از اظهار مطاوعت و اخلاص عبودیت و تزیین مملکت بغداد در خاطر ایلخان و تقبیح صورۃ خلیفه زمان فرا نموده که اگر پادشاه بر صوب این دیار عنان عزیمت سبک گرداند بی آنکه لشکر را بترتیب مواقف و تسویت صفوف احتیاج افتد تا بتکلف مطاعنه و مضاربه چه رسد مملکت بغداد تسلیم کند و آن را بشواهد معقول مستحکم کرد. هولاکو خان بمجرد این پیغام زیادت اعتماد نفرمود و نیز حصانت بغداد و کثرت اجناد و وفور اسباب و اسلحه آن در بسیط اقالیم سبع شهرتی تمام یافته بود و مصاعبت و ناصعقت دور و سنگ و مضایق دروب و محلات از جواز لشکر نامعهود و ایلخانی که فسحت عرصه گیتی از وطأت خیول و خیول و ازدحام زحوف و زحاف متضایق می نمود تمنّی ظاهر داشت و پادشاه جهان خاتم آخر الزمان اوکتای قاآن در مبادی جلوس دو نوبت جورماغون را به لشکر تتار بی باک مغول مانند شیاطین و غول در عهد خلیفه

الناصر لدین اللہ فرستادہ بود و در آن تاریخ صد و بیست و چہار ہزار سوار
در شہر و اعمال معین و مرتب بودند مستنصر بمدافعت و مقاتلت پیش
آمد و جورماغون را منہزم باز گردانید۔ این اخبار در مقعر اسماع جای گیر شدہ
بود و بر الواح اذہان انتقاش یافتہ، پادشاہ رسول ابن العلقمی را بنواخت
و در استحکام مرائر اعتماد و توکید مبانی اعتضاد طلب وثوقے کرد او علی التواتر
مصحوب ثقات و رسل موجبات استظہار حضرت و اطمینان خاطر اشرف
می فرستاد و پیغام می داد کہ من انقطاع لشکریان چون حبال وفا و حسن
عہد خود منقطع خواہم کرد و با خلیفہ طریق مصالحت سپرد باید کہ بے تراخی
رایات ہمای پیکر نصرت اثر چون دل اعادی بر عزم آن جہت خفقان
یابد، ہولاکو خان در تصمیم این عزیمت و استضاقت آن مملکت از رائے
مولانا نصیر الدین استکشافے کرد و از روئے احکام نجومی استشارتے
بعد از تسییر طالع و تقویم کواکب و تحقیق نظر و اتصالات سعود عرضہ داشت
کہ استخلاص آنجا بے تحمل مزید کلفتے بر دست مواکب منصور تیسیر خواہد شد
و مدت امارت و خلافت لبسر اگر صورت قضا و قدر موافق این احکام
باشد از اثر میامن دولت پادشاہ تواند بود۔ پاکا و منزہا دانا بیعلم
خائنۃ الاعین و ما تخفی الصدور کہ در سراچۂ ملک قدیمش اکثر علما
مستنصر اند باوجود مزیت خلق الانسان علمہ البیان ہنگام استفسار
و استنبا بر عارض صفحۂ جواب غالیۂ و اللّٰہ اعلم بالصواب می کشند
و اگر علمائے عباسی ہیچ اند کہ فرمان دہ مملکت ایران و ارواح اند در عقب

مواصفات و اثناء معالجات جلاب الشافی هو جلاب نعمت صحت می دانند و اگر مهره علم نجوم اند سیاحان عرصه افلاک و مهندسان اقطار کره خاک میل تأمل بر تخته احکام خود جز نقش وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ و حساب نمی آورند هولاکو خان بدلے ثابت ضمیر منفتح استعداد نهضت و حرکت لشکر را اشارت اند از همدان ایلچی فرستاده است تا بحضور یکے ازین چهار کانه کرو ددی دار کوچک یا شرابی یا وزیر یا سلیمان شاه - ارکان سده خلافت محی الدین ابن الجوزی را بفرستادند - ایلخان در غضب شد، سونجاق را از راه اربیل با لشکرے روان کرد که از دجله بگذرد و با بایجو ملحق شده از غربی بغداد قاصد شود و از عقب ایشان رایت همایون در حرکت آمد و از آن طرف ابن العلقمی چون دانست که سهام مکیدت بغرض مقصود پیوست شیطان تسویل و تضلیل را سلطان اغوا دراز کرد و سر حقایب حقائد باز و در خدمت خلافت عرضه داشت که امروز بحمد الله و منه الجم الغفیر سلاطین و ملوک اطراف در رِبق اخلاص و مطاوعت امیر المومنین بجبین صدق یقین جبین دارند و حیثیت نفاذ حکم و مقدرت و بسطت مال و کثرت جیش دیوان عزیز اعزه الله از یمین و شمال بر برید شمال و صبا در صباح و مسا مسابقت گرفته چندین سال هر سال از حاصل مواجب عساکر و اقطاع وجوه و رسوم اجناد صرف کردن از مقتضی رائی رزین و فکر دور بین دور می نماید اگر امیر المومنین رخصت فرماید تعداد لشکر را بر یکے لطرف نامزد کنند و بشغلے منسوب گردانند تا این اموال خزانه را توفیر باشد خلیفه مصلحت این شورکه هم

شور جہان وخلاف صواب بود برائے وزیر باتنزویر منوط گردانید ۔

مصراع واے آن کش غم کند غم خوارگی

وخود باستماع الحان خوش و اجتماع با جواری چون دراری ومشاہدہ رغلمان حور اوش تلذذ یا نواع ملاہی اشتغال نمود از ثغور بعض کو اعب بضبط ثغور و بعض خواضب بپرداخت وبقبول قول راست از پردہ سازی مخالف معرض گشت برکت رائے برکت عاقبت اندیشی از روزگار او کرانہ کرد وفلک فرتوت این شعوذہ وتضریب در فرجام کار خود کار انکرد ۔

بیت

عزیز مصر وجودے تو یوسف ہمت
نگاہ دارش از آن تہمت زلیخائے

ابن العلقمی در تفریق کلمہ وتشرید جمع امرا وتنفیر مجندہ سعی پیوست باندک زمان اکثر لشکر وتوادو افراد را تفریق ایدی سبا حاصل شد ومعلوم باشد کہ نظم شوارد وضم اوابد عقدۂ صعوبت دارد فاما تبدید منظومات و تفریق مجموعات را زیادت اجتہادے بکار در نمی باید مثل صیادی کہ بر راہ گذر رسیدہ بہ ہر حیلت کہ در جبلت دارد دانہ می پاشد ودام می گستراند وخود بر مرصد کمین می نشیند تا مرغان در حوالی دام مجتمع و آرمیدہ گردند باز بمجرد آنکہ کودکے دستے افشاند یا بے ہنگام آوازے دہد دفعۃً از دامگاہ رمیدہ شوند وسعیہا ضایع وندامت تدارک گردد ہولاکو خان بر میعاد مقرر روزمان منتظر بطالع مسعود ونوید اقبال موعود از اردو بہ خود

در حرکت آمد و لشکرے از اطراف ممالک در بندگی رکاب فلک سا
جوشان و پلنگ خروشان روان گشتند آوازه قصد لشکر ایلخانی که امارات
تشکیل و عذاب آسمانی بود ببغداد رسید مقربان جناب وارث خلافت
که غرض الید و ضجیع حادث رأفت بودند چون دواتی و شرابی حضرت
امامت را بدان غفلت و توانی و کسالت و بے حزمی ملامت کردند و
بمبالغت تقریر کردند در عالم قوت غلبه و بطش لشکر تتار منتشر و مستفیض است
و مجوف اسماع شیخ و شاب از دبدبهٔ جهانگیری ایشان با طنین
اینک عزم استخلاص این دیار کرده اند اگر این خبر بتحقیق پیوندد و گمان بیقین
شود بے لشکرے موفور و استعدادے تمام مقاومت در حیز طاقت
نیاید و چون سیل از سر برگذشت در گرداب تحیر دست و پای زدن
مفید سلامت نخواهد بود و مرغ زیرک که از قضاء هوا در محبس قفس
افتاد چندانکه در آرزوی فرجه فرجی سر بیشتر بر قفس مالد در هر نفس نالد
عنا و ابتلا زیادت گردد بمصلحت آن نزدیکتر که در رعایت مهمات
اهمال روا داشته نیاید و اطراف کار خویش پیش از بود نی فراهم گرفته شود
که قوام مملکت و نظام دولت و شمول امن وطراوت حال و فراغت
رعیت بے شمشیر تیز و اندیشهٔ درست و رائے راست و احتیاط بلیغ
و کوشش تمام ممکن نگردد و عاقل توفیق یار و هوشمند زیرک سار چون
استحکاک قداحه و متقدحه در صماخ او جای گیر شد از تولید آتش ملتهب
اندیشه کند و چون از دوری شبح سراب را مشاهده نمود پهناوری دریاے

ژرف وصورت موجهاکوه آسا درپیش خیال آورد ونادان مغفل وصاحب
بطالت متکاسل تا نهیب لهیب آتش بوی نرسد چاره خلاص نجوید تا
در بحر عمیق چون بنات الماء غوطه نخورد آرزوی معبر وساحل بر خاطر
نگذراند پیش از هجوم الشان تهیه اسباب دفع و لم شتت واجتماع عساکر
از نواحی واعمال مثال باید داد و پیش بر قول وزیر اعتنا نکرد و یقین دانست
که مقصود او از تشتیت شمل لا جمع الله شمله مواضعه بوده واختلاف
الاراء نتیجه عدم النظام متمم پیش نهاد خود شمرده و ترصد این داهیه دهیا و
واقعه دهما صرف الله الیه مکائدهما کرده هرچند ناصحان مشفق از سورت
نائره اشفاق سورت این نصایح دیبا زتر از درس آل عمران بر وی همی
خواندند و از آلت البأس ان البقر تشابه علینا می کرد و آیت ولا تلقوا
بایدیکم الی التهلکة باز می راند اما آنچه بحکم الست بقوارع تنفیه
پشت اندیشه پست می شکست و دیده خلیفه را از تامل مضمون نداکرده
احزاب خود متعاور می گرداند خلیفه در رقدت غفلت وغرور پهلو بر بستر
استرفاه وسرور انداخته وگوش را از استماع نصیحت کر ساخته با وزیر
قرعه استشارت گردانیدن گرفت ودم فریب غائله آثار او بجان
خریدن مثل است که خواب پاسبان بخت بیدار دزد باشد خاصه چون نور
ماهتاب یاوری کند سهو و زلت طبیب مریض را مرضی ثانی شود تکیف
در شب بحران هیهات چون از ورای پرده تقدیر واردی منتظر چه خواهد
پیوست موجبات آن لامحاله

مصراع از چرخ بهار و از زمین بر روید [illegible]

و حسن تدبیر و طول تفکر مردم دانا و کثرت اعوان و زور بازوی لشکر توانا نه
بهمانا هیچ تاثیر نتواند کرد، ابن العلقمی این سخن را بی وقع ساخت و به انواع شعوذه
ایشان را متغافل گردانید و گفت لشکر مغول را مقاومت با بغداد چه وجه
میسر شود اگر عورات و صبیان نارسیده از بام خانها با خشتها بر سر
بمدافعت برخیزند همه را در مضایق و شوارع محلات تا خبر یابند ناچیز
گردانند بطر و نخوت و عجب و کبر بر مزاج مستعصم استیلا یافته بود و دست
حریف عقل و درایت برتافته بر رقعهٔ خلوت رخ در رخ ماه وشان کرد
وزیر نیز براندن بیدق تزویر و تصنیف منصوبهٔ احتیال مشغول گشت تا
چگونه فرزین بند حصن حصین ملک و دین بگشاید و چه وقت بفرس فراست
و فیل تسویل او را شهمات دهد پنهان اعلام و استعلام احوال خلیفه و
کیفیت حرکت و منازل پادشاه می کرد ناگاه خبر رسید که سوغونجاق و
تایجو و طایفهٔ از لشکر ایلخانی پردلان از طرف غربی متوجه بغداد اند خلیفه
فتح الدین ابن الکر و مجاهد الدین ایبک المستنصری الدویدار الصغیر را
با ده هزار سوار بمدافعت ایشان را روان گردانید چون میان لشکرین کار
از مبدأ مصادفت بحد مصادمت رسید و مواجهه بمهاجمه و مقابله بمقاتله
بدل شد در اول وهلت لشکر مغول منهزم شدند و فتح الدین مردی
جهاندیده بود و غبار وقایع دهر بر سر او نشسته و روزگار روز کافور وش و
شب عنبرین گون عنبر موی او را بشمامهٔ کافور تجارب مبدل ساخته گفت

هم درین مقام ثباتِ قدم باید نمود و از عقب ایشان تعاقب نکرد و باعلام
حال بیدی بحضرتِ خلافت روان داشت - دواتی بطرِ جوانی باشططِ جنونی
جمع داشت این رای را بر نوعی از تحمّل تعلّل حمل کرد و جواب داد که حقوق
ایادی و اصطناع امیر المؤمنین را بدین وجه مکافات میکنی که بیک روزه
موافقت با اعادی حضرتِ خلافت ملالت و کسالت ظاهر گردانیدے
مصلحت آنست که علی الفور پیش از آنکه ایشان را مددے رسد بتعاقب
شویم و خاطر از اندیشهٔ ایشان فارغ گردانیم - فتح الدّین از فیالت رائے و
جهالت نفس و خودرائی و بادپیمائی دواتی در غضب شد لشکر را بر مسارعت
از عقب عقاب ناگهانی تحریص کرد در حوالی دُجَیل اتّفاقِ ملاقات یکدیگر
اُفتاد، حالی صف محاربات را تسویه کردند - فتح الدّین بر مرکبے سوار گشته باقبال
حدید قوایم آنرا مستور و مجلّل گردانید یعنی دغدغهٔ فرار مزاحمت ضمیر ننماید و
عنان کشِ خاطر نباید آن روز مطارده کردند و رقعهٔ مبارات را بقایم برافشاندند
و فریقین را مقابل یکدیگر فرود آمدند لشکرِ مغول در شب آبِ وجله را
بر هجینده ٔ بغداد کشادند - چون آب کشانِ قدر از چاهِ ظلمانی شب
بدلو زرّین رسن آب تیاشیر کشیدند و سبزه زار آسمان را سیراب
گردانیدند - لشکر بغداد چون نرگس از خواب در آمدند خود را مانندِ نیلوفر
غریقِ آب یافتند از طرفے آب گرداگرد وحشتِ خاک بر آتشِ دولت
می زد و از دیگر سوتی بادِ حملهٔ لشکر صرصر اثر آبِ روشن اقبال را تیره می
گردانید تا اکثر از آن لشکر چه در مخاص و غمرات آب و چه بزخم تیغ چون آب

ہلاک شدند وآب باہمہ سنگ دلی افغان کنان بزبانِ روان بزقامت وشمائلِ آن جوانان میخواند

مصراع شمشاد وسمن رانہ چنین آب دہند

فتح الدّین در آن مقتل مقتول شد و اندک معدودے کہ از آن ورطہ ساحلِ امان یافتند از نہیب تیغ خون آشام راہِ شام گرفتند عاقبت دواتی باستن خلاص یافتہ مجہول وار ببغداد در آمد اعلامِ خدمتِ خلیفہ گردانید کہ از معرکۂ بحرِ خطر و بحرِ معرکہ اثر دواتی باستن دیگر سلامت یافتہ اینک ببغداد در رسیدند۔

روایت کردہ اند کہ خلیفہ در مقامِ شکر سہ نوبت بزبان راند الحمد للہ علی سلامتِ مجاہد الدّین و ہمچنین از غفلت و غباوتِ او حکایت کردند کہ چون خبر رسید کہ فراولانِ لشکرِ ایلخانی نزدیکِ کوہِ حمرین رسیدہ اند جواب داد کہ از آنجا چگونہ توانند گذشت، غرضہ داشتند کہ لشکرے کہ متوجہِ این دیار اند برروئے دریا چون موج گذرند و بر قلال جبال عقاب آسا روند و سدِ سکندر را پردۂ عنکبوت خوانند و سلسلۂ حدید را خیط الشمس دانند پیشِ سنابکِ مراکبِ الیشان از حمرین چہ خیزد مگر غباری واز صدمتِ بادپایان آن لشکر کہ بیرون جہد الا شرارے۔

بیت

کسے بگردنِ مقصود دست حلقہ کند
کہ پیشِ تیرِ بلاہا سپر نواند بود

در ماهِ ذی الحجّهٔ سنهٔ اربع و خمسین و سبعمائه که چون عاشور روزِ مقتل بود
و عرصات بغداد مانند کربلا محلّ کرب و بلا و زبانِ حال گویان ویلا ویلا
چون نورِ جهان افروزِ صباح درخشانندهٔ افقِ شرق پدید آمد و اثرِ
حیات و قوّتِ حسّاسه در ابدانِ حیوانات ساری و ظاهر گشت لشکر
عفاریت آثار ملایک دیدار مخالفت از راهِ تحقیق به تقویت و نکال و
فی المثل کما تکمیل نکال و اکمال بهادیِ دولت و اقبال برسیدند و از
جانب صیومی شط نزول کرد و در حال و زمان سکون و قرار سکّان و امن و
امانِ رحلت نمودهٔ اضطراب و استنامت از حوالیِ دل و دیدهٔ خلیفه و
اهالی دور شد و بروی خواب و راستی ثواب در حجابِ استحالت
مستور از روی اضطرار بفرمود و دروب را استوار کردند و بر بارو
منجنیقهٔ جاهز مستعدّ و مستقر بداشت و دو اتیان و شرابی و سلیمان شاه
و دیگر وجوهِ لشکر و ممالیک خاصّه تکثیر سواد را از عامهٔ بغداد گروهی
انبوه با انواعِ اسلحه مدد فرستادند.

روز دیگر که عنقای زرّین بال از زمینِ سبز آشیان مادر بپرید و در وی
زمین بعد از آنکه چون آشیانِ مسکین مظلم بود مانندِ دلِ کامگاران روشنائی
گرفته بود نقاب پیکر انجان همچون طایر از سرِ قهر چون گردن بیاماخ
بیاد برافشند و نائرهٔ محاربت که مقام آن حطبِ عطب بغداد بود برافروخت
از اندرون شهر نیز چنانکه در بار ایا باشتن تخویف دهند یا بقوّت
بازو دست در کمرگاهِ کوه نهان زنند یا آفتاب را بگل اندایند و زلزله را

بافشردن قدم ساکن گردانند و شعلهٔ برق را بسر آستین اطفا کنند و لشکر دو
کار حرب و مستعد آلات رمی و رشق و ضرب گشتند طائر نبال از برج
معوج الطلوع طیران آغاز کرده عقاب عقاب چنگل قهر باز از رفع چتر
محاصره علی الابتدا مجانیق و عرادات بفعل ظاهر حرکت نصب یافت
و چون اعراب تقدیری در حالت نصب تابع جر گشت و جواب
دخل مقدر را نکتهای سر تیز تیر در مبحث جدال انداختند آن روز تا زردهٔ
زرین ستام خورشید در زیر ران رائض تقدیر بر سطح میدان مینائی جولان می
نمود محاربت قائم و مکافحت دائم بود و تیر چرخ و ناوک و نذولین سنگ
منجنیق و فلاخن از طرفین چون ببید دعا در ابواب در الصعاد و مانند نوازل
قضا در انحدار خلقی تمام از اندرون و بیرون مقتول و مجروح شدند چون
مشاطهٔ گردون

مصراع   بزلف شام ز ظلمت خضاب باز آورد

ایلخان فرمود تا از محاربت دست کشیده داشتند پنجاه روز بدین منوال
بغداد محصور و امداد تنکیل و تعذیب نا محصور بود چون هنوز راه تجلد می پیمودند
حکم رفت تا از خشتهای پخته که بیرون شهر بود پشتهای بلند و قصور مرتفع
بساختند چنانکه بر دروب و حومهٔ بغداد مشرف بود و مجانیق بر افراشتند
و از صدمات احجار و التهاب قواریر نفط شهر پر نالهٔ رعد و درخشیدن
برق گشت ژالهٔ پیکان از سحاب کمان باریدن گرفت اهالی پایمال
عجز و اذلال شدند چه شط که در میان بغداد چون جوی مجره بر وسط السماء

جاری است از طرفی احاطت یافته بود و مجال قرار مسدود گردانیده و از طرف دیگر لشکر آتش حملهٔ پادشاه که بحر خضم عنا بود در مقام انتقام ایستاده، درین مساق مجد الدین محمد بن الحسن بن طاوس الحلی و سدید الدین یوسف ابن المطهر و شمس الدین محمد بن العز در صحبت رسولی مکتوبی بحضرت هلاکو خان فرستادند بلغی از آنکه ما منقاد و ایلیم ...... چه از اخبار اجداد خویش ائمهٔ اثنی عشر سیما امیر المومنین (النجد الفقام الباسل المقدام المخصوص بدعاء والِ من والاه وعادِ من عاداه البطین الاشجع الفصیح المصقع صاحب ذیل الفخار صاحب ذی الفقار المتصدی لبث المکارم والفضائل المتصدق بخاتمه فی الصلوٰة قطب مدار الشجاعة والحلم باب مدینة العلم الواسع العطا الشاسع الخطا احق من القطا القائل لوکشف الغطاء) اسد اللّٰہ الغالب علی ابن ابی طالب چنین یافته ایم که شما مالک این بلاد شوید و ایں آن بمقبوض قبضهٔ اقتدار و مغلوب تحکمهٔ استکبار گردد، هولاکو خان بلبتج و بشاش میکرد و بسیور غامیشی و احضار ایشان یرلیغ می دهد و تکله و علاء الدین العجمی را براه شحنگی آنجا می فرستد و بدین واسطه اہل حلہ حُلہ سلامت پوشیدند و جام خلہٗ طاوسی نوشیدند خلیفه بر قرار از خصم درون خانه و آشنا دور تر از بیگانه دشمن پنهان و دوست آشکار و واقف بر سود و زیان کار در باب گره کشائی این واقعهٔ مشکل و تدارک این نازلهٔ هائل استصواب می کرد که درمانِ این درد چیست و درمان این مصیبت که عمت و طابت

صفت دارو دست گیر و پای مردکیست این میگفت و می گریست

شعر

آهم که هر سحر زند آتش بسقف چرخ
آفاق را بدود دل اعلام می دهد
اشکم که هر نفس چکد از دیده در کنار
اندر فراست برادوی وام میدهد

وزیر تقریر کرد که لشکر مخذول نهایت ندارد و در شهر لشکری که بدان کفیتین خصم باز توان مالید نه هیالیک و این قدر حشم تا غایت کوششی عاجزانه بحرکته المذبوح نموده اند لیجد الیوم مدافعت ممکن نخواهد بود و استیلا ایشان هر روز زیادت می شود و امداد و اسباب بتیسیر تکثیر می یابد و اهالی را استمساک بذیل ثبات هر دم کمتر صلاح جوانب و سلامت عواقب را ندبیر آنست که امیر المؤمنین بر مقتضا اترکوا الترک ماترکوکم ترک مناجزت و حرکت اختیار کند و برگ موافقت و مصالحت سازد اگر چه طریقه ماترکوکم نمی سپرند فانهم اصحاب باس شدید با دشمن غالب تواضع و تخشع کار خردمند است و حسن مدارات و لطف مداهنت برای نام و ناموس ملک و آب روی دولت پیشه هوشمندان

بیت

گفتم همه نام و ننگ شد در سر تو
گفت این همه نام و ننگ کی بود ترا

چنان صواب باشد که بطوع و رغبت بی تردد و تبلد امیر المؤمنین
زود تر بخدمت هولاکو خان رود که باعث بر حرکت ایلخانی طمع در مال و
تحصیل رغائب تواند بود چون خلیفه مبذول دارد و بعد از تاکید قواعد استیناس
بحسن تدبیر بناء مظاهرت بمصاهرت مستحکم گردانیم و در تمهید اسباب تناصر
و تظافر توفر نمائیم تا دختری از دواج خانیت جهت خلف صدق
امیر المؤمنین در ربقهٔ ازدواج آید و دُرّهٔ از صدف بحر امامت در
تقصار زوجیت پسر او بی تقصیر منسلک شود و بدین مقدمات
عرصهٔ دین و ملک سمت مشارکت گیرد و دولت سلطنت و حشمت
خلافت متحد گردد و در میانه اموال و دماء چندین هزار مسلمان محصون و محقون
ماند و جاه و عظمت خلافت باستظهار پادشاه کامگار روز افزون سیلاب
خوف و فزع در اندرون خلیفه چنان جاری بود که تمییز حق از باطل
و فرق میان صدق و کذب بروی مبهم گشت چون ظاهر این کلمات
بر تقدیر توافق اسباب و حصول وسائل موافق مصلحت نمود در تعبیه
بی تصور نقیض مقدم و صحت تالی حکم کرد و اندیشهٔ خصم را تصدیق
لاجرم سر سخیف که بلابه در دشمن فریفته شود بلا بدو سزاوار است
و هر که جانب حزم و تحرز مهمل گذارد و بنا کام فرجام کار از کردهٔ خود اندوه
زده و سوگوار و خسته خاطر و دلفگار گردد، حاصل حال چون روز دولت منصرم
شعار عباسیان درگشت و رای او ظاهراً قائد محن را طائع و مقتفی بود و از روزگار
به هیچ باب مستنجد و مستکفی متوکل بر اسباب و نتایج ناموجود که مستنصر بذرائع

غیر رائع و راضی از خلافت بلین مضاجع و معتمد و مستظهر که به مجرّدِ مواد مالی
علی الدّوام منصور و بر مراد قادر خواهد بود و واثق که بارشادِ ابن العلقمی مهتدی
و رشید گردد و از خانهٔ سطوات ایلخان چون هرون بتبعیت موسی ماموں،
روز یکشنبه چهارم ماه صفر سنه خمس و خمسین و ستمائه یوماً عبوساً قمطریراً
و شرِ معاطب خاص و عام یوماً کان شرّه مستطیراً با هر دو پسران ابو بکر و
عبد الرحمن دکوکبهٔ عظیم از علویان و دانشمندان و اولیاءِ دولت و مقربانِ
حضرت و وجوه لشکر و خواصِ غلمان و خادمان عزمِ استرکاب و توجه بجنابِ
ایلخانی کرد و طوعاً گویان از شاه راه شهرستان عدم یعنی درب بغداد بیرون
شد چون نزدیک شاربض که عبارت ازآن بلغت ایشان کریاس است
رسیدند غلبهٔ جموع را از دخول مانع شدند خلیفه و پسرانرا با دو سه خادم بار
دادند و در خیمهٔ چون ظرف زمان موقوف کرد سلیمان شاه و دواتی و شرابی
با چند خواص بیاسارِ پادشاه اختصاص یافتند صباحی که ترنج زلیخائی را بر
کنارِ طبق افق نهادند و دست مشتبهِ لمعان نور مهرهای کواکب از روی نطع
سیمابی برچید ایلخان لشکر را فرمود تا آتش نهب و تاراج در بغداد و ما فیها
زنند. باوّل بارو که از احکامِ اجعل بینکم و بینهم ردماً حکایت می کرد
و خندقے که چون غور فکر عقلا عمیق بود با خاک شارع موازی ساختند بعد
از آن مانند شاهین جائع که در گلهٔ کبوتران افتد باگرگ غشوم که در ربیضهٔ
اغنام راغایت اغتنام شمرد مطلق العنان و خلیع العذار در شهر آغالیدند بامدادِ
قتل بهم افراط در قتل بغایتی انجامید که از خونِ کشتگان نهرے بر صفت نیل

از آب بقم روان گشت و یهلک الحرث والنسل بر اموال و مقتنیات بغداد خوانده شد. خزائن خاص و حرم محترم دار الخلافه را بکلفشه غارت کنس کردند و بمدقهٔ قهر مشرفات آنرا چون سر خجلت زدگان در پیش انداختند دور و قصور که از اراک و غرب جنان از شرم ایادین آن بقصور مقصور بود و از حلیت نزاهت دور با خاک کوی برابر شد و بزبان حال گویی آیت کم ترکوا من جنات و عیون و زروع و مقام کریم برخواند

بیت

پرویز که او بر خوان زرین تره بنهادی،
زرین تره کو برخوان رو کم ترکوا برخوان

قلم جریان حوادث بر صفحات سطوح جدران و سقوف آسمان نمای هلدی منازل قوم تشهد لهم بالشرف والسودد رقم می زد + فرشها و خدکار مذهب و مرصع بکارد پاره می کردند و می بردند. پرده نشینان حرم بزرگ که

قطعه

شرمناکوشش کنیزانش نیارستند آورید
لولوء کافورشش تا نام خود لالا نکرد
در حریم حرمتش الا که در پوشیدگی،
دست مه گلغونه بر روی گل رعنا نکرد
آفتاب اندر سرایش روی آمد شد نداشت
تا بنا نیشش مسمی واضع الاسما نکرد

چون زلف بتان موی کشان در برزن و اسواق بر آوردند و هر یک دست خوش عفریتی از لشکر تاتار شد و روز روشن پیش آن امهات مکارم و محصنات تار در یک ساعت زلزلهٔ یوم القیمة در مدینة السلم ظاهر شد ملکی چنانکه شعر خاقانی شروانی اوصاف آنرا لایق می آمد بواسطهٔ آن لشکر آتش قهر صاعقهٔ آثار صرصر نهیب صفت وکم من قریة اهلکنها فجاءها بأسنا بیاتا یافت محال سرور و مکامن سریر اً بابا گذاشتند غراب البین وحشت بر سر هر کاخی فریاد در گرفت و از آن همه نعمت و اسباب و اصحاب و اتراب جز مثل وما بالدار دعوی وما بها دوی نموداری نماند چنانکه معزی گفت

بیت

از روی یار خرگهی ایوان همی بینم تهی
وز قد آن سرو سهی خالی همی بینم چمن
بر جای رطل و جام مے گوران نهادستند پے
بر جای چنگ و نای و نے آوای زاغست و زغن

القصه اطناب بچیست بغداد خراب و ممالک عالم بذخائر و نفائس آن معمور شد مغولان اثاث و اوانی زرین و سیمین که از مطبخ و بیت الشراب خلیفه یافته بودند در اطراف بقیمت شبه و رصاص بفروختند و از این جنس در شیراز بسیار اتفاق افتاد و چندکس بدان واسطه از حضیض فقر و فاقت باوج ثروت و نعمت رسیدند لشکر را چندان نقود و اجناس از اطلس و اکسون

و معتّق و دیابیج و مجلوبات روم و مصر و چین و خیول عربی و بغال نامی و غلمان رومی و الانی و قفچاق و سراری ترک و خطائی و بربری حاصل شد که فذلکت آن در عقد محاسب و وہم نگنجد و از بسیاری زر و جواہر ثمین و نفائس امتعه و قماش و فراش که از خزانهٔ خلیفه و خانهٔ نوّاب و ارکان حضرت و اغنیاء متموّلان بغداد بیرون آوردند زمین صورة اخرجت الارض اثقالها گرفت و از تعجب چندان مالها قال الانسان مالها و خلیفه مستعصم جهت آب قراح استنباط کرده بود و آنرا از زر ناب آتش رنگ مضروب و مستنصر و ناصر ملآن ساخته آنرا نیز بر داشتند و این قضیه مشهور باشد که چون خلیفه الناصر لدین الله دعوت اجعی را اجابت کرد از وی دو مصنع زر ماند نبیرهٔ اش مستنصر روزے با خادمے که محرم آن راز بود بر سر آن رفت و گفت در اجل ہمین قدر مهلت میخواہم که این زرہا را بدست قلت التفات انفاق کنم. خادم خنده می زد مستنصر بر آن ترک ادب خشم آورد و از موجب خنده سوال کرد گفت روزے در خدمت جدّت اینجا آمدم ازین دو مصنع یکے ہنوز پُر نشده بود گفت مدت زندگانی من چندان می باید که این را تمام مالامال گردانم. از اختلاف این دو آرزو تعجب نمودم بارے مستنصر آن زرہا را در مصارف خیر صرف کرد و جز نام نیک ہیچ از آن باقی نگذاشت و از آیات خیر او یکے مدرسهٔ مستنصریه است که امروز باتفاق ام المدارس آفاق است. مقصود از این حکایة آنکه چون نوبت بمستعصم رسید بامساک و تدقیق آن مصنع را باز مالامال ساخته بود لاجرم عاقبت چون تصحیف آن

مفتیح شد و از معتبران روایت است که چهار ہزار چهارپای اثقال غنائم و انفال بجیم راندند + کجا رفت آن ملابس وشی کرده بود مفرشے +
کاملان دانند که در دنیا نایافت از عم نایافت بهتر داند و نیستی از پی ہستی مولم تر غور جور روزگار ناپید است و بازیچها حل و نور دور و اژدون فلک بے منتها لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم بعد از دو سه روز خلیفۂ عهد وقت اداء مکتوبه صبح تحریم نماز بست و بدایت از آیت قل اللهم مالك الملك تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء کرد و چون از نماز فارغ شد در دعا تضرع و زاری نمود مشاہدان این حال و مستمعان این مقال صورة نماز که بندگی معبود یکتاست و معنی آیت که در حق ایلخان و خلیفه برہان یافته بود عرضه داشتند ہرچند درین موضع روایات مختلف است چه گفته اند حکم یرلیغ شده بود که او را از طعام ممنوع دارند چون بطاقت رسید از موکلان طلب غذا کرد این معنی سمع اشرف ایلخان رسانیدند - ایشانرا فرمود تا از آن عاشق رنگ معشوق شیمت محبوب چهره مبغوض سیرت مایۂ حسد و معاداتش و مادۂ بغضا و مناوات طبقے مالامال پیش خلیفه نهادند - پس او را گفتند اشارة پادشاه روی زمین بر آن جملت است که از ین طبق تناولی کنی - گفت زر را چگونه توان خوردن - ایلخان کشورکشای ممالک فرسای بوساطت ترجمان فرمود چون معلوم است که زر را نمی توان خوردن چرا بر لشکر داعوان تفرقه نکردی تا بفدیۂ جان خود و چندین خلایق مارا در آن مشارکت ندادی تا ملک

موروث از تعرض چنین لشکرے جان ستان خانه برانداز که صورت عذاب
آسمانی اند مصون بماندی در این سخن که چاشنی حکمت داشت خلیفه نکته
جواب نداشت یا دلے چون کوره زرگران دم درکشید و از چاه دیده رستم
دیده ریاض ذبول یافته رخسار را آب داد یعنی

بیت

ازگریه اگر کار بسامان نشود
آخر کم ازآن که آب روی شودم

ایلچیان در نفی و القاء او با ملازمان مفاوضت پیوست گفتند اہل اسلام
او را خلیفهٔ رسول و امام بحق و حاکم بر دنیا و فروج خود می دانند اگر ازین
ورطه خلاص یابد در حساب باشد که از لشکرها بروی جمع شود و استیناف
احتشاد و استعداد کند و باز تدارک آن مهم را بتجشم رکاب گردون سای و
تحمل کلفت صد هزار عنان احتیاج افتد مرد عاقل باختیار فرصت فائت
نگرداند و نکته امکان مجال معاودت از دست ندهد در زمینے که خار و
خسک پاشیده باشد توقع نیشکر ندارد و سینه را که بآزار خلیده بود از آن
بوئے وفا طمع نکند تعذیب دشمن را مجلسے بهتر از مطمورهٔ عدم کجا باشد
وتنادیب او را تازیانهٔ لایق تر از آسیب مقرعهٔ فنا صورة چگونه بندد
پادشاه بقتل او به تیغ داد عرضه داشتند که تیغ سفاح را بخون مستعصم
رنگین نتوان کرد پس او را در نمد پیچیدند و بر عادت آنکه نمد مالند اعضا
و ابعاض متلاشی گردانیدند و رونق امامت بدان صدمت لاشی رفت و

جسدِ او بمصعد و مهبط آسمان و زمین فرستادند و مدّت تمکّن او هفده سال بود عاقبت اساس خلافت بنی عبّاس منهدم شد و لباس امامت خلافت یافت

بیت

ستم تنها نه بر چون او کسے رفت
درین پرده از این بازی بسے رفت

واین رباعی فارسی هم درین معنی وقتی برحسب حالے انتظام یافته بود و چون وجه تناسب مقرّر بود محرّر شد

لمؤلفہ

بر نطعِ فلک چو نردِ غم باختنیست
وین مرکبِ روح از جهان تاختنیست
بشتاب در امضاءِ عزائم زیراک
بد عهدی روزگار بشناختنیست

چون شمع دولتِ عباسیان بسرِ آستین قهر کشته شد و روز بخت برگشته ابن العلقمی توقّع داشت که در معرضِ مساعی جمیل و کدّ جزیل امداد نواخت در حقّ او از حضرت فائض گردد و مصالح حکومت بغداد چون سرآینه از نائبے ناگزیر خواهد بود و او بکثرت وقوف و بصیرت تمام در کیفیّتِ صروف و ضروب طواری مناهج و صنوف مجاری سوانح مخصوص است بوے مفوّض شود همّتِ ایلخانی او را التفات نفرمود و گفت مطیعِ صلاح و

مطلع اخلاص از وی برخواست چون ولی نعمت خود را بد اندیشید و اضاعت
حقوق و اخفار عهد در مقابله اصطناع و تربیت او روا داشته آمد کوچ
دادن ما را نشاید و چون اول کسی از لشکر ایلخانی که ببغداد در آمد علی بهادر
بود که دروازهٔ حلبه را مسخر گردانید او را سیورغامیشی فرموده باسقاقی بغداد
داد و ابن عمران را که در مدت عمر آن آرزو در خاطر نگذرانیده بود راه
حکومت ارزانی داشت چه در مدت محاصره و اقامت ایلخان بخدمات
پسندیده قیام نموده و لشکر را تبغار از یعقوبه مدد کرده بود و صورهٔ حال
او بوقت مقام بغداد از طائفهٔ ثقاة سال خورده تفحص رفت و غرابت
حکایت او را که از غرائب ایام است چنین روایت کرده اند و العهدة علی
الراوی که او از رعاع الناس بود دور از اهل و باس و فارغ از رقع و جر کیس
و کاس خدمت عامل یعقوبه کردی و در نوع کتابت سیه سپیدی چندانکه
اسم سیاه کاری و سفید دستی بروی اطلاق توانستی کردن می دانست
پیش از یک سال که چتر آفتاب گردش ایلخانی بر سواد دیار عراق سایه
انداخته روزی منوب او در وقت هواجر و شدة ظهائر که از حرارت
لهیب خورشید حربا آتش پرست و احزنا گفتی و از سورت حریق رحیق
سلسال در حلق صراحی و دهن ساغر مزاج مهل و غسلین گرفتی و بنا تیر هوای گرم

مصراع پشینه نرم شدی بر مسام ماهی وال

بر سر تختی قیلوله را فرش استرواح و استنامت گسترده بود و پای در
کنار این عمران نهاده شرط دلک و تغمیزی بجای می آورد ناگاه بزرگ لشکر

خواب دو اسپہ بہ سر شہرستان دماغ ابن عمران تاختن آورد و حواس
ظاهرہ او را بسر پنجہ تعطیل بازو برتافت حاکم پرسید کہ موجب دست
کشیدن چیست در جواب گفت غلبۂ خواب بر مقتضی عادت اعادۂ سوال
کرد کہ در خواب چہ دیدی۔ گفت بحمد اللہ رخیال چنان مشاہدہ رفت کہ بساط
خلافت طی شدہ بودی و رشد دولت مستعصم غی و مقالید حکومت بغداد
در قبضۂ ارادت من آمدہ چنانکہ از تصور بے استعدادی استبعاد
کنند و قضیہ استھزا در چنین حالتے بر طباع بیشتر مردم غالب باشد
پای بر سینۂ ابن عمران زدہ او را از تخت نگونسار در انداخت، از گردش
چرخ شریف انداز سفلہ نواز و روزگار ہنر دشمن جاہل پرور اگر پای مالی سر
افراز و گردن کش شود و بمساعدت ساعد دولت مملکتی او را دست خوش
آید و حریف خرد داند کہ قطعاً انگشت بر حرف اعتراض او دراز
نتوان کرد چہ این شیوہ از وے مستغرب و مستبدع نیست۔ باری
ہر دو آن آن قضیہ را اضغاث احلام بل مستحق اضعاف ملام شمردند
و آن حکایت بر طاقچۂ نسیان انداختند۔ درین حالت کہ ایلخان عالم
محاصرۂ بغداد فرمود ابن عمران نام خود بر تیرے نوشت کہ اگر پادشاہ
بندہ را از خلیفہ استدعا فرماید باشد کہ لشکر پادشاہ را بکار آیم آن
تیر را بدست خبث اعراق در کمان اغراق کرد از سر بارو بطرف
لشکرگاہ انداخت۔ بعضے قراولان برگرفتند و قصہ عرضہ داشتند تیر
تدبیر بر ہدف مقصود آمد و این سخن در دل ایلخان کشورستان توفیقی یافت

ایلچی فرستاد و ابن عمران را طلب فرمود چون ہیچ حال وجود چنوئی محل مضایقت و مناقشت نبود باتفاق گفتند

مصراع کہن زنبیلے از بغداد کم گیر

او را بیرون فرستادند در بندگی حضرت عرضہ داشت کہ اگر حکم یرلیغ شود من بندہ چریک پادشاہ را تبغار چندانکہ باید مدد دہم ہرچند این سخن دور از تصدیق بود و از قبیل محال می نمود او را شحنہ دادند پرانا بیر و زیر زلینہا کہ محل توریہ غلات بود در نفس بعقوبہ و حوالی وقوف داشت نمودند کہ پانچدہ روز بر حسب تعیین یاسا دوالت بقلم خود لشکر را تغار داد و اگر بدیدہ اعتبار نگرندبی خلاف این صورۃ تتمہ اقبال ایلخان و خاتمہ خذلان خلیفہ بود۔ چون بغداد مستخلص شد قضاء حق این خدمت را ابن عمران بسیور غامیشی و حکومت مخصوص فرمود و حکم شد کہ ابن العلقمی با او نوکر باشد از کردہ خود عظیم نادم شد و حریف یاس و خجلت را منادم مع ہذا منولان در اہانت و اذلال ابن العلقمی مبالغت نمودند چند روزے در ناکامی بھر سوئی تگ و پوئی میکرد و تجلدی می نمود و باپداب توسل اطراف تعلقی می ساخت نہال نکیدت از این جنس ثمر دہد و بنیاد شر و فساد برین وجہ میان ابنا زمان سمر گردد۔ و راست گفتہ اند پنج طایفہ را اعتماد نشاید ددی زخم یافتہ و پادشاہے ستمکار و دشمنے کہ فروتنی شعار دارد و زنے کہ اظہار وفاداری و ثبات کند و غمازے کہ بمعایب دیگران برائے مصلحت خود زبان

کشاید۔ بعد از آن سالہا بر سطوحِ حیطان وصحائفِ ابواب بیوتات و مدارس وارابط باقلامِ مختلفہ وعقایدِ متنفقہ می نوشتند لعن اللہ من لا یلعن ابن العلقمی۔ نمودند کہ یکے از اربابِ موالات آن متشیع لفظِ لا را ازین کلمات کشط کردہ بفتاد چوب مجازات را بزدند۔ بیانِ مغول طریقۂ محمود وعادتے مستحسن است کہ ہرگز ایلاق وسخن چین را اعتبار نکنند وبنظرِ اعتماد برایشان ننگرند واگر احیاناً بسبب جرّ منفعتے یا گوشمال معاندے ایلاقی را تربیت وتقویت کنند وسخنِ وے در گوش گیرند چون آن مصلحت کفایت شود وآن مقصود در ضمنِ سعایت او بحصول پیوندد او را مانند کلوخِ مستجمر بعد از استعمال خبثی مستقذر دانند وسخنِ او علتے مستہذر۔ کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک۔ و پیش قول وقلم او را اگرچہ بصدق اقتران یابد مقدارے نماند کیف کہ انواعِ اغراض فاسدہ وفنونِ ترہات واکاذیب فقدِ احتمل بہتاناً واثماً مبیناً متبین گردد واین قضیۂ بشریعت نزدیک است از آن روی کہ چون کسے مقدوح ومجروح شد شہادتِ او شرعاً مسموع نباشد۔ مدتِ چہل روز لشکرِ ایلخان بقتل وغارت وتشدید وتعنیف وتخریبِ دُور ودروب واستخراجِ اموال مشغول بودند پادشاہ بر حشاشۂ بقایا رحمت کرد ولشکر را از قتل منع فرمود وامرا وشحنگان نصب کرد۔ و صفی الدین عبدالمؤمن کہ با توغل در فنونِ آدابِ فیثاغورس ثانی ومفسر رنات مثالث ومثانی ومحیی مراسم دوارسِ فنِ موسیقی بود ومصنفاتِ

متقدمانرا متروک گردانید و براصول پردهاء اثنی عشر چند شعبه تفریع کرد
و منزلات اقدام مصنفات سلف بازنمود و در صورت عملی چون بالحان
مجره از منشات و معمولات خود غزلی را در پرده نوا کشیدی بقول
راست بر بسائط ابونصر فارابی که بازگشت ارباب این صناعت
بدوست جای گرفته بودی و هرگاه که به مشاطه زخمه زلف مرغول
ادتار را پیراسته گردانیدی طبع یار بد چون گیسوی چنگ در پای افتادی
و بربط صفت گوشمال تعلیم خوردی و بر مثال دف حلقه در گوش کشیدی
و نای صورة شاخص الابصار ماندی و هنگام استکشاف علم نسب
و تالیف از حکم مطلق او روان افلاطون مزموم شدی و در ضرب اصول
از خفیف اول تا ثقیل ثانی فرق نهادی و از لقیه ذوق تقریرش
طاس فلک طنینی گشتی و بی سماع و ایقاع هیئت موزون خود در حرکت
و دوران آمدی۔ در مساق این احوال ببندگی سریر دولت پادشاه
شتافت و از صدر النهار تا وقت غروب نیر اعظم بیرون بارگاه فلک
شکوه ایستاده بربط می نواخت و هیچ آفریده نظر بروی نمی انداخت
چون حال او عرضه داشتند ابلخان او را خوستر از بربط او بنواخت
و زخمهٔ بهارا ده هزار دینار از بغداد بطریق ادرار رسماً بالمسانهه مقرر
فرمود و سالها براو و بر فرزندان او آن عارفه موفر بود۔ چون مال جهان
اندوختم و دشمن برانداخته گشت و دیار و رباع و ما فیها کنده و بره
و سوخته و کار بروفق ارادت ساخته از حکم اشارت پادشاه مولانا اعظم

نصیر الدین روح اللہ روحہ فتح نامہ کہ جان حکمت در پیکر بلاغت زندہ داشتہ است در موجز ترین عبارتے و معجز ترا شارتے محتوی بر اعلان چنان فتح نامدار و اظہار شدید سطوت و مزید اقتدار و ترعید اعطاف سکان امصار و تخویف ولات و حکام اقطار و انذار بشوکت استظہار بشامات فرستاد۔ از بلاد حلب مکتوبے ردّاً علیہم در جواب تصدیر کردند منبی از ثبات جاش و رسوخ اعتقاد و تہدید بمیعاد قتل و جہاد بنی بر مکاشفت و معادات و اصرار بر مخالفت و مناوات ؛

چون جواب بحضرت پادشاہ با اقتدار رسید آتش غضب موقد گشت و آب روی تسلی و سکون بر خاک ریخت خواست تا خرمن ہستی آن دیار بر باد فنا دہد۔ کیدبوقا را با سہ تومان لشکر . . . .

. . . . چون قضاء مبرم در تنزل و سیل عزم در تسرع باستخلاص شامات روان فرمود و خود از آن مکاوحت شامات شین و شنار بر رخسارہ حال ایشان جاوید ماند چنانکہ در عقب این ذکر مسطور میگردد ؛

استخلاص حلب و تتمیم ذکر شامیان

از حکم یرلیغ شاہ زادہ کشمت با لشکرے گران استخلاص حلب تخریب میا فارقین را در حرکت آمد و پادشاہ ملک کامل کہ سلطنت میا فارقین

دشت تنگ و رخشم بود و فرموده که سیلے از طوفان سطوت در آن دیار بندند و بارقه
را از بوارق هیبت پادشاهانه بدیشان نمایند و نثار هستی از سر دیار
برکشند بسبب آنکه بوقت محاصرهٔ بغداد خلیفه از وے استمداد اجناد
کرده بود او لشکرے آراسته و اسلام را بالفرستاد چون بموضع لشابیّه
رسیدند که فرق طرق دو واسطه و ناحیتین است نعیّ خلیفه و استخلاص
بغداد بشنودند از آنجا صنایق و اعلام را چون رایت ادب درین عهد
نگونسار کرده خاک از سر تلهّب بدست حسرت بر آن پاشیدند و مراجعت
نمودند شاه زاده بموجب فرمان براه میافارقین لشکر کشید ملک کامل
دانست که در مشتشدر عجز با شرط رهانه داد فرهانه دادن مغامرت باشد
نه مقامرت و باعتماد تریاق اکبر سموم افاعی را امتحان کردن تجنّن باشد
نه تطبّب با خزائن و حواشی بقلعهٔ انگلیک و یمانیه که حصنهار منیع بود و
بذخائر وافر مستظهر توسّل جست اما در نواحی و اعمال که بر ممر افتاد هرچه
در حدّ امکان آید از قتل سکّان و تخریب مساکن و مواطن و نهب
رباع بتقدیم رسید و آثار صاعقه در زروع و گرگ در رمه و سیل در
اماکن و آتش در بیشه بنمودند از آن حدود عازم حلب شدند و بر مدار
شهر نزول فرمودند و وفود خوف و هراس در محل اسرار سکّان
حلول کرد و امداد بهروزی بسرعت رحلت اقطان آنجا بنا کام در مطاوعت
بر بستند و از حصار زبان تیر گشاده داشت تیهات پشه با باد صاصف
مبارات کجا بارد نمود و تپانچه با تیغ و تیر چگونه دست برد نماید بجد تاکه

چند روزی کوششها کردند عاقبت بقهر گرفتند مغولان در شهر ریختند و قتلی بیمناک را ارتکاب نموده بتاراج و غارات و سبی و اسر که عادات معهود ایشانست مشغول گشته حلائل جلائل اسلامیان که از شعاع ابن جلایل از سواد سایهٔ خود چهره را بپیرایهٔ تجلل و تجلل می بستند چون آفتاب هر دری و هر جائی شدند و نسایهٔ کردار از پی عفاریت طواغیت روان عفایف ساریه سیرت عصامی عصمت آسیه اسوة را در مجلس معاقرت بأخذ و اعطاء کاس اقامت و اجلاس میکردند ای بسا صبایای ماه وش که سبایا گشتند و عواتق محجلات که پیش برادر و شوهر در معرض فضایح آوردند بارے چندان غنیمت یافتند که مغولان از بسیاری دینار و جواهر و اثواب و ثیر و نفائس کثیر در میزان اعتبار ایشان قبراطین وزنی نداشتند خزانهٔ مشحون اقناطیر زر و سیم و عقود جواهر و درر یتیم و اقطاع لعل آبدار و زبرجد زبرجد و عقیق شقیق رنگ و یاقوت ناب در دست تصرف خزانچیان شاه زاده آمد که در و دیوار کاشانهٔ وهم بدان مرصع گشت بضبط و حفظ آن جهت عارضهٔ خدمت پدر اشارت فرمود چون کار قتل و سبی مردم و تخریب شهر و نواحی و تحصیل غنائم از صوامت و سوائم بنهایت کشید عزیمت انتهاض رایت و نقلت لشکر بر استقرار و وقوف غالب شد اجد از آنکه مسافت مراحل را بقطع رسانیدند اجزاء و انطلاع زبین از زخم سنابک مواکب حنین بچرخ ستغنین شاهزاده بخدمت نشست

پدر را امید و خزانه بعرض پیوست محلّی مرضی و موقعی عظیم یافت و تا زمان
سلطان احمد بقایای آن خزانه موجود بود و در عهد ارغون خان از زادهٔ
یم دُر دانهٔ یتیم چون پسر مریم در قبهٔ کلاه تربیص کرده داشت وزن آن دو
مثقال و چهار دانگ روزگار ایهام را میگفت کسے مریم را نگوید این
دُرّ یتیم از کجا آورده تزئین و ترشیح آنرا بر شیخ الاسلام جمال الدّین عرض
کرد یعنی نظیر و توام این را طلب توانی داشت پس فرمود که از
جبّات خزانه حلب است اما از طرف دیگر چون کیدبوقا بالشکر
توجّه نموده بود از انتشار صیت سطوت و هجوم لشکر ایلخانی نواحی شام چون
دل مهجوران از صبر پرداخته شد ارباب دمشق در آن نزدیکی بتواتر
خبر اقدام و اقتحام آن لشکر جهان آشوب معلوم کرده بودند و تخریب
بلادے که نظائر آن بود عمدهٔ تجربت احوال و عروهٔ تمسک اعمال خود
ساختند و باشارت ملک ناصر اکثر قطّان آن اقطار از امرا و لشکری
و ارباب تموّل و استظهار عازم حدود مصر شدند و بوادی رمل که حایل
و حاجز است میان سرحدّ شام و مصر ماورای شطّ نیل بر مثال طریقے
ممدود ملتجی و همّت بر استمداد و استنجاد مقصور داشتند و ملک
ناصر الدّین نبیرهٔ ملک اشرف بود که رباعیّات او در صباغت
اوزان پارسی و صناعت لطف و سلاست کان یسری مسری الخیال
ویجری مجری الامثال و ان کان بلا مثال بقایای اقوام دمشقی چون مجال مجادلت مقام
مقاومت نداشتند و ندیدند مشایخ و معارف با صناجق و علم و مصاحف

رحمت نامهٔ قدیم اعنی کلام ملک کریم مراسم انقیاد را استقبال و تلقّی کردند
و از غلبات بطش و غلیان بأس التزام طریقهٔ مهادات و مهادنت توقّی
نموده نواصی خضوع بر خاک مطاوعت نهادند و در مقام استسلام
شهر را تسلیم کردند. کیدبوقا با لشکر در شهر رفت و خزائن و قلعه در
قبضهٔ تصرّف و حیّز تسخیر آورد. چون مدّت هفت ماه عراص ممالک
قبّة الاسلام را مراکز رایات استیلا و مخیّم حشم محتشم او شد سلطان مظفّر
که در آن حال فرمان فرمای قاهره بود بر عزم ازعاج کیدبوقا با دوازده هزار
سوار که هر یک سوار ساعد مبارزت و مغفر تارک شجاعت و تاج
صدر قلب شکنی و تیغ خون ریز صفدری بودند. عنان گرای شد
کیدبوقا چون معلوم کرد که بدین قصدے می پیوندد و شتر را آیین و پیشهٔ
خود ساختن بمقتضع غدر لعیت شرابیں حیات ایشان را قصدے خواهند
کرد خزینهٔ موجود را با زن و فرزند بقلعهٔ دمشق فرستاد و خود با لشکر
مستقبل ایشان شد و در سرحدّ بیابان نزول کرد مصریان مواطاة
کردند که از ما ورای رمل دو روزه راه بروند و بغتةً عطفه نمایند و از
جا جهار سفید بر آیین لشکر تتار ببرقها آشکارا گردانند و چون این نشانه
ظاهر شود. شامیان نیز از مکان و مکامن در حرکت آیند و لشکر مغول
را بسر کوبی بلیغ و دستبردی بنام که آثار آن تا جهان باشد پایدار ماند
بنمایند بدین میعاد لشکر مصر از طرف وادی رمل اجتیاز کردند و
شامیان در مرصد انتصار و موعد انتظار و انتصار عازم و جازم ایستادند

ولشکر مغول از سر غرور و فراغ در عرصهٔ صحاری و رفارف راغ خیام را اطناب واز ساعی تاب کشیدند مراکب را خلیج العذار مشمر گذاشتند وصوت غناآء مالوف برداشته آمن از طلایه وپاس وغافل از نوازل قهر وپاس زمانی که متکفل فتح سرایا حزب الله وحتف وحزب لشکر پادشاه بود ببرقهاء سفید مصریان ظاهر شد مغولان چون علامت لشکر خود دیدند گمان بیگانه نبردند وبرجای ساکن می بودند تا از حوالی صفوف جیوش با جوش وخروش چون محیط دائره بیکدیگر پیوست و فجاءةً دفعةً جمله حمله آوردند ایشان برخی پای بستهٔ خواب وبعضی مشتغل بمناولت ومداولت کاسات شراب فوج فوج از گوشها مستعد می شدند و سلاحها برخود راست می کردند وروی بجنگ می آوردند همچنانکه فراش خود را بر شعلهٔ شمع زنند ناچیز می شدند. یُردلان بطعن وضرب و رشق و مشق و هتک وفتک دست یازیدند چون الف واحد رمح از کف ابطال مانند نون تثنیه در اضافت ساقط شد جمع کماة تیر را همزهٔ صفت بنون تاکید کمان چون غمزه وابروے یار دریکدیگر پیوستند. درحال تیغ ماضی با ستقبال ارواح می رفت ومصدر سینهارا لسهام معتل مثال صحیح اصابت مشتق می گردانید و دانهٔ دلها را اجوف می ساخت. خطباآء اسیاف مصری بر منابر اکتاف مغول آیهٔ اللهم اقتل کفرة اهل الکتاب الذین یکذبون رسلك ویصدون عن سبیلك ویدعون معك الهاً آخر خواندن گرفت عاقبت الامر کیدبوقا با تمامت لشکر بزخم لتوت

آن بانوت وضرب حسام آن لشکر ضرغام ارغام پلنگ انتقام بر لبساط مضارب
عرصۂ معاطب گشتند اللہم دیار مگر معدودے مجروح کہ خبر آن مقتلۂ اشنعا و داہیۂ
فحشا بحضرت ہولاکو خان آوردند

بیت

ہمہ لقمہ ستکر نتوان فرو برد ۔۔۔ گہے صافی نتوان خوردن گہے درد

از آن تاریخ باز خشونت لشکر اسلامیان و شدۃ مناعت و کمال شجاعت
و فرط تہور شامیان و ثبات قدم و لطف احتیال ایشان در موقف
منازلت و وقاف مناجزت مغول را معلوم شد پس ملک مظفر
اشارت راند و خزانہ کہ در قلعہ بود با زن و فرزند کیدبوقا در قبضۂ
تصرف و قید اسر آوردو تمامت حفاظ و حراس قلعہ را بواسطۂ مطاوعت
و مخاضعت کفار بے آنکہ تیغ مصری را بعقیق مذابی کہ مجاری آن اوعیۂ
عروق است ملوث گرداند بخراب آباد عدم فرستاد و ایشانرا از
بالاۓ قلعہ بشیب انداخت و پیش از این حال دمشق و حلب و مضافات
دیار شامی از عداد مصر خارج بود چون ملک مظفر را دیباچۂ صحیفۂ حال
برقوم این فتح آرایش یافت گفت این دیار بزخم تیغ آبدار از تصرف
کفار انتزاع یافتہ باید کہ مضاف ممالک مصر باشد عطوفی کہ عواطف
والطاف واصناف آلا را واز سنن ہن و سنت ضنت مبراست
بسعی یک چاشت ممالک شام را کہ در آفتاب گردش شہرنے مو فور دارد
ملک مظفر را ارزانی داشت ٭

ذکر استخلاص میر دین

در سیاق این احوال شماغر نوئین از حکم یرلیغ آسمان مکان ایلخان بالشکرے انبوه جهته استخلاص میر دین و آن حدود نامزد گشت در آن حال سلطان ملک سعید بود و پسر خود را ملک مظفر در حبس و بند میداشت چون قلعهٔ آنجا با قلّهٔ سما در رفعت هم رازی و با سدّ اسکندر در مناعت انبازی میکرد تحصّن آن استظهار افزود و اسباب مدافعت و مکافحت را مهیّا گردانید شماغر با لشکر مضرب خیام و موضع مقام اختیار کرد و او میرے بود از شجعان اتراک بفرطِ رجولیّت و فروسیّت ممتاز و با آنکه تیر او مسافت سی صد قلاج می رسید از منتصف بالاے قلعه نکول می کرد پس سیوک و قتقتای و تنغور براه ایلچی بمیر دین رفتند و از زبانِ پادشاه گفتند ممالک شرق و غرب که در مدّة خروج این لشکر گشاده شد و اسباب دمار و بوار که معادیان و معاندان را آماده گشته تذکرے مقنع و ناصحے مشفق بل منذرے شنیع و زاجرے فظیع است۔ اگر بر تمرّد اصرار نمایند و بحصانت سنگی بر هم نهاده پناه هند و باد غروری بدماغ خود را دهند بعاقبت ثمرهٔ آن تخریب دیار و تضییع اموال و دما خواهد بود و اگر به ایلی و انقیاد تلقّی کنند زن و فرزند و مال و خواستهٔ چندین مسلمان در حصن امن و وقایهٔ امان بمانند۔

مصراع زین هر دو کدامست اختیارست بگیر

بواطن سلطان سعید از ترعید صواعق مخالفت و ابراق بوارق هیبت
متزلزل و متقلقل شد ایلچیانرا تمکین و نواخت کرده عقدهٔ انقیاد بگشاد
و در عناد بربست و براه مطاوعت درآمد چون ببندگی حضرت با انواع
تحف و هدایا تشرف جست او را با هفت وزیر که فلک مملکت او
را هنگام تدبیر بمثابت هفت اختر سیاره بودند و روزگار اعادی را
روز دفع مکاید هفت اخگر نیازه بیاسا رسانیدند پس ملک مظفر را
از مجلس بمأنس سرور رسانیدند و قائم مقام پدر و ملتزم باج و خراج شد و تا
آخر عمر خدمات پسندیده در خدمت اردوی میمون قیام نمود و با سقاقی
میردین هم بر آن ایلچیان که نام ایشان در مقدمه ثبت افتاد مقرر
گشت

ذکر موجبات وحشتی که میان هولاکو خان و برکه اغول واقع شد

بوقتی که پادشاه جهانگیر چنگیز خان بر ملوک و ممالک عالم قادر
و مالک گشت و اطراف و اکناف را بر پسران چهارگانه توشی جغتای
اوکتای تولو قسمت میفرمود و منازل و یورتها را در چهارسوی گیتی تعیین

چنانکه مستخرج روزنامهٔ و مستصوب شهامت بی منتهی او بود و تفاصیل
نواحی و بلاد در تاریخ جهانگشای مسطور و مذکور است جغتای را عرصات
منازل از حدود ثغور الیغور تا تخوم سمرقند و بخارا معین شد و مقام مالوف
و پیوسته در جوار المالیغ بودی و اوگتای در عهد میمون پدر چون ولی عهد
سلطنت خواست بودن هم حدود ایمیل و قوباق که تختگاه خانیت
و سرهٔ مملکت بود مقام داشت و تولو را یورت مجاور و ملاحق اوگتای
بودی و از اطراف قیالیق و خوارزم و اقصی سقسین و بلغار تا ثغر دربند
و باکویه در طول بنام پسر مهین توشی موسوم گردانید و ماورای دربند که
آنرا دمرقپق گویند دایم موضع مشتاة و معهد مشتات لشکر او شد
و احیانا تا اران تاختن میکردند و میگفت اران و آذربیجان نیز داخل
ممالک و منازل ایشانست بدین موجب مواد منازعت و امداد
مخاشنت از طرفین تعاقب گرفت در زمستان سنهٔ اثنی و ستین و
ستمایه چون زرگر تقدیر رود دربند را مانند سبیکهٔ سیم گردانیده بود و پوتیلن
پیرای شتا به اندازهٔ طول و عرض اطراف تلال و وهاد لباس قاقمی بریده
و سطح اعلای نهر مقدار یک نیزه چون اجزای سنگ مصمت شده بحکم برکه
اغول لشکر مغول ناپاک تر از عفاریت و غول زیادت تر از قطرهٔ
باران بر آن آب فسرده چون آتش و باد بگذشتند و از صهیل و صلیل جیاد
و اجناد طبقهٔ ساهرهٔ زمین پر اصطکاک خروش رعد و لمعان و بریق
برق گشت آتش خشم افروخته تا لب آب کور بیامد هولاکو خان دفع شر

ثمر ایشان را با لشکرے آراستہ پذیرہ شد. بعد از مصاف و مقاتلت ایشان را منہزم گردانید و ہمچنان از عقب لشکر می کشید در دربند باکویہ باز عرصۂ محاربت بگستردند و اقدام اقتحام فشردو از لشکر برکہ برکہ و میہ ابقا نرفت تا خلقے تمام بقتل آوردند و باقی مغلوب گشتہ عنان انہزام براہ دادند ہولاکو خان لشکر را اجازت انصراف نداد تا بر روی آب کہ یخ گرفتہ بود عبور کردے بے تحاشے، ہمچنین روز بروز مراحل باغیان منازل لشکر ایلخان می شد چون در عرصۂ ملک شہزادہ نزول فرمود برکہ اغول را از انکسار و انزجار لشکر خود و غلبہ و استیلار پادشاہ دشمن مال نائرۂ غضب برافروختہ شد حکم فرمود کہ تمامت لشکر از ہر دہ ہشت نفر مترکب شوند و مساجلت و مقاتلت را مرتکب مغافصۃً بر سر لشکر ایلخانی رسیدند و راہ معاونت و مواساۃ بر بستند و دست مطاولت برکشادند تا عرصۂ دیار خود را از شوائب تغلب و تعدّی بیگانگان مصفّی و منزّہ گردانیدند ایشانرا ازعاج کردہ چند منزل از عقب معاقبت کردند چون پادشاہ اعادی سوز بمعسکر اقبال خود خرامید اشارت فرمود تا اُرتاقان برکہ اغول کہ در تبریز بمتاجرت و معاملت اشتغال داشتند و بے حد و قیاس اموال تمامت را بیاسا رسانیدند و مال آنچہ یافت خزانہ را برگرفتند بسیار از آن جماعت بودند کہ بپیش معارف تبریز مودوعات و بضاعات داشتند بعد از سپری شدن ایشان آن مالہا در دست مؤمنان بماند برکہ اغول نیز محیانات را تجار دیار ممالک خانی بقتل آورد و ہمان معاملہ

با ایشان کار بست راه ضاد ر و وارد و مسافرت ارباب تجارت چون کار هنرمندان بیکبار بسته شد شیاطین فتن از شیشهٔ زمن جسته و درین قوبلای قاآن ایلچی فرستاد و شمارهٔ بخار آنازه گردانید از جملهٔ شانزده هزار که در نفس بخارا سعدود بود و ند پنج هزاره بباتو تعلق داشت و سه هزار بقوتی بیکی مادر هولاکو خان و باقی بالغ قول یعنی دلای بزرگ موسوم بود تا هرکس از اولاد چنگیز خان که بر سریر خانیت استقرار یابد آنرا بخاصه حکم کند این پنج هزار باتو را تمامت بصحرا راندند و بزبان صفایح بیض که بید منایا حمرست پیغام اجال بر ایشان خواندند و بر مال و زن و فرزند ایشان هیچ ابقا نرفت و چون قاعدهٔ الحب یتوارث و البغض یتوارث در نظر عقل ممهد است بعد از گذشتن برکه اغول پسرش منگو تیمور قایم مقام گشت و با آباقاخان بساط مخالفت قدیم مبسوط گردانید و میان ایشان چند کرت کر و فر اتفاق افتاد و یک نوبت سی هزار سوار تیغ زن نیزه گزار از آن آباقاخان بوقت مراجعت و عبور بر روی آب اجزاء یخ متلاشی شد و تمامت غرق گشتند و حاصل ایام حیات را بر تختهٔ یخ منقوش گردانید بعد از آن آباقاخان را چون کثرت لشکر و جسارت ایشان معلوم شد از تن می در بند دیواری کشیدند و آنرا سیبا گویند تا مداخلت و مکابرت آن لشکر جهان آشوب متعذر گشت و این معادات قایم و دایم بود و تجنب و تحرز بین الجانبین بر قرار تا عهد دولت کیخاتو خان چون تقتای وارث مملکت

منگو تیمور گشت بتواتر رسل و تجاوب مراسلات راه تجار و ارتاقان
گشاده شد و اسباب سلامت و امن مجتاز آن آباده و مملکت اران
از کثرت عرابات و برده و اسپ و گوسفند در تموج آمد و متاع طرائف
آن اطراف بعد از انقطاع چند ساله سمت اتساع یافت .

ذکر رصد مراغه

چون پادشاه مملکت گیر هولاکو خان کار بغداد و اعمال موصل و دیاربکر
را بحکم قاطع تیغ لفیصل رسانید و آن نواحی مستصفی شد و سرحد مملکت
روم از سرحد و یمن جد و بجدت همت پادشاهانه مستخلص و محفوظ
گردانید و اطراف مسالک و اکناف ممالک را بنقطاء ولات مهابت
کامل و قراولان سیاست شامل سپرد و لشکرها در هر ثغری تعیین فرمود
و ازین امور فراغ حاصل آمد مولانا سلطان الحکما و المحققین نصیر الملة
والدین الطوسی اعلی الله درجته و لقنه یوم الحساب حجته در بندگی تخت
سلطنت عرضه داشت که اگر رای عیب دان ایلخان منصوب باشد
از برای تجدید احکام نجومی و تحقیق ارصاد متوالیات رصدی سازد
و زیجی استنباط کند و باصابت فکر دوربین و رای هندسه کشای
احتیاط ایلخان را از حوادث مستقبلات شهور و اعوام و احکام محاولات
خاص و عام اعلام واجب داند و تسییر طالع و تقسیم مطالع و توجیه سالهاء

فرداید کند و بعد از امعان نظر در دقایق و ذائل که عطایای کبری و
وسطی و صغری بدان منسوب است و بازجستن هیلاج و کدخدا و خداوند
بیت و شرف و مثلثات و حدود و حظوظ و وجوه کواکب پادشاه را
کیفیت امتداد عمر و حال نفس و بسطت و بقاء ملک و توالد نسل و
اروع و حقیقت آن باز نماید این سخن موافق مزاج و مزید حسن اعتنای ایلخانی
گشت و تولیت اوقاف تمامت ممالک بسیطه در نظر صایب
او فرمود و به لیغ داد تا چندان مال که مؤنت استمرار و مکنت مصالح
واسباب آنرا کافی باشد از خزانه و اعمال بدادند و بحکم فرمان مؤید الدین
عرضی از دمشق و نجم الدین کاتب صاحب منطق از قزوین و فخر الدین مراغی از
موصل و فخر الدین اخلاطی را از تفلیس احضار کرده در مراغه از طرف شمالی بر سر پشته
رفیع رصد خانه بنا فرمود در کمال آراستگی و ذلک فی شهور سنه سبع و
خمسین و ستمایه و صنوف دقایق حذاقت در فن نجوم و مهارت در
علم هیئة و مجسطی و ارصاد کواکب بجای آورد و تماثیل ممثلات افلاک
و تدویرات و حوامل و دوایر متوهمه و معرفت اسطرلاب تقاویم منقور و مکفت
کرده منازل ماه و مراتب بروج دوازده گانه بر هیأتی ساخته شد
که هر روز عند الطلوع پرتو نیر اعظم از ثقبه قبه بالایی بر سطح عتبه می
افتاد و درج و دقایق حرکت و سط آفتاب و کیفیت ارتفاع در
فصول اربعه و مقادیر ساعات از آنجا معلوم می شد و شکل کره
زمین در غایت دقت نظر بپرداخت و بخشش ربع مسکون بر اقالیم

سبع وطول ایام وعرض بلد وارتفاع قطب شمالی در مواضع وصورة وضع واسامی بلدان وہیأت جزائر ودریاہا روشن ومبرہن گردانید چنانکہ گوئی کتاب ممالک ومسالک از نسخۂ حواشی آن فراہم آوردہ اند وزیج خانی بنام پادشاہ تصنیف کرد وچند جدول ونکات حسابیکہ در دیگر زیجات متقدمان چون کوشیار وفاخر وعلائی وشاہی وغیرہا موجود نبود درافزود اما در استخراج طالع سال از زیج خانی بنسبت مستخرجات زیجات قدما تفاوتے حادث می شود وسبب آنست کہ اوج آفتاب از اول ملک یزدجرد اثیم ۱۸ دقیقہ ۳۱ ثانیہ بودہ وامروز در زیج بتانی وکوشیار ودیگران ۲۸ دقیقہ ۴۲ ثانیہ اعتداد می کنند ودر زیج خانی ۲۸ دقیقہ ۲ ثانیہ چنانکہ چہل ثانیہ نقصان کردہ یعنی بارصاد چنین یافتہ لاشک در عمل استخراج طالع چہار برج تفاوت میکند چہ حرکت وسط آفتاب در حرکت شبانروزی درجہ ایست بتقریب باری ہنوز عمارت رصد تمام نشدہ بود کہ اجل موعود از مرصد کمین بگشود وہولاکو خان در شہور سنہ ثلاث وستین وستمائہ مغاک خاک تودہ رفانی از فراز تخت خانی عوض یافت۔ برآئین مغول دخمۂ ساختند وزر وجواہر وافر آنجا بریختند وچند دختر فروزان چون اختر با حلی وحلل واکلیل وکلل ہم خوابۂ او گردانیدند تا از وحشت ظلمت ووحشت وحدت ومضیق مضجع ومقام وحریق وعذاب وایلام مصون ماند وخواجہ نصیر الدین طوسی رحمہ اللہ در ذکر

تاریخ آن گفتہ

بیت

چون ہولاکو ز مراغہ بر مستان گہ شد — کرد تقدیر اجل نوبت عمرش آخر
سال بر ششصد و شصت و سہ شب یکشنبہ — کہ شب نوزدہم بد ز ربیع الآخر

کجا شد آن کمال رو عظمت و جباری و مزید سطوت و کامگاری و جشمت حشم کشور گیر و کلاہ گوشہ نخوت آسمان فرسای تا حایل قضاے آسمانی و حایط مقادیر یزدانی گشتی یا چندان خزائن و دفائن بتقدیر در میان نہادے و یک ساعت تاخیر و مہلت یافتے

بیت

بزخم تیغ جہان گیر و گرز قلعہ کشای — جہان مسخر من شد چو تن مسخر رای
بسی حصار کشادم بیک کشادن دست — بسی سپاہ شکستم بیک فشردن پای
چو مرگ تاختن آورد ہیچ سود نکرد — بقا بقای خدا است و ملک ملک خدای

جلوس خان عادل آباقا

چون مدت عزا سپری گشت و بر رسم مالوف روز ہا تتابع رو ان اورا فرستادند در تفویض کار خانیت بیکے از اولاد مفاوضت و مشاورت پیش گرفتند دوازدہ پسر کہ ہر یک بر سپہر خانیت برجی بودند تابان و در چمن شاہی سہی سروے گرازان داشت آباقا بیشمرت تلبس

منکوتیمور بیزوار ایباجی تکشین نکوداریچونکه سبب بیسودار چومغار اتا حاکم محکمهٔ ازل خاتم عدل وصائم قصص بسیار وهمین بایمن و یسار آباقا مقرون کردانیده بود و امارات آثار کامکاری و مخایل بختیاری از ناصیهٔ همایون او لائح می نمود ارغون آقا با اجای خاتون و دیگر خواتین وشهزادگان و نوینان بر تذکار احکام چنگیزخان توقف کرده و بعد ما که ایلچی بحضرت قاآن اعلام واقعه و استعلام مصلحت خانیت را روان کردند باتفاق خط دادند و هم داستان شدند که مطاوع او امر قضا مضا و متابع نواهی فلک مطیع آباقا باشند پس بقبول قاآن و تنبیه احکام منجمان در اواسط شهور سنه ثلاث وستین وستمائه آباقا در سلطنت چون طالع خود مسعود و زمانی بمناجح امانی موعود پاے فلک فرسای را بر دست سلطنت و متکای اقبال و گاه تخم گاه طرب فزای نهاد عقل کل زبان به ثنای تاج و دعای فاتح بر کشاده می خواند

بیت

ز اقتضاے عقل فعال آنچه صادر می شود
منهیان خاطرت از سر آن آگاه باد
صاحب جدی اژدنبا شد پاسبان قصر تو
آنکه منزل دلو دارد مسکنش در چاه باد
مشتری در بحر حسرت گر وطن سازد چو حوت
سر دم از قوسش خدنگی بر دل بدخواه باد

ترک چرخ ار دشمنت را خون نریزد چون حمل
نیش زهر آلود عقرب بر دلش ناگاه باد
آفتاب ار چون اسد با دشمنانت دشمنست
تا ابد بر تخت گاه چرخ چارم شاه باد
زهره گر با دو ستانت ہمچو میزان راستنست
از نهیب ثور او شیر فلک روباه باد
تیر اگر جوزا صفت در خدمتت بندد کمر
خوشهٔ او توشهٔ راہِ مسیح اللہ باد
ور قمر آہنگ کثر راہی کند خرچنگ وار
در طریق آسمان چون سیر دو گمراه باد
راس اگر پایے تو بوسد مشتری بادا باوج
در ذنب گرد و مطیعت ہمچو راسش جاه باد

تمامت شاه زادگان بنوبت کمر در گردن انداخته ہفت کرت آفتاب را زانو زدند و کار طوی را چون فردوس برین از جمال خواتین مانند حور عین بر آراست، ساقیان از آن جوہر سیال

لمؤلفہ

بادهٔ صافی تر از نور خرد در دماغ
کز صفت ساغرش پیکر جان بنگرند
چون بقدح در چکد از اثر آن شود

ساختن چشم ارغوان مغز خردعنبری

بتصفیۀ وساغر و کاسات وطاسات سیم وزر می پیمودند و مطربان
خوش آدا و رسیلان بلبل نوا از زبان سلطنت برین غزل هزجی ترنم کردند

بیت

بمیدان وفا یارم چنان آمد که من خواهم
ز دیوان هوا کارم چنان آمد که من خواهم
ز دفتر فال امیدم چنان آمد که من جستم
ز قرعه نقش پندارم چنان آمد که من خواهم

واین رباعی ملمع که از گفتار بلبل و دیدار گل خوشتر و دلکشا تر است
بقول راست تالی آن ساخته

شعر

الورد کاصداع احبای یفوح   والبلبل فی الروض علی الورد ینوح

با دوست نشسته خوش بهنگام صبوح
کو مطرب و باده تا دهم داد صبوح

چند روز بمداومت کاسات مدام و مشاهده بتان گل اندام شهباز
عیش و عشرت در دام کام می آوردند و روز مراد یابی بشب انس و
استیناس می پیوستند و چون محیا ر دیبا رنگ از تاثیر حمیا گلگون می شد
و در تجاویف دماغ سورت اطراب شراب جوهر خود می نمود انجمن ثریا
انتظام تفرق بنات النعش می گرفت و بازمانی که خروس زرین بال صبح

پر بیفشاند و برسم صبوحی خروش بر آورد آب کار دولت کار آب عیش و
مسرت را چه بہیدا کرد اپند -

بیت

پنجہ ساقی گرفت مرغ صراحی بدام
زآتش صبح افتاد دانہ ولہا بتاب

صبح ہمہ جان جومی می ہمہ صفوہ چو صبح
جرعہ شدہ خاک بوس خاک ز جرعہ خراب

بدین صفت و نسق طول ایام و لیال در مراد و کام می گذاشتند، بموافقت
حسن آن جشن در مجلس بہار بر کنار جویبار لالہ نیز جام بسدین از اشک
گہر بار سحاب لامی گردانید و سوسن ساکنان خاک را بشارت نوروز جہان
افروز می داد، گل ہمہ تن روی و نرگس ہمہ تن چشم شدہ و سنبل و بنفشہ از
غیرت و رشک زلف و گیسوی یار در تاب و خشم اطراف سہل و جبل
از سبزہ و ریاحین نمودار کارگاہ ششتری و طیرہ دہ خامہ آزری سلسال
غدیر خاکی ز عذوبت سلسبیل گشتہ و غضارت و نضارت باغ و راغ
بہ ریاض فردوس ہادی سبیل فاختہ بتجنیس و تسجیع از گفتہ کاتب خوش نواختہ

شعر

ہوا از غلغل رعد شد کوہسار
پر از نرگس لالہ شد جو بہار

ز لالہ نہیب و ز نرگس فریب

ز سنبل عناب و زگلنار زیب

مشاطهٔ صبا گاهی زلف بنفشه را تاب می داد و گلگونهٔ ارغوان بر چهرهٔ نوعروس اغصان می کرد و نرگس مخمور مستانه

بیت

لا لا کاسهٔ پادشاه عادل گیرد
بر فرق وزر ناب ساغر می داشت

علی هذا کار عیش بنهایت کشید و اسباب لهو و طرب بغایت ملالت انجامید همت تمکین دریا ایثار ایلخانی شاهزادگان را بعوارف شاهانه و عواطف خسروانه مخصوص فرمود و نوبینان را چون ارغون آقا و الکان و بذر شکتور و برغان اغول و امیر سالنسر و شیرامون پسر جرماغون و دیگر امراء تومان و هزاره و صده و دهه فراخور حال و اندازهٔ مراتب بنواخت و اشغال در نسبت هر یکی چنانچه معهود میدانست و نا بهایت در صدد و معرض آن بودند مقرر و مسلم داشت و ایلچیان چون عقاب در پرواز بر نشیب فراز و مانند برق در مسیر جواز روانه فرمود با یرلیغها متضمن نوید بخشایش و متکفل مزید احسان و بخشش و چریک ثغور اطراف روم و بغداد و موصل و دربند معین کرد و برادر خود شهزاده تبشین را در خراسان بجای خود بنشاند و در سیاست ملک و محافظت رونق سلطنت و توفر بر رعیت نهایت و کمال انصاف و معدلت تا حدی مبالغه نمود که

بیت

بدان دین و داد و بدان رزم و بزم
بدان حزم و عزم و بدان رای وجزم

از خانان سلف و سلاطین کامگار حکایۀ نکرده اند و در اندک زمان بواسطۀ تائین جهانیان و نشر نعمت راحت و امان

بیت

جهان چون بهشتی شد آراسته
پر از رنگ و بوی و پر از خاسته

در عهد خانیت او که تاریخ روزنامۀ عدل و آرامش و عنوان رازنامۀ عدل و رامش بود چهار تن معاصر افتادند در چهار فضیلت و معانی مشتهر

ع هر تنی را در صفتی جانی دگر

یکی مولانای اعظم نصیر الدین طوسی که در کمال حکمت و علوم ریاضی و اخلاق

مصراع زرسطالیس و بطلیموس و افلاطون یونانی

در گذشت دیگر وزیری چون صاحب دیوان شمس الدین که کلک زرین سیمای رزین رایش بر دیباچۀ دستور وزارت رقم زد. سیوم عیسی نفسی در فن موسیقال و الآنی ساحر البیان فی تفسیر المثالث والالحان چون صفی الدین عبدالمومن الارموی که تا جهان باشد بلبل زبانها بر گلبن زمانها نوای مصنفات او بقول راست بر ساز خواهند زد. چهارم خطاطی چون جمال الدین یاقوت که

ع يغرس الدّر في ارض القراطيس

صفت بنان او زبید سوغونجاق نوئین راراه نیابت و حکومت ممالک
ارزانی داشت و بتخصیص تمشیت مهمات بغداد و فارس در نظر اهتمام
او فرمود و انصاف میرے عاقل و عادل بود و در ضبط مصالح و ربط
مناجح امور قاعده نهاد که ذکر آن بمرور دهور تعاقب نشود و دست حدثان
روزگار باطراف و حواشی آن راه نیابد و منصب صاحب دیوانی ممالک
بر قاعدهٔ زمان هولاکو خان بصاحب عادل شمس الدین محمد بن الصاحب
الدیوان بها الدین محمد الجوینی نور الله تربتهم و بیض غرتهم تفویض کرد و
و ابا عن جد از صنادید صید دا عاظم اکارم و اکابر مشاهر خراسان بوده
بسالت جرثومهٔ شرف و اصالت ارومهٔ جلال و نباهت عرق کریم و
نزاهت اصل نبیل خاندان دولت بار ایشان که محط آمال و محط اقبال و
محط افضال و مرتع روائع فضل و مربع بدائع علوم و مشرع حسن اخلاق
و مصنع طرب اعراق و مفزع اصحاب استغنا و مقرع ابواب استفاد
بوده عالمیان را مثلی سائر است و چون نور آفتاب از مطلع خراسان در
اقطار آفاق ظاهر و متطایر و بحقیقت در زمان دولت هولاکو خان که
مشتعل آتش استیلای مغول و مصطلح تباشیر غلبهٔ بیگانگان بود در محافظت
قواعد دین سید المرسلین و ازاحت مواد شر و حمایت بیضهٔ اسلام
ید بیضا نمود و چون سریر خانیت بمکانت آباقا مزین شد سبب ور غایتی
زیادت از ما لوف و منتظر فرمود و نیابت تیغ مریخ آثار را برقرار بر

کلک بیقرار عطارد منار گوہر نثار او مقرر داشت و زبان وزارت از املاء محرر در صنعت حسن نگر یر می گفت

بیت

زمنصب ار ہمہ کس را فزون شود منصب
توئی کہ منصبت از منصب تو منصب یافت

بعزمے ثابت و رائے صائب و جدّی صاعد و اقبالے مساعد در اتمام مہام مملکت و استدراک خلل احوال شروع پیوست و منفادیر جمہور را از رعیت تا رعاۃ در نصائب استیہال و مصائب استحقاق ثابت و جاری گردانید

بیت

آصف ار آن ملک را ضبط این چنین کردی کہ او
گم کجا کردی سلیمان بتّقی انگشتری

جناب او سلاطین و ملوک و اکابر خراسان و عراق و بغداد و شام و روم و ارمن را ملجا و مامن شد و در زبان نشر صحائف جود او فسانہ حاتم کطی السّجل للکتب گشت۔ از گردن کشان اطراف و ملوک ممالک ہر کس کہ با وے دم مخالفت زد و قدم مطاوعت از جادہ متابعت منحرف گردانید سعادت ابدی و دولت سرمدی او را غریق بحر بوار و حریق نوائر دمار ساخت و آیت سنستدرجہم من حیث لا یعلمون در صفت او منزل گشت، و ممالک ایلخانی از خالصات املاک نامیہ و

اموال خاصهٔ دیوانی مفرد و نواب کافی معتمد معین فرمودنا ابواب برّ و
انعام و انواع صلات و صدقات کشاده می داشتند و در تاریخ شهور
سنه ثلاث و تسعین و ستمائه که عهد دولت کیخاتو خان بود بر اوراق
محاسبات اینجو عنقوری حاصل آمد حاصلات املاک صاحبی در سالی
سی صد و شصت تومان بود و مع هذه الجلالة تعظیم و اجلال ارباب فضل تا
حدی مبالغت فرمود که بهبوب صبا تربیتش از گلزار علوم غنچه را امانی
سر بر زد و بترشیح زلال اقبالش نهال افضال بیخ بر آورد و سایه گستر شد
رفات اموات هنر بمعهد احیا خرامید و تنشات بنات کرم که مانند
عنقاء مغرب اسمه بسم و جسمه لا یری صفت دارد در معرض
جلوه ظهور کرد کوکب دانش بیمن دانش در حجره استعلا گرفت آفتاب رخشنده
آرایش ماشطه آرایش دلها شد و سایهٔ همای آسایش واسطه [illegible]
عالمیان آمد انعام و آلایش از آلایش منت منزه بود افاضل را از اراذل
و حکیم از جاهل و جبل از خامل امتیازی که امروز متوقع نیست زاهر
گذشت و آداب فضایل را رونقی که حالی موجب اذیت روح
است و از آن رونقی نمانده حاصل قلم الف آسا چون نون و القلم
متبرک و متیمن جهانبان نمود مداد حکم الحبر اجدی من التبر والبق بالخیر
گرفت سخن ارباب هنر که درین عهد داغ عقده انجمن می نماید و در سخن
دهان بنقید بر سر بر تفوق عرض داد شعری که چون شعر شعار شعری
دارد شعرای دار بر فلک اشتهار نمان کرد و کار نثر و هوالیوم هباءً منثورا

از نشره برگذرانید اجرام سماوی در ازآء لطافت طبعش کثیفی حائل بود - وسلسال حیوان از شرم رشحات کلکش بکدورت مائل با غزارت آداب در صنعت درایت خاطر مبکال فرین کلال و از سلاست الفاظش در صنعت کتابت ذو الکفایتین دون الثقلتین سخنش بی حشو خود بلیغ بود و تلویحش را لطافت تصریح نکتهاء سیاقت معانی همه از فنون فضل بدیع وچمن عبارتش از نزهت استعارت در هر فصلی ربیع با فصل الخطاب او ابوالفضل بدیع، تضمینات دلفریبش چون نقوش عقل در نگین جان جای گیر وصور تراکیب الفاظ از ابداع معانی و ابداع لطائف جان پذیر هرچند آفتاب را با قامت بنیت اقتباج نیفتد خواست که این کتاب از نتایج قلم درفشان ونتایج خاطر عاطر آن صاحب قران خالی نماند که جهت ضبط مسالک روم ومصالح آن قروم بدان دیار عنان عزیمت معطوف گردانیده بود - روزی در اثناء مجلس بزمی از غبار اغیار عاری وبلباس استیناس کاسی بتجرع کاس بیابانی رغبت نمود و بلیق بامثال تلک الحال انشاد هذا المقال کالماء الزلال والنبحر الحلال

نظم

آمد گه آنکه نای بلبل | ساز و بچمن نوای غلغل
گوید بزبان عقل گل گل | بشنو ز قنینه صوت قلقل

در یاب که عمر برگذارست

از سرو حدیقه سرفرازست | وز بلبل وگل سبرگ وسازست

وز غنچه هم حدیث یار مست   نرگس دم صبح چشم باز ست

تا کیست چو او که می گسار ست

باغست چو خلد عدن حاصل   سرو ست چو قد یار مائل

آنست بوقت صبح شامل   وز باد شمال خوش شمایل

گل بر سر عاشقان نثار ست

سوسن ثنا زبان کشاده   شمشاد بپای ایستاده

سنبل سر زلف تاب داده   وان مریم غنچه بکر زاده

بنگر که صباش پرده دار ست

بارید گلاب ابر آذار   یا سوخت عبیر کلبه عطار

یا هست کشاده بار تاتار   یا زلف بشانه کرد دلدار

یا بوی نسیم نوبهار ست

ای دل منشین بهرزه خاموش   سالوس مخر فسوس مفروش

تقلید مقلدان تو مینوش   با یار نشین و باده می نوش

کت حاصل عمر این دو کار ست

آمد گل و رفت موسم دی   وز نامده هیچ غم مخور هی

درکش قدح و قنینهٔ می   با چنگ و رباب و بربط و نی

کین آب و هوات سازگار ست

در صحن چمنیست لاله زاری   هر فاخته کرده ناله زاری

برگل شده ابر ژاله باری   هان دست تو و پیاله یاری

کاسباب نشاط بیشمارست

زاهد بدرست توبه بشکست ... باشاهد و با شراب بنشست
میگفت بعاقبت چو شد مست ... مگذار تو نیز فرصت از دست

زیراکه جهان نه پایدارست

مانند هٔ مرغ شب سحرخیز ... چون نالهٔ چنگ ناله کن تیز
با عقل ز روی جهل مستیز ... در ساغر عیش خون رز ریز

کین وقت شراب خوشگوارست

شد خستهٔ زخم تیغ گردون ... گر زانکه شریف بوده گر دون
هستش بخمار باده مقرون ... زیراکه درین جهان وارون

هر جا که گلیست جفت خارست

بشکست زعم خراب ساقی ... بنمود رخ آفتاب ساقی
هین ساغر و هان شراب ساقی ... در فصل گل و شباب ساقی

دیوانه کسے که هوشیارست

سبزه چو نبات نیکوان رست ... خرم دل آنکه عیش خوش جست
یادآر که عهد عمر شد سست ... وامروز که روز نوبت تست

از دے و پریر یادگارست

پر رنگ و نگار شد زمانه ... بلبل بنوا زند ترانه
می صافی و راوق مغانه ... اے بے خبران درین میانه

هنگام کنار جویبارست

عشقست وصبوح وجام روشن　　شمعست شراب وطرف گلشن

مطرب زبرای خاطر من　　در پرده بدراست این غزل زن

شعری که چو در شاهوارست

دل در غم تست بیقراری　　وز شادی وعیش برکناری

ای دیده ندیده چون تو یاری　　بی روی تو دیده اشکباری

نی نی غلطم که دیده بارست

لم تسل بواعث اشتیاقی　　والدمع جرت من المآقی

روحی نهضت وانت راقی　　قدمت بصارم الفراق

وآن عشق هنوز برقرارست

ای باد اگرچه ناتوانی　　در بندگی خدایگانی

باید که بمخلصی رسانی　　تسمیط شرف که از معانی

در گوش خود چو گوشوارست

دستور مؤید مظفر　　مخدوم کریم فضل پرور

نظام جهان برای انور　　فیاض کرم که هفت کشور

از یمن وی بتش بایسارست

پیوسته بکام دوستان باد　　در دولت وعز جاودان باد

با نصرت وفتح همعنان باد　　فرمانش قضا صفت روان باد

تا چرخ سپهر را مدارست

در چنین مجلسی ساقیان سیم عارض یاقوت لب شرابی خاص مروق بردست بلورین نهاده

ومطربان بلبل الحان زهره را از افق طارم سوم گوشه چادر گرفته کش کشان
درمیان حلقه کشیده ناگاه یکی از رسیلان بصوتی خوش و نغمه دلربای
و زمزمه جان افزای از اشعار زبیر انشا کرد باصد شمائل

شعر

یا من لعبت به شمول	ما احسن هذه الشمائل

حسن و شمائل این بیت خاطر کرشمه نمای صاحب را بر بود در حال با وجود
تراکم اشغال از راه اقتدا وی روی بر بیهان وزن و روی
ع برداشت کلک و کاغذ فرز فرو نوشت

اعذب من الماء السائل والطف من نسیم الشمائل

شعر

والعشق من اقرب الوسائل	والدمع وسیلة المسائل الخ

چون بارها صاحب علاء الدین فرموده بود خاطر بمطالعه منشآت آن
برادر متعلق است و نیز بسمع صاحبی رسیده بود که صفی الدین عبدالمؤمن
و بعض افاضل بغداد در حضرت علائی تقریر کردند که هر چند شعر غرای
صاحب شمس الدین در لطافت آب روی آب حیوان ریخته است
اما عجمه دو عجمیت دارد و صاحب در قطعه از منشآت خود این بیت
تقریع صفی الدین را ایراد کرده بود شعر

عجمت شعری وذیبقته	یا جاهلاً بالشعر والشاعر

ك پورا قصیدہ ۲۸ شعر کا ہے ۱۱

پس این قصیده را آنجا فرستاد و برعنوان مکتوب این دو بیت تحریر کرد

شعر

یا من جمیع الحسن بعض صفاته — والخیر موقوف علی نیاته

دع عنك شامبات احمد واقتطف — من غصن صنوك ورد و ریاته

علی هذا همین معالی همم و حسن مکارم شیم و کمال کفایت و وفور درایت
صاحبی عالم بزیور عدل و علم زینت یافت و سواد استبداد و شر و
فساد از دماغ مفسدان بکلی زایل شد اغنام دین چند ساله از ذئب
مطالبت کرد و تیهو باز و شاهین نظر معاشفقت انداخت و بدین
واسطه ذکر جمیل پادشاه بر جراید سپید روزگار بسخنهٔ تایید رقم زد چون
مسند وزارت بوجود دانش پژوه او مشرف شد بحکم یرلیغ ممالک
بغداد و اعمال که مقر دار خلافت و مستقر سریر امامت بود بر صاحب
علاء الدین مقرر گشت کمعطی القوس باریها و وضع الهناء موضع النقب
و او بقاعده در بسطت کف احسان و کف جور و عدوان و تاکید قواعد
فضل و تجدید مراسم علم و ترشیح ارباب آن آثاری نمود که در حلبهٔ معالی
قصب السبق از متقدمان و متاخران بر ربود بغداد که بعد از واقعهٔ
مستعصم خراب و بائر شده بود و بر ناصیهٔ حال عمال اعمال رقم اختلال
کشیده و اهالی از رفاهیت دور مانده در اندک زمانی بمعمار عدل و
شفقت او آبادان گشت و دل سکان از نعیم و ناز خرم و شادان
و از اعداد خیرات عام و امداد مبرات تام یکی آن بود که در زمین نجف

نهری حفر کرد و صد هزار دینار احمر آنجا صرف تا آب فرات که حلاوت
رضاب غانیات و عذوبت سلسال عین الحیوة دارد بمشهد کوفه روح
الله و روح ساکنه آورد و آن اراضی که از عمارات خالیات و از امارات
نزاهت عاطلات بود باشجار متمایلات و سواقی جاریات حالیات
گشت و خاک آن سباسب و فیافی در عوض طلایع و قیصوم گل و لاله
و سمن بردمانید بجای نعاق و نغیر زاغ و زغن سجعات لطیف فواخت
و قماری و نغمات تغرید بلبل سحرخوان باقی ماند چون این آب باروی کار
ملک و ملت را آورد آب روی سلاطین متقدم و خلفاء ماضی که درین آرزو
خزائن عالم بر باد دادند و اموال جهان در خاک تحسر و تلهف ریختند و تاج الدین
علی بن الامیر الدبقی کرمی که از جملهٔ فضلاء عصر بود و از جناب صاحبی بامور
باستخدامات موانست و استخراج فرات رسالهٔ در استنباط این خیر جلیل و اجراء
این اجر جزیل بتحلیهٔ ماثر و تابید مفاخر منشی و آمر ساخته الفاظها کسلسبیل
الفرات بل این الفرات عن الرحیق السلسل و معانیها یزدری ریاض الجنات
بعد از تمام رسالة طائفهٔ از سادات و فضلا و اکابر و بلغا بطریق شهادت
در آخر آن بخط خود نظم و نثری بنوشتند و چون بطون مصنفات مهرهٔ بلغاء
صحایف و ساتیر سحرهٔ فصحا را شارحی به سزاست بدین مقدار اقتصار رفت
و خود درین باب اطناب چه حاجت و تطویل از کجا بمصلحت نزدیک ماند

بیت

دور نبود کین زمان در مجلس حکم قضا　　بر زبان چرخ و اختر لفظ اشهد سه دو

ذکرِ خواجہ بہاء الدین و خواجہ ھرون

ارشد اولاد و انجب احفاد صاحب شمس الدین خواجہ بہاء الدین محمد و خواجہ شرف الدین ھرون بودند و یل سیل ابن الغیث بادلش و شبل ابن اللیث یاران و عباب ابن البحر و شعاع ابن البدر و نور ابن السراج الوہاج و شجر ابن الصباح الوضاح ہم در مبدأ ریعان عمر و عہد بابات الصبی آیات نشیابلی شمائل کرم و امارات الشبل یوسید و الہلال یبدو در ناصیہ ہمایون ہر یک ظاہر و لائح و صغیر و کبیر را حقیقت

شعر

اصاغرنا فی المکرمات اکابر　　　و آخرنا فی المأثرات اوائل

واضح و لائح برادران ہر دو بحکم آنکہ

مصراع　ازآن پُر ہنر بے ہنر چون بود

وَمَنْ اشبہ اباہ فما ظلم و فرع الشیٔ یخبر عن اصلہ در استحکام قواعد علوم و استنباطات صور فضائل نفسانی کہ خفیقت الثانی بحصول آن صحت می یابد در حلبۂ رہان تحصیل ہم تک بودند اما خواجہ ھرون مسابقت نمود و در فنون آداب ماہر و متبحر شد و سرعت ذکائی در استنتاج قضایا چون برق خطاف و لطافت طبعی در میارات صفا ہوار شگافتہ و شکنندہ مصاف نظم و نثر فرش افسانۂ اہل زمانہ و حسن تلقیح و ترشیح ترانہ

آشنا و بیگانه با تمسّک باذیال آداب در تعلّم علم موسیقی رغبت نمود و
صفی الدین عبدالمؤمن ملازم لیل و نهار شد و رسالهٔ شرفی را موشّح بالقاب
او در معرفت نسب و تألیف و تحقیق ابعاد مبتنی بر جداول تصنیف کرد
و بارشاد آن استاد شهباز بلند پرواز این علم و طبل خوش آواز این فن آمد
اما خواجه بهاءالدین در مفتتح نشو و نما بحکم بیرلیغ جهانگشای ایلکو بمت
صفاهان و تومانات عراق و یزد شد و در اقتناء علوم و اجتناء ثمرهٔ فضل
هر چند تارک نبود فترتی راه یافت و قد قیل العلم لا یعطیک بعضه حتی
لا تعطیه کلّک تمشیت مهام اصفی و تنفیذ احکام ملکی و اظهار قدرت و
اعلان سطوت را سیهانی کرد که ناسخ حکایات سلف شد از هیبت
پاس او شیر عرین تن به روبه بازی داده و از مخافت نکال او ملوک
اطراف و اکابر ایّام در خیالات نعاس صورت هلاک مشاهده کرده چون
نفوس اهل صفاهان من حیث الخلقة بارواح شریرة مناسبتی
داشته است بکلّی در عفو و اغماض بربست و پشت همت بر حریف
شفقت و مرحمت کرد اگر سخنی نه بر وفق ارادت استماع افتادی
تا بجرائم صغار و کبار چه رسد جانی را بر بادیل خانمانی را بدست استیصال
می داد علی هذا چندین هزار تن بانواع قتل و تنکیل و مثله و اغراق و احراق و
و تمادی مدت حبس از فسحت معموره حیات بوحشت خانهٔ مطمورهٔ ممات
پیوستند ارکان دولت و نوّاب دیوان و طوائف صدور و اعیان و سایر
خدم و مقرّبان و کافهٔ اهالی صفاهان در شب که بستر استراحت را فرش

می کردند چون زبانهٔ شمع بر سر وجود لرزان بودند تا روز دیگر از چنین قهر او
چگونه خلاص خواهند یافت سبحان الله نفس انسانی برین صفت مجبول کرد
که قوت غضبی او التی هی مظهر لسوق الغلبة والانتقام ومصدر الشدید
البطش والاقدام تا این حد استخدام نفس ناطقه کرده باشد که بزواجر عقل و
حواجز شرع ومراسم عرف منزجر ومرتدع نگردد وهر چند نصائح و مواعظ
را استماع کند و شفاعت وضراعت بیشتر نماید قساوت وعنـاد و
استنکاف وهیجان زیادت قوت گیرد بواسطه افراط در اراقت دماء
و افاتت [illegible] و قلت بخشایش او اهالی اصفهان که بیکباره خود بخود محلات
با محلات تیغ و کارد در یک چشم زدن صد تن را هلاک می کردند و در شب
انساد و باش و رنود و سراق در اسواق کمتر جواز بحقیقت نه مجاز مفقود
بود و نعمت امن و امان بر همگنان منغص ومشوب در اندک مدت چنان منقاد
امر و نهی او طوع بیعت شدند که زراع و ارباب [illegible] و فلاحت در
شب اسباب حرث و آلات خفر و بذور و عوامل را در صحرا بوکیل بطش
وسیاست مفرط او می سپردند و اگر کسی احیانا پنهانی بعضی را از آن بخانه
آوردی روز دیگر در معرض سیاست آن بیچاره بداس فنا محصود گشتی همچنین
محافظت محلات را بکوسا و اسفسالاران مفوض گردانیده بود و حکم
رانده تا اهل اسواق نیز شب دکاکین را بانواع امتعه و اصناف اقمشه می
گذاشتند بی حارس و حافظ و خود بخانها می رفتند و هیچ آفریده را مجال
آن نه که در [illegible] خسیس و قلیل [illegible] اقمشه نفیس تصرف و تخلیطی نموده از [illegible]

استماع افتاده که در آن تاریخ در سواد واللیل اذا عسعس طائفهٔ حرسه سبیل عسس طوف می کردند شخصی از ایشان بر دکان ناطقی گذر کرد قرصی از آن بر داشت و دو درم سیم که مضعف ثمن بود بر گوشهٔ دکان نهاد روز دیگر که قرص خورشید از لب تنور افق آوردند صاحب دکان عوض نان نفروخته را چون سیم دید هر چند بهای زیادت بر کار نشسته بود سامان اخفا و یارای تثبت نداشت چون سیماب در اضطراب بدرگاه آمد و سیم را بحجاب نمود صورة قضیه بعرض رسید در حالی فرمود تا آن شخص را که این حرکت کرده بود چون کرشتی از معلاق در آویختند

لمؤلفه

مردمان را بے رویت کشته همچون گوسفند
از برای چشم زخم الحق بسوزان گوسپند

حکایت کرده اند که غلامے داشت نیکپی نام نیک محرم محرم اسرار جهانبانی راخبار بود شبے او را بفرستاد تا میان اسواق بر آید و احتیاطے نماید تا جمعے که بمحافظت دروب و محلات منصوب اند طریقهٔ حزم مسلوک داشته اند یا شرطهٔ تیقظ متروک از ایشان کیست عاقل و بیدار کدام است غافل و در پندار بعد از تطواف باطراف و اکتناه جادهٔ تفحص عرضه داشت که فلان شخص را دیدم از مقدمان اهل پاس مستعد کار و بیدار دل و هوشیار دیدبان عسسش دزد اندیشه را بر در نقب استوار گرفته نگهبان حزمش با طلیعهٔ غیب در اول نکمن دو چار خورده و دیگرے را

بانتم در موضع حراست نشسته ولی لشکر خواب در و بام شهرستان دماغش
فرو گرفته و عملهٔ حواس را الا متخیله از اعمال معهود معزول گردانیده و دیگر
از مقام احتراس غائب بود و مستحق عتاب زمانهٔ عاتب روز دیگر را
چون نقاب لمعان آفتاب دریچهٔ صبح را نقب زد و نیناق داران سیاره
در وثاق تواری خزیدند حکم فرمود تا آن سه گانه را هر یکے هفتاد و یک
چوب تادیب را تقدیم کنند شیخ الاسلام جمال الدین تقریر فرمود که
درین حال حاضر بودم از خدمتش سوال کردم اگر این دوگانه بسبب غیبت
یا عدم احتیاط مستوجب عتاب شده اند آنرا از روئے عقل محملی می
توان نهاد باری این شخص که بر احوال محیط و در کار محتاط بوده و پهلوئے
استراحت بر زمین نسوده چون جالب موجب نواخت نمیشود چرا
در زمرهٔ ارباب جرائم انخراط یافت در جواب گفت معاقبت ایشانرا
سبب همین تقصیر و اهمال است اما مواخذت این شخص که بمراسم
محافظت قیام نموده جهت آن رفت که چون نیکی در ظلام لیال دزدیده
بر سر او رفت از سر اغفال او را مواخذت نکرد و تفحص حال و استخباری
ننمود که درین وقت باعث بر خروج چه مصلحت بوده روزے عزم
رکوب فرموده بود در جلالت و هیبتے که سلاطین روزگار را بشتر نبودے
شخصے در زینت و ابهت او بر عادت عوام که بر دیدن شوکت
حکام مولع باشند نظری بر گماشت بجانب آن بیچاره ملتفت شد و
او را پیش خود خواند و سوال کرد که در چه نظر میکردی زبان آن بے گناه

بگرہ کرہ منعقد شد از سر خشم فرمود تا چشم جہان بین او را بسر کارد از طبقہ
حدقہ بیرون کردند این اعجوبہ مشہور باشد کہ طفلے از اعزہ را اولاد در کنار
داشت ناگاہ بر قضیت حرکت اطفال انامل او بمحاسن محاسن پدر شد بایمان
مغلاظ تمسک نمود کہ او را از معلاق در آویزند چون از کبار ائمہ و ملوک
و اعیان دولت کسے را یارائے تشفع یا یارائے تمتع نبود آن طفل را در ازار
بستند و تصدیق یمین را از معلاق در آویختند۔ طوایف صفاہانیان
چون این جنس رقت و رحمت و شفقت و محبت او در حق فرزند دلبند
مشاہدہ کردند چہرۂ حیات ایشان متغیر و چشمۂ عیش مکدر می گشت تفاصیل
انواع عقوبت و قتل مستشنع و تہور و تجبر او محرر را بملالت و بلامت
مودی میگردد اما سبب اعتبار و القاظ متاملان این چند سطر در قلم آمد
تا غافل در حکمت وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ نظری کند۔

بیت

میازار مورے کہ دانہ کش است
کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

و از سر فرمودۂ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بر اندیشید و بہ ہدم اساس الآدمی بنیان
اللہ۔ تا مجال جہد و امکان باشد اقدام ننماید چہ افاتت چیزی کہ استدراک آن
بیش در حیز اقتنا نخواہد آمد آسان آسان بے تانی و رویت از مقتضے
حکمت و حکومت نباشد۔ و العجب از بزرگان صفاہان روایت
است کہ بعد از وفات او دریک دفعہ میان اہالی خصومت قائم شدہ

بمقابلت انجامید تعداد کشتگان کردند و نهفتادتن زیادت از آنچه در
دور حکومت خواجه بها الدین از صحبت احیا مهجور گشته بودند بقتل آمده اند
قال النبی صلی الله علیه وسلم کما تکونون یولی علیکم و شک
نیست تقدیم وعید عاجل باعوام الناس که از موعد تخویف اجل محترز
نیستند عقلاً موجب مصلحت و غبطات حال دین و دولت می نماید و
قاعدهٔ ما یزع السلطان اکثر مما یزع القرآن مصدق آنست اما آنرا نیز
حدی محدود و شرطی مشروط تواند بود که افراط و تفریط در آن باب
خلاف رای اولی الالباب باشد خیر الامور اوسطها هرچند در شیوهٔ
غلبه و انتقام مبالغ بود با ضعاف التزام طریقهٔ بذل و سخاوت نمودی
و امداد صلات و عطیات خصوصاً بر ارباب آداب فائض داشتی و
در تعظیم قدر و اجلال شان علما هیچ دقیقه مهمل نگذاشتی اوقات خود را
مقسوم و موزع گردانیده بود چون از صفه بار برخواستی ساعتی بساط
مذاکرة ادبا الاخوان خیر من مغازلة الغزلان بگستردی و استرواح
را لحظهٔ با افاضل ندما بتجرع کاسات عقار استیناس کردی باقی اوقات
را مصروف اتمام مهمات ملک و موقوف بر استکشاف احوال و تعرف
عقایا طبقات مردم ساختی و اندک زمانی از شب قسم حزم و لذت
استنامت بودی و دور و قصور پادشاهانه بساخت و متنزهات و
منتزهات که از آنک و حجال و مراتع و ریاض فرادیس عدن از رشک
آن تشویر خوردن گرفت بپرداخت و با آنکه در اعتلای مدارج سمو و انتظام غوارب

مجد و استیفاء قوانین لذات و استکثار فنون تنعمات تا این غایت
بود چون برادرش خواجه هرون در اسالیب آداب و قوالب فضائل
و استبصار زیادت داشت با وے نوع حسد و غبطتی مے ورزید مال
منقلبات و جاه و مکانت مجازی که پای مال زوال و انتقالست در
مقابله فضائل ذاتی که در اولی و اخری نفس بدان زنده حقیقی باشد چه ثمن
زند مال ماده حظوظ جسمانی است و علم ممد قوت روحانی پس چندانکه روح
را بر جسم رتبت ترجیح باشد علم را بر مال مزیت خواهد بود مال از تعرض
ارباب تغلب و اطماع سراق و کثرت انفاق سعبه آفات و مخافات
است و علم از استلاب و انتهاب هر قاصد مصون و مسلم و باشاعت و
انفاق و اشاعت کوس افادت متزاید و متضاعف مال با علم کجا مجال
مجارات یابد مال ماده ایست که در جوف خاک و مزابل از خوف ضیعت
ودیعت نهند و علم صورتے که از نتیجه عقل فعال بر لوح روح نقش پذیرد
بدین مقدمات اگر او را نوع غبطتی بودے دور ننمودے تحقیق این دعوی
را بعضے اکابر فضلاء عصر شفاها تقریر فرمودند که در بغداد دفع ملالت
را خواستند که گلگون کمیت را در میدان عشرت مجلوت جولانی دهند و
لحظه از حوادث ابلق گردون و تراکم ازدحام اغیار کنارے جویند پیش
از طلوع آفتاب منوچهری چهر انوری هیأت مسعود طالع بر قبه چرخ
ازرق رخصت احضار بتان فردوسی وش و ساغرهای لطیف عنصری دادند
برادران هر دو فرقدین آسا در مجلسے سپهر آئین با چند محرم از ابناء کرم و اتراب

بیت

چون بحتری و اصمعی و جاحظ و صابی
هر یک گہ شعر و ادب و فضل و ترسل

بنشستند موضعی چون بدایع دمیة القصر بلطائف آراسته و نزہتگاہی مانند روائع حدیقة الحدائق بطرائف پیراسته مشروبش اعذب من سلسال السلسبیل و اروق من منظومات الصاحب الجلیل و مشمومش اذکی من ریح الشمال و اطیب من قول من قال چہرۂ شاہدان دلکشا تر از بدر بابات متنبی و طرۂ ساقیان درہم تر از درعیات معری حلاقۂ چنگ غیرت مزامیر داؤد بنی و بازگشت قول مقولات ابراہیم صنتی نشید سیلان رسائل صابی و ترانۂ رقاصان معمولات فارابی برجای خرمن گل رباب اغانی و درعوض الحان بلبل رنات مثانی مغازلات ظریفان چون محاضرات راغب مرغوب و مناقشات حریفان غذای جان چون قوت القلوب عیش میٔ پرستان از ایہامات جان بخش بحد کمال رسیدہ و سرود سرمستان از غزلیات اثیر بفلک اثیر پیوستہ و ملمع دلپذیر خاقانی درگوش ارباب ہوش جای گیر آمدہ

شعر

اذا ما الطیر غنت للصباح   اجب داعی معاطاة الملاح

ہوا پر خندۂ شیرین صبحست

بیار آن گریۂ تلخ صراحی

ادق فضلاتها فالارض عطل تحلیها بوشی اوو شاح

قبائے صبح را مشکین زرہ زن

ببوئے زلف ترکان سلاحی

ہمہ را گوش مستغرق نغمۂ عود سازو دماغ مستنشق بخور عود سوز و زبان مکرر این قول دل افروز

اے یار عود ساز و نگارین عود سوز

یک عود را بساز و دگر عود را بسوز

درین مجلس مولانا صفی الدین عبدالمؤمن واسطۂ قلادۂ انس بود چون خواجہ هرون را قوت اطراب شراب تاثیر کرد از روی استزادت عیش و عدم تکلف و حصول انبساط گفت اگر صفی الدین مارا از خوان فضائل خود نوالہ دہد و از زلال طبع لطیف غلالہ بخشد لحظہ بنبض آن مستسقی صورت ہمہ تن شکم بپاید چہ شود خواجہ بہا الدین بطریق باز خواست گفت یا امثال مولانا صفی الدین چگونہ بمجرد لقب در خطاب پسندہ کنی پس روی باصحاب کرد تقریبی چون آب کہ ہمانا هرون در خاطر دارد کہ چون من خلف صدق صاحب دیوان باشم و درۂ از صدف شرف خلافت در سمط زوجیت من منعقد و مرا و پسرم را نام هرون و مامون است و خود حاکم بغداد ام کہ مقر عز خلفا بودہ و فضائل بے حد و احداد پس اگر بر عادت خلفا او را صفی الدین خوانم مستغرب ننماید

خواجه هرون با آنکه شیمت استعلا وخشونت ومناقشت برادر معلوم داشت درجواب بطریقیکه فنون آداب را مستجمع وصنوف لطائف راشامل بود گفت هرچند خواجه چنین میفرماید چون این معانی صورهٔ قضیه و حسب حال است وآنها که برزبان اشرف انها یافته با سرها حاصل عذر را مجالی نماند القصه چون کار او بواسطهٔ عنایت ایلخانی بذروهٔ جلال رسید ونوادر حکایات خیره کشی او وافراط در قمع واستیصال ملوک عراق برای پادشاه مکشوف می گشت آنرا برکمال رجولیت ووفور صرامت حمل می فرمود ع

وعین الرضا عن کل عیب کلیله

وچندانکه صاحب دیوان از غایت دلسوزی وشفقت برخیال وجوانی فرزند او را از این اقدام وانتهاک منع می کرد وبادلهٔ عاقلانه وامثلهٔ مقبلانه فرامی نمود که هرآینه وخامت چندین قتل بیگناه متوقع باشد موجب تحریک سلسلهٔ جلادت ودواعیهٔ اشتعال نائرهٔ غضب می گشت عاقبت روزگار جوهر خود را در استرجاع مواهب واسترداد رغائب پیدا کرد وسترع

تنوعت الاسباب والداء واحد

هویدا اعراض امراض مختلفه واقسام اسقام متضادّه روی نمود وقهرمانِ الطبیعة قوة من القوی کالهیئة فعلها التفرقة بین الملائم والمنافر که مدبّر ممالک قالب بود از اصلاح مواد وتعدیل مزاج وربط اعضا عاجز

گشت و روح حیوانی کہ قائل قوی جسمانیست فتور پذیرفت ہنوز ایام
حیاتش عقد ثلثین نگرفتہ و شب شبابش اثر صبح کہولت نیافتہ و پر غرابش
خواصل پوش نگشتہ روزنامہ عمر مقدر را بفذلک رسانید و از سر جملہ
چندان خیلا و تکبر جز حسرت و ندامت باقی نیامد

فغان از آفت این رنج ساز راحت سوز
فغان ز گردش این جان شکار جور پرست
کہ صورتے کہ بعمرے نگاشت خود بسترد
کہ گوہری کہ بسی سال سفت خود بشکست

یکے از اہل عصر تاریخ وفات او را وین دو سہ بیت مندرج گردانید

بیت

رفتن صاحب آفاق بہاء الدین آنک
زحلش حارس ایوان و قمر دربان بود
زین جہان درگذران سوی جہان باقی بود
در شب شنبہ ہفدہ ز مہ شعبان بود
سال بر ششصد و ہفتاد و بر و ہشت افزون
در سپاہان کہ از و خرم و آبادان بود

صاحب دیوان در عقاب توجع افتاد و سمن برگ شیبت را بقطرات
اشک لالہ گون آب می داد و از خاطر زادۂ خود می خواند

بیت فرزند محمدا ے فلک ہندویت

بانار زمانه را بها یک موبیت

تو پشت پدر بودی از آن پشت پدر

خم گشت چو ابروی بتان بی روییت

اگرچه دیگر اشبال و اولاد داشت که هر یک بر فلک معالی بدر سی تابان و در چمن فضائل سروی خرامان بودند اما عمدهٔ استظهار در زمان حیوة و مستعد احراز مثابت و استنابت بعد از ممات او رامی دانست،

ذکر شاه زاده قیدو و شرح بعضی احوال در زمان دولت او و تاختن براق ببلاد شرقی

قیدو نبیرهٔ اوگتای قاآن بود و پدرش قازی اغول، پادشاه زادهٔ عاقل عادل کامیاب دولتیار همت بلند و خرد دور بینش دور از جدال و نزاع وقد صدق النبی علیه الصلوة والسلام العرق نزّاع چون نوبت خانیت بقاآن عادل قبلای رسید و حرکات آر ریغ و تمرد آلغو سبقت گرفته بود حکم فرمود تا لشکری دیرسون یعنی بسیار تا کنار آب آموی در آیند و تمامت شاه زادگان را که در حوالی بهر چند وقت صورت استبدادی در کارخانهٔ تخیل نقش می کنند و بواسطهٔ آن در سینه آشتی می باشند دندان میان بر دارند چنانچه ایلچیان قاآنی بی شاغلی اندیشه بیش پادشاه زاده

هولاکو خان و ندو آیند قیدو مستشرشده دم مخالفت و عصیان زد قدم در راه محارات و مبارزات نهاد و بدین حجت متمسک و متشبث شد که پادشاه جهانگشای چنگزخان در یاسانامهٔ بزرگ مشتمل بر قانون مراسم ملک گیری و دستور کلیات احوال جهانداری و حاکی از مراسم تقدیم و تاخیر امور و هادی بمعالم توفیر و تقصیر جمهور پیدا و روشن و صریح و معین فرموده که تا از نسل او گتای طفلی رضیع در دائرهٔ احیا باشد از میان اولاد و نبیرگان مستحق وراثت تاج و رایت شاهی و والی بر توالی اوامر و نواهی او باشد بنابرین مقدمات پادشاه زادگان بسیار و لشکر جرار زیر رایت حمایت او جمع آمدند و بر حدود تلاس و کنجک و اترار و کاشغر و بلاد ماوراء النهر استیلا یافت و در میان مغول ضرب المثل بر شجاعت و فرط انتقام لشکر او زنند و گویند هر پادشاه را که لشکری متفق و دلاور چون لشکر قیدو باشد و عدلے و سیاستے بر صفت قوبلای قاآن و مراکب جیاد چون اسبان قپچاق مملکت او زوال نپذیرد و تصدیق این تمثیل و تحقیق این تاویل از اینجا متعین میشود که سالها میان او و لشکر قاآن مناوشت و مقاتلت قائم گشت و چند نوبت لشکر دیرسون بمد تهاء دیرسوی او شتش راه متحدر شدند چنانچه لشکر قاآنی ارزن که آنرا توکی خوانند در بیابان پاشیده اند و آبیاران سحاب برشح آب باران سیراب گردانیده و بتابش آفتاب تربیت یافته تا بوقت زمان ادراک ربیع که مدت آن چهل روز بیش دگر تقریر کرده اند و عه علوفات و علفات

ازآن ساخته اند با وجود تحمل چندین مشاق کہ پیمودن راهها چون شب هجر
دلبران دراز و دیر باز روز مصاف منهزم و مکسور بوده اند و مساعی غیر
مشکور و یک نوبت لمغان پسر قوبلایے و بتاریخ ٦٦١ بنفس خود لشکر کشید
اورا دستگیر کرد و کثرت لشکرش دستگیر نیاید پس بر قتل او با وجود قدرت
مبادرت ننمود و او را پیش منگو تیمور فرستاد بطرف قبچاق قوبلایے قاآن
ازین حالت منزجر و پریشان شد و آیئنه خاطرش هر دم از زنگ تیغ لشکر
او پر زنگار امتحان باری منگو تیمور لمغان را بسلامت با آئینی لائق باز
ببندگی قاآن فرستاد و آنرا وسیلت تقرب بدان حضرت ساخت
مقصود که در جمله ظفر قید و را بوده و هر نوبت که نصرت یافته آن نواحی
را در تصرف خود گرفته علی هذا تا سرحد خان بالیغ بعزم ثابت وجد
بلیغ مسخر گردانید و صفت لشکر او را این کلمات مناسب تحریر است
و کاتب هنوز در معرض دهشت و تشویر لحیرت و تقصیر بل عندهم
القتال اقبال والعیلة دولة والسیف سیف والعالیة غالیة والغائلة
طائلة یشتاقون الی مقارعة النصال کالعاشق العطشان الی المعاقرة
والوصال یحبون مماجة الابطال فی حومة المکاشفة کرشف
المحب رضاب المحبوب شفة علی شفة قبلهٔ زنج رماح راقبلهٔ رخ
ملاح شناسند و صیاح دلبران رجال نشنید صباح ذائحات نقانیات
حسان راقصات لاعبات پندارند چنانکه گفته ام

بیت نزد ایشان هست در هیجا چو بخروشید کوس

زخم رحم و ترس ترش و پائل پائس و بومن بوس

باوجود این شجاعت و شهامت هرگز در محاربت و قصد پیوستن با کسی نبودے الا که لشکر قاآنی بقصد او حرکت نمودندے آنگاه مدافعت را از سرۂ دولت خود مستقبل ایشان شدے و این طریقه از روی عقل بغایت مستحسن است و زبان شرع نیز بدفع صائل قائل لاشک کوکبۂ نصرت مواکب او را تلقی می نمود و تمکن او بذروۂ اعلی ترقی می یافت از حرکت عنانش باد پا دولت متحرک می گشت و در سکون رکابش آتش بلا ساکن بوقتے که حالت ناگزیر آلغو در افتاد و مبارکشاه جاے او گرفت چنانچه شرح داده آمد براق و باسمار و مؤمن نبیرگان چغتائی که پدر ایشان توا بود در حدود چغانیان یورت معین داشتند براق باستماع این حادثه لشکر کشید و مبارک شاه از مملکت ماوراء النهر منصرف و خود را متصرف امور سلطنت گردانید و در اوزکند اوائل شهور سنه ثلاث و ستین و ستمایه بر تخت نشست و خزائن آلغو و هر غنه را در تحت تملک آورد

بیت

بسا که گنج نهادند و دیگران ستدند
چه سعیها که نمودند و عاقبت مردند
نبرد ملک بمیراث هیچ کس لیکن
بزخم قوت بازو و صفدری بردند

چون قیدو بواسطهٔ تلون احوال و انقلاب امور و قصد لشکر قاآنی از ملاس
و کپچک در حرکت آمد براق خالف شد که مبادا قاصد بخارا و سمرقند
شود و از تصرف او استنزاع کند بدین اندیشه مسابقت جست و
بطرف قیدو لشکر کشید در مقام آب خجند آتش انتقام برافروختند و باد
حملات چنان جنبان شد که اجزاء خاک بی آرام گشت

بیت

ترنگ تیر و چاکا چاک شمشیر
دریده مغز پیل و زهرهٔ شیر

پس لشکر قیدو باتفاق حمله آوردند که جاش کوه باشکوه از هیبت آن
چون ذره در هوا سبکسار شد براق عزیمت بر هزیمت مقصور
گردانید و باز بخارا رفت و چون گوهر بخارا رسانیده و ترتیب جنگ و
و ساختگی آهنگ مقاتلت از سر گرفت و برین پیش نهاد که چون از روز
شمار خبر نداشت با اهالی و سکان خطاب سر شمار و تکالیف آغاز نهاد
و پیش طایفه و یوشاقر سنناد که اهالی سمرقند و بخارا اگر بقا خود و سلامت
زن و فرزندی خواهند جریده از شهر بیرون روند تا لشکر که بی برگ
مانده اند در آیند و آنچه داشته باشند غارت کنند و رکوب فلان سبب
ناهضت را راغب شوند ایشان با اکابر و مشایخ بشفاعت پیش
آمدند و مقرر کرد که بر سر شهزاده بر کارخانه تفصیلی سعی کنند و چند بالش
زر بخزانه رسانند تا در مصالح لشکر صرف کنند اهل حرفت را اشبا مزد

بساختن سلاح واصلاح آلات حرب مشغول گردانید بعزم آنکه بار دیگر
بار دیگر خود را بیازماید و در میدان تدارک جولانی نماید

ع تا بخت کرا بود کرا دارد دوست

اگر سبوی آرزوی از لب جوی جست وجوی درست بیرون آمد و آب
روی نیک نامی برقرار ماند فهو المراد والا که از گردش طشت سرنگون سار
فلک طشت نام و ننگ از بام شناعت بر سنگ ادبار آید بطرفی
دیگر بیرون رود و چون مور در طشت سرگردانی پیشه گیرد و سطل آسا
خود را حلقه در گوش عناء روزگار خیره کوش سازد ناگاه قبچاق اغول با
پنج سوار از خدمت قیدو براه ایلچی برسید و پیغام آورد که براق بازطریق
خودرائی میسپرد و عواقب کارها را نمی نگرد و بر عزم استیناف محاذات
با لشکر ما خود را و سکان سمرقند و بخارا را معذب و منغص داشته آزموده
را آزمودن و اصرار بر حرص و بیشی در آزمودن کار صاحب دولتان
و هوشمندان نبود

بیت

چه شوریده دل و بیهوده رائی
که دائم آزموده آزمائی

چنگز خان بسبب آن رکوب اخطار و اعباء افطار را تحمل نمود و مانند
رایت صبح در آفاق شهرت یافت و چون آفتاب در جهانگیری تیغ
زنی اختیار کرد و خلاصه معمورات زمین را در قبضه استیلا آورد تا

با فرزندان مدتی که در گیتی مهلتے یافته ایم به مسالمت ها و خوش خوئی در وفاق
و تن آسانی بسر بریم و غم گذشته و نا آمده که اندوهیست چشم آق نا شده به آن
بلائیست محنت آن افزاینده باشارت

شعر

مضی امس فاسمع الیوم ینفعک فی غدا   لک الخیر فاسمع انّنی لک ناصح

نخوریم

بیت

هر که غم جهان خورد کے خورد از جیلوه بر
ره تو غم جهان مخور تا ز حیات برخوری

بیت

بیا تا جهان را بید نسپریم
بکوشش همه دست نیکی بریم

مصلحت مصالحت است و سر اپرا آخته به همدیگر که حکم اتحاد دارد بخشیدن
و سر از جیب سلامت بیرون نکشیدن تا باتفاق علف خوار و یرت لشکرها
معیّن گردانیم و تگاپوی بے حاصل از میانه برخیزد قپچاق اغول پیغام
بگذارد و طایفه مسعود بیگ و هر کرا بخت یاور و عقل رهبر و دیده خبرت
مصلحت بین و گوش هوش نصیحت شنو بود این کلمات را که گوشوار گوش
خرد و تعویذ بازوی اقبال و خاتم یمین دولت را می شایست پسندیده
داشتند و گفت محض اندیشه صواب و خلاصه تدبیر درست اینست
و برین مزیدی نیست برین قرار بنیاد و برین بنیاد قرار افتاد که حالے

مسمی شاہذن از ماوراء النہر گیرند و میان شاہزادگان بعد از چندین
مقالات ملاقات افتد و در عوض مطاوکات ملاطفات رود و عقد
مصافات بندند و حساب مجادلات را اساً براس نسخهٔ مقاصات
نویسند پس در دشت قنوان حوالی رباط ابو محمد ترتیب طوی ساختند و
رامشگران بر چنگ و چغانه پردهٔ نوا و عشاق که آواز معهود ایشانست
نواختند مراکب اندوه و عنا را پله کرده غنای پله پله گوش کردند و از
بے غمی می در غمی

بیت

معیار عقل و دارو ے خواب و فروغ روی
درمان درد و راحت شخص و غذار جان
نیروی طبع و آلت نطق و صفاے خون
دفع غم و شفاے دل و راحت روان
اصل سخاو عنصر مردی و ذات حسن
عین نواضع و تن لطف و سر بیان

درپاے بوسے نوش چنان دو لشکر که پیوسته مقابل همدیگر با دآرشی در
کمان چاچی کشیدندے بپارسی رطلہا گران سبک درکشیدند و بتلویح و تصریح
از انشاء مولف درین غزل قول مولف حقیر می گفت

بیت

اے ترک گران سنگ سبک روح چیداری

گر هست گران با سبک این رطل بمن ده

اگرچه پیش ازین از روی دوروئی و رویه تیغ کینه می زدند حالی

بیت

همه رخ گل بصبح اندر نغزی

همه دل تن چو بادام دو مغزی

روی در روی ساغر زدند شهزادگان با یکدیگر خون رز خوردند و بلباس همدیگر ملتبس شده همدیگر را انداء گفتند و روی زمین را ازین پس جرعه ریز چون چهرهٔ عاشق اشک انداء کردند بمبرامت مواثیق و محکمات عهود از طرفین استیثاق رفت که از نقار و شقاق دور باشند و باتحاد و اتفاق مستظهر بعد از انحلال عقود حقود و اضمحلال منافی نفار مقرر شد که هریک از شاه زادگان بهزار معهود و کار خانهٔ خاص که در بخارا و سمرقند داشتند قناعت کنند و علفخوار لشکر براق در ییلاق و قشلاق معین گردانیدند و قیدو لشکر خود را از آن طرف بخارا جای داد چنانچه ایشان خطی فاصل بودند میان بخارا و براقیان ازین جهت لشکر براق تنگ عیش بود و هم در مبادی صلح بر سر طیش خود عن قریب لشکری از طرف منگوتیمور بخدر رسیدند لشکر قیدو برای مدافعت ایشان از یورت خود منزعج گشتند براق عرصهٔ امانی خالی یافت و باز ببخارا آمد و در اواخر شهور سنه ست و ستین و ستمایه مسعود بیگ را برسالت پیش اباقاخان فرستاد و اظهار مصادقت و مصالحت کرد و نظر او از ارسال و مراسله آن بود که احتیاط

کمیت لشکر و کیفیت راہگذر کند و در خیال مخمر و با دل مقرر داشت که
قصد این دیار پیوند با مبدہی، مسعود بیگ بفالی چون نام خود مسعود و
عزمی چون عقیدت او درست و دلے مانند طالع مقبلان قوی از آب
آمو بگذشت و بهر منزل که رسید رعایت طرف احتیاط را دو سر اسب
با معتمدے آنجا بداشت و در تیمار داشت آن و التزام طریقہ حزم مبالغت
کرد چون آوازه وصول چنان صاحب دولتے روشن روان بر سید امرا و
صاحب دیوان شمس الدین اعزاز مورد و تبجیل مقدم را شرائط استقبال
و مراسم استنزال بجای آوردند صاحب دیوان اگرچه بر مرکب فضل سوار
بود امّا پیش شہسوار میدان معالی پیاده شدن واجب دید و ہر چند مالک
عنان مکارم او را علی الاطلاق گرفتند چون رکابش رسم پای بوسی
اقامت کرد مسعود بیگ از روی استحقار و راه از و گرا گفت صاحب
دیوان تویی نامت ز نشان خوشتر یعنی تسمع بالمعیدی خیر من ان
تراه صاحب دیوان خود را چنان می پنداشت که اگر آصف برخیا
مصادف او شدی از روی انصاف اوصاف ثوانی و ثنا رانی
او را بے خود بر زبان راندے امّا درین حال بجز تواضعی خجلت آمیز و تحملے
غیرت انگیز روی نداشت و جواب آن در گنجینہ سینه سر بمهر گذاشت
تا بوقتی که فرصت انفاذ لشکر نصرت مآب ایلخانی یافت و بآتش
غیرت خاک دیار او را بباد غارت داد و بار داد و اینجا مقام آن تقدیر را
نیست مسعود بیگ ببندگی حضرت رسید و ترحیب و تاہیل و عاطفت

و سیورغامیشی فراوان یافت و او نیز بشارت وارسل حکیما و لا توصه
در ادای رسالت به عبارتی رایق و اشارتی لایق و تشبیه بی وصمت
اختلال و تخلصی دلپذیرتر از سحر حلال

شعر

رق لفظاً فقیل خمر حرام　　راق معنی فخیل سحراً حلالا

در تمهید قاعده موافقت میان روز و شب دو رنگ رنگ یکرنگی آمیخت
واز ترکیب الفاظی چون آب روان نقش مقصود بر انگیخت چنانکه از بهر
نثار این کلمات در نثار عقد نثره و ثریا و طرف کمر از جوزا بگسیخت اباقاخان
فرمود تا بتدوار اقداح عقیق عقیق و تناوب کاسات راح رحیق او را
چون چشم خوبان مست گردانیدند اما هنوز چون بخت و دولت خود بیدار
و در کار بود بعد از گذاردن پیغام و اختصاص بسیورغامیشی و انعام
مصدوقه جواب هم از پرده موافقت و مصالحت بر حسب ودّ تا نعم
کما دانوا و ارتیاح با فتتاح در مراسلت معلوم گردانید. روز سوم در تفرس
سحنه حال نوع تغیری مشاهده کرد و اثر بدگمانی در حق خود معاینه دید
اجازت انصراف خواست اباقاخان یرلیغ داد بمراجعت او و بی
توقف بیرون کرپاس آمد و بر

بیت

نگاوری که بیک حمله زیر پای آرد
اگر درازی امید باشدش میدان

زمین نورد چو شوق و فراخ رو چو ہوس
سبک گذر چو جوانی و قیمتی چو روان

پاے عزیمت که هزار بار بر فرق کیوان نهاده بود بگردانید پادشاه و امرا را از تخلیهٔ راه حالی ندامت افزود دانست که پشتی نمود که بازردی او نتوان دید و علی الیقین بگمان باطل باز دست نباید

لمؤلفه: تیرے که ز قبضهٔ کمان بیرون شد

ایلچی را از عقب روان فرمود تا هرکجا دریابد باز گرداند الام بالام اسبان فتانغ آسوده ایستاده و مرد زیرک دکار افتاده چه جای توانی باشد چنان راند که در چهار شبانروز بکنار جیحون رسید و از آب بگذشت چون بخدمت براق رسید مشاهدات احوال را حکایت کرد و ولوع او در نهضت بدین جانب مزید پذیرفت

مصراع: تو گوئی حکم کارش بر بدی رفت

پیش نید و ایلچی فرستاد که بسبب ضیق رفع علفخوار و سیوبتی که معین شده بود لشکر زندگانی نتوانستند کرد و بالضروره باز بهجا را نقل کرده شد اکنون اباقا ملکی عریض دارد اگر فید و آنرا مصلحت داند لشکری را مدد فرماید تا من از آب چون باد بگذرم و آتش خود را در آن خاک فروغ دهم و طرفی را از آن ممالک بدست گیرم این الوکه مطابق رای و ارادت فید و افتاد و وافق شن طبقة بخواند چه گفته اند نیکبخت آنکس است که صید مقصود بکمند دیگران گیرد و خردمند آنکه تیغ بیگانگان گردن دشمن

خویش زند خواست تا تقطین او کند و شجره تقطین دولت او را که زود
بالاکش بود بصرصر قهر با قاغان تاچیز گردانند و جهانی از تسلط و تنکاست
وجفا وقساوت او آسوده گردانند در جواب دلنمودگیها فرمود و بر تصمیم
این عزیمت و تصویب این رای تحریص نمود و بسیغ فرستاد که شهزادگان
احمد بوری و نیکبی اغول و یالغو بالشکرها خود مساعدت و معاضدت
او را از آب پنج آب و معبر نه بگذرد و جباد و مبارکشاه و قبچاق
باتفاق براق از گذر آموییه عبور کنند و کوکاجو بزرگ و بانیال از خیوه که
معبر خوارزم است و کوکاجو کوچک از گذر منک کشلاغ در آیند و بیک
جای مجتمع آمده در اهتمام رایت براق باشند تا این عزیمت تصمیم رساند
چون ایلچی مراجعت کرد براق با حفشاد و استعداد مشغول شد نخست
یاسا فرمود که هیچ آفریده باسب اختای بر ننشیند و چندانکه بایند جهت
لشکر بستانند و چریکیان علیق هر یک سر اسب را هر روز هفت من جو
و گندم دهند تا فربه شود بدین واسطه غلائی تمام پیدا شد و چندان
گاوان که در آن دیار یافتند فرمود آنرا کشتن و از پوستها سپر گاو ساختن
الحق سپرے که از پوست گاو عجایز سازند نیکو دافع تیر حوادث لیالی
باشد بدین موجبات خلایق در مضایق ناکامی افتادند و کس را مجال
دم زدن نے و بدین بسنده نکرد جهت ساختگی احتیاج لشکر و نفقات
ایشان فرمود تا بخارا و سمرقند را غارت کنند باز مسعود بیک که بیک
مسعود پیے رحمت آسمانی بود او را مانع گردید گفت تخریب ولایتی

موجود در قبضهٔ تصرف پادشاه بتصور استخلاص ولایتی موهوم خارج از
حوزهٔ تملک مقتضی خرد و کیاست نباشد و همین قدر رعایت باید کرد
که اگر این کار در عقدهٔ امتناع ماند و مراجعت افتد از بخارا تو غوغی د
نزلی لشکر پادشاه را مددے تواند داد براق چون سخن حق بشنید و جواب
نداشت بخشم شد مسعود بیگ را هفت چوب فرمود زدن اما دست
از غارت کشیده درست داد و بر مثوبت اعظم الجهاد کلمة حق عند
سلطان جائر فائز گشت پس از شهزادگان که بحکم یرلیغ قید و استصحاب
براق را معین شده بودند جبادو مبارکشاه و قپچاق اغول بخدمت او
پیوستند و امرا یاساور بزرگ و یاساور کوچک و مرغادل و جلازتای همین
سبیل دیگر شهزادگان تخلف کردند براق صد هزار سوار عرض داد و در
شهور سنه سبع و ستین و ستمائه از آب آمو بگذشت و بخراسان آمد و
از حد بدخشان و کشم و شبورغان و طالقان بنده و مروچق و مرو شاهجان
تا نزدیک نیشاپور مسخر گردانید و از شعرای عصر یکے در حق او گفته بود

بیت

زان موی که بر پشت خود انداخته
زان موی تو آموی بگیری بے شک

در اثنای تحریر این ذکر یکے از حاضران این بیت املا کرد در جواب گفتم
ازین سیاقت نظم معنی حاصل نمیشود همانا راوی از قبیل آفة الشعر من رواة
الشعر بوده بلی حسن ایهام در رابطهٔ الفاظ بدین وجه پسندیده می افتد

بیت

زان روی تو آموی بگیری بی شک
کان موی تو برپشت خود انداختهٔ

در تقضا عیف این حال میان شاهزاده قپچاق و جلاتنای گفتاره شد
قپچاق آزرده گشت و جبل موافقت که خود مضمرم نبود بگسست و
پشتی که همیشه از همه روی بهوی داشت بنمود و بالشکر خود مراجعت کرد
در راه هر کجا رسید دست غارت برگشاد و بیچاره را ازین چاشنی بی
نصیب نگذاشت القصه براق بهوس استصفار ممالک ایلخانی عرصهٔ
تمنی را طول و عرض داد با شمشیر براق چنانکه برق در مکامن اجزا سحاب
نفوذ یابد بر لشکر شاهزاده تبسین دوانید و الشانرا بعد از طراد و عناد
مانند کواکب که از انسلال تیغ یک سواره چرخ متفرق شوند منهزم
گردانید و در مبادی خروج گورگان ایلچی را پیش یاز خود نکودار اغول که
ببندگی حضرة اباقاخان بود فرستاد معلم بدانکه ما با لشکری چون بحر زاخر
در تموج بر عزم تفرج ممالک آباقا از آب آموعبور خواهیم کرد و آن عیار
را معسکر چریک ساخت باید که آگاه از روزگار و مترصد کار پیکار باشد
خط را در جوف قبلی تعبیه کرد چون ایلچی تبلیغ الوکه براق بجای آورد از
عقب خبر رسید که براق از آب گذشت و بالشکر پادشاه دستی بهم
انداختند پل بسیار سر در خاک و تبسین در هرات اقامت کرده و منهزم
لشکر و استنهاض رایت ایلخانی نموده پادشاه نیز مستعد کارزار مستعد آتش

حرب گشته بحدود آذربائیجان و عراق آمد همت را با لشکرے موفور اهبتی نا محصور مقدمه بسمت خراسان نزدیک نصبین مدد لشکر پیشین را روان فرمود و با جنتشاد لشکر از اطراف ممالک معموره ایلچیان چون آب از سحاب و آتش از اصلاب صم صلاب جدا گشتند درین میانه نکودار از سر استشعار با لشکر خود گریخته راه گرجستان گرفت و روزگار را خود چنین است شعار اباقاخان خواست که اوّل متدارک حال او شود تا عصیان تمرد او چون امراض عادیه بدیگر پادشاه زادگان سرایت نکند شیرامون نوئین را با آن قدر لشکر که منتشر و حاضر بودند بر اثر او چنانکه رجوم نجوم در عقب شیاطین ساری گردد بفرستاد بعد ما که ملاقات فریقین دست داد

شعر

خروشے بر آمد ز هر دو سپاه
برفتند یکسر سوے رزمگاه

مکاوحت و مکافحت دراز کشید و مصاولت بمطاولت انجامید سکزی بهادر را از امراء نکودار حمله آورد و قریب پانصد نفر از اعوان شیرامون قراب مرهفات گشتند باز لشکر ایلخانی در آن کر و فر فیروز فر و مظفر شدند و بمدد توفیق ربانی در حملات متوالی سکزی بهادر را بقتل آوردند و فوجے تمام از آن لشکر در ثغار دمار کشیدند و برخے را در قید اسار گرفتار نکودار سامان قرار ندید با یک هزار سوار در باطن گرجستان رفت و با داؤد ملک در استقلال و استیمان زد و دختر خود را بوے داد تا مگر بمصاهرت و مظاهرت

اونغا الله مخالفت ماموں ماند فوج گرج را شغل تجل وخبث عقیدت در حرکت
آمد قصد پیوستند تا نکودار را ہلاک کنند از رجس مکیدت ایشان خبر یافت
بتلقین ملقن توفیق النار ولا العار والمنیة ولا الدنیة برخواند و بقوادم
عقاب در خوافی لیلٍ کلون الغراب وفی مثل اللیلِ اخفی للویل خود را
بیرون انداخت وایلچی بحضرت روان گردانید و در مقام اعتذار بزبان
استغفار بعفو و اغماض ایلخان توسل نمود چون شرف تکشمشی را دریافت
اباقاخان اورا نواخت و سیورغامیشی فرموده بحکم استمالت گرد رعب
و ہراس و خوف و یاس از ناصیهٔ حال او گم کرد از تغیر نیت و خروج از
ربقهٔ طاعت سوال فرمود عرضه داشت که از براق خط آمد مشتمل بر
استغوا و استغرا و تحریف از جادهٔ وفادت و اخلاص ہر چند عقیدت
من بنده آنرا منکر بود ایلدر بهادر و کوکاچی مرا بران اقدام تحریص کردند
کیفیت ما جری کما جری بموقف عرض پیوست اگر در ازاء بادرهٔ پیمان
حقوق و نادرهٔ عصیان و عقوق تیغ عقیق گون قورچیان را بچند قطره
از عروق حبل الورید مخضوب می فرماید

بیت سر اینک بزن تیغ فرمان تراست

واگر عاطفت بنده پرور شاه آیت غیر مغضوب بر می خواند و بخلعت
القا بنده را تدارک آن وحشت در نیک بندگی میدہد از عفو گناه سوز
که شفیع ہر مجرم و محرم ہر دادخواه است غریب نماید

بیت خرد راسفے ببند و چشم را خواب

گنه را عفو شوید چا منه را آب

از استماع عبارتی که ترجمهٔ آن این کلمات بود بواعث مکارم پادشاهانه
ودواعی مرحمت خسروانه در حضرت آمد و مزید عاطفت بعد از عفو در
قدرت مبذول داشت هر آئینه حسن اعتذار و لطف مقال در استقالت
عثرات تاثیری عظیم دارد، امراء صاحب قربت را که قریب شاهزاده
بودند ودام خدیعت در شاه راه او نهاده بر تیغ بی دریغ گذرانیدند و
نکودار را بقور بیشی نوئین که صورت گر طبیعت مانند او صورتی را از
تتار چگل و قنقل و ترلغ وقی بر نینگیخته بود سپرد چون این مشاغل
کفایت شد واین مهم ساخته گشت باپقانی وافی و امعانی شافی وحکمی
جازم وتدبیری حازم ورائی پیر وبختی جوان برای اخماد جمر وتسکین نائرهٔ
شر ودفع عارض عیث براق با پنج تومان لشکر عزیمت بلاد شرقی فرمود
اتباعی تویین را با نو داؤن بهادر بسبیل منغلای از مقدمه بفرستاد و رایت
نصرت نگار پادشاه زادگان یزدار و قنغر اتای واجای وتکشی ونکودار وهولاجو
وامرا ارغون آقا وارغسون واروق احمد وکوچک وتیمور و الیناق و
منکسار و عبد الله پسر نولاک بادرجی واراچوک بر فال میمون ـ طائر
همایون در حرکت آمد، چون بساط خراسان بسنابک مراکب لشکر ایلخانی
بر بسیط محیط فلک سرافرازی کرد و لشکرها در آن حدود جمع شدند اعلام
حضرت رفت که میان براق و بشمت بی مجامله محاله بسیار رفته و لشکر
ایلخانی در مدت یک سال که براق آنجا اقامت ساخته از علج و از جار

تمام یافته براق را دو میر بهادر بوده که روی رزمگه بهادری و پشت سپاه صفدری در آن عهد ایشان را دانستند یکی را نام جلاتنای که گمان او بیقین نه گمان چون چرخ فلک دست خوش هیچ آفریده نگشت و دیگر مرغادل که با حصول شجاعت و فرزانگی و کمال بیدلی و مردانگی و علم یای یعنی استعمال حجر المطر نیک داشته و دعوی کرده بود که اسب قنغر را در قنغر الانک ببندم و اسب آلا را در الاطاق اطلاق کنم و الا برای استحکام لجام را از سر ایشان فرو نگشایم و نمد زین خشک نگردانم و پور بهادین بیت از قصیده که در مدح صاحب شمس الدین نظم داده بود او را خواسته است

بیت

مرغادل فراق تو در ملک صبر کرد
با لشکر براق بغارت برابری

اباقا خان لشکر را بطرف هراة کشید و در مقام آب سیاه آتش محاربت را روشن برافروخت

بیت

چو زد بر سر کوه بر تیغ شید
چو یاقوت شد روی گیتی سفید

خسرو سریر زبرجدی گوشه تاج مغرّق را آشکار کرد و از بیم تیغ قورچیان ضیا حشر ستاره در دامن احتجاب گریختند اباقا افراسیاب همت چون جمشید وش و فریدون فر بود و لشکر تهمتن دل و رستم توان زین را نیز

از تعرض مواکب وتصادم مراکب زرّین تن گردانید از طرف دیگر
براق نیز بادے قوی و رونقے تمام وشوکتے وافر درمیان لشکر که روی خود
را جز در مرهفات مصقول ندیده بودند وچون ابروی خود پیوسته کمان
کشی عادت کرده بر نشست وغبار فتنه تا اوج آسمان برخاست
بعد از تسویهٔ صفوف وتعبیهٔ لشکر قلب ومیمنه ومیسره وجناح وساقه
را بپردلان جنگ جوی وبهادران کینه ور بسیار آستند ودر قلب فریقین
چون دل عاشقان از هول روز وداع

بیت

پلنگ وشیر بجنبید بر هلال علم
تن از نسیج بهائی وجان ز باد شمال

عرصهٔ مجادلت را بدست بغضا بسط وقبضهٔ اسیاف را قبض کردند
وسانه درمیانه بصد هزار دیدهٔ نظارگی

بیت

تا آتش اقبال که بالا گیرد
تا قبضهٔ شمشیر که پالاید خون

دلیران معسکرین بر باد پایان آتش سیر خاک را از آب چشمهٔ تیغ سیراب
گردانیدند چون آسیاء حرب دائره کوس طعن وضرب مالامال شد آسمان
از گرد تیره چادر غبرا در سر کشید وزمین از بریق سنان آسمان صفت
بزواهر نجوم مکلّل گشت

بیت

زگرد سواران در آن پهن دشت
زمین شش شد و آسمان گشت هشت

تیغ باگذار زبان سرزنش دراز کرده و سپر روی سخت پیش آورد ابروی
کمان بیک کرشمه از گوشه چشم چون غمزهٔ یار ناوک خون ریز روان کرد
هر سر که بتداعی گرز گوپال بزخم نمی شد تیغ آبدار بحکم قاطع آنرا بفیصل
می رسانید و وثیقهٔ عمر او را بخون مسجّل می ساخت مخافصة براق
با جلار تا ای از میمنه در آمدند و بقوت صدمات میسره را که در موازات
بود و بارغون آقا و شیکتو ر با یک تومان لشکر سپرده برگرفت و براند
چنانکه باد صبا بر بنگهٔ ورد و زد و رد بیشتر نگردد و ایشانرا هم در زخم زدو
بدان سو بیرون شد تا علم ابر دارد خود علم از آن ارغون آقا بود و تقاعس
نمود چنانکه باد آن صولات مترادف و حملات متعاقب درگذشت
نزدیک آمد که براقیان گوی مراد و ظفر را بچوگان شهامت بکوی مقصود
رسانند سنتای نوئین پیاده شد و بر سر صندلی نشست و گفت هر
کس که امروز در حومهٔ وغا پای تثبت و مثابرت بیفشارد من آنرا
چگویم آنرا خدای داند و روان چنگز خان ما اینجا جان را خواهیم دساخت
و بر دشمن ناخت و پور بها راست

بیت

حملهٔ عشق تر انا ب من آورد و لیس

همچو در جنگ بساق از همه میران سنتای

بدین سخن لشکر را سکون جاشی حاصل آمد و بازگری نمودند مدارات به مبارات بدل شد ثانی الحال عزم مقابله و مقاتله کردند و روی باصالت در مصاولت و اطالت در مطاولت آورده تیر مانند تگرگ که از متال غمام ریزان شود روان گشت اباقاخان با بهادران لشکر که در گرد تیره باستان نیزه تنزه می نمودند و با پیکان که پیکان آجال بودند راز میگفت

شعر

کانهم یردون الموت من ظماء او ینشقون من الخطی ریحانا

در حومه کارزار رانده و بر دشمن کارزار ماند

شعر

بوقت لا یطیق اللیث فیه مساودة ولا الذئب احتیالا

گوئی مختاری در منقبت ایلخانی این دو بیت را کسوت نظم پوشانیده است

بیت

زبیم زخم او زنهار خواه آیند پیش او
بروز جنگ سیمرغ و پلنگ و ضیغم و ثعبان
نهفته دیده در چنگل نشانده بچه بر گردن
نهاده زهره بر منارگ گرفته مهره در دندان

عاقبت مرغادل را که ضرغام اقدام و حسام انتقام بود و اسب قنغر را در قنغر الانک خواست بستن بتیر چرخ از مرکب حیوة فرود آوردند

وازمنغر بوار چاشنی چشانیدند جلازنانی نیز چون باوی نوکر بود و سپاه دشمن را
پشت وپناه و بلغ السیل الزبی در دوزخ ضجیج وی ساختند و بسیاری
از براقیان در حومهٔ منازلت عرصهٔ حمام گشتند براق شاه را لا
ینفعکم الفرار من الموت الا قلیلا را غایت اغتنام و زبدهٔ مرام شمرده
بوقت آنکه درست مغربی در بن صرهٔ غروب نهان خواست شد و
ماهپارهٔ سیمین بر رخ نطع نیلگون آشکار گشت از روی عجز پشت
نمود و از دست برد سطوات آن لشکر پای برداشت با دیدهٔ ریزان
اشک حسرت و دلی گدازان در آتش غیرت بر آب جیحون چون
گرد بگذشت، سراپرده و خیام خاویة علی عروشها ناظرهٔ اغتصاب
و سغبهٔ استلاب پادشاه کامیاب گشت بانواع غنائم دست یازان
و چون بازان در شکار تیهو تازان و دشمن در بادیهٔ هوان و وادیهٔ خذلان
سرگردان پادشاه برقرار پیشین تلبیس را با لشکر گزین در خراسان تعیین
فرمود و بعزم توجه پایهٔ دوره خاص فتح و ظفر بر یمین و یسار پویان و زبان
نصرت گویان

بیت

زیر رکابش بنگر حلقه بگوش آفتاب
بیش عنانش نگر غاشیه کش روزگار

عنان برداشت چون بفر طالع میمون و شکوه دولت روزافزون در مستقر
عز و جلال نزول فرمود مسامع فطان اقطار ببشارات این فتح نامدار مشنف

ساخت و بر قاعده رایت عدل و انصاف را که موجب دوام پادشاهی تواند بود بر افراخت

بیت

بگیتی فتنه کی بنشستی از پای
اگر نه تیغ تو گفتیش اُنْتُصْ

بساق از آن طرف بمقدار پنج هزار سوار در اضطراب و قلق بسیار و پریشانی کار

لمؤلفه ع گویی که بود طرهٔ مشکین آن نگار

باز بجا رفت آثار انزجار بر احوال او ظاهر و وفود محنت و ادبار متکاثر و متواتر با آنکه از روزگار فلاحی ندید او را افلاجی نعوذ بالله منها بواسطهٔ سقطهٔ که در حومهٔ هیجا اتفاق افتاده بود روی نمود قوی محرکه از تحریک اعصاب و اعضا که حرکت ارادی بدان متعلق است باز ماند چنانچه محفهٔ چوبین جنیبت مراکب خاص گشت

مصراع بجای غانم عصا داد و سال

پس دعوی کرد که قلادهٔ اسلام را متقلد شده ام و او را سلطان غیاث الدین لقب نهادند ایلچی بخدمت قیدو فرستاد و از تخلص پادشاه زادگان و خلف میعاد و تفرق لشکر و حال مضطر خبر داد قیدو در جواب تجنی بر روی نهاد و فرمود از شهزادگان جمعی که آمدند آزرده مراجعت کردند اگر دیگری آمده بودی همین صورت داشتی و دیگر او سخن خود را دیگر کرد و بیورتی که

باتفاق معین کرده بودیم خرسند نشد تا تمامت لشکر را چون ناموس خود و رونق ملک باد خود کامی داد کما طلب الکلیم قرنین تضییع الاذنین با این جواب یرلیغ فرستاد و نغار و علوفات لشکر او معین کرده گفت این زمستان در بخارا باشد تا بوقت قوریلتای چون آقا و اینی بهم رسیم نسق کار او کرده شود بیراق آن زمستان در بخارا باشد و از هر طرف لشکرها بدو پیوسته چنانچه سی هزار سوار عرض داد و خزاین موجود برگرفت و در محفه نشسته با لشکر بطرف سیستان بیرون رفت و خواست که از پادشاه زادگان که در عزم توجه ببلاد شرقی تقصیر کرده اند و از خدمت او تخلف شده انتقام کشد بدین خیال براق تبیکچی را روان فرمود تا احمد بوری را احضار کند و بزبان براق تبیکچی رفت که اگر تمرد نماید و محاربت ضرورت افتد و در جنگ کشته شود چگونه باشد براق گفت آن راه او باشد همچنین یاساور بزرگ باستحضار نیکبی اغول متبادر گشت اتفاقاً براق تبیکچی در شکارگاه با احمد بوری رسید و با وی معدودی اندک بودند چون استحضار و اشتست از آمدن بخدمت براق تاتی نمود و بسوی مخیم خود روان شد براق تبیکچی از عقب تعاقب کرد و مبالغت می نمود و احمد تیرے بوے انداخت براق در جواب هم تیرے کشاد در مقتل آمد و بر جای سرد شد

لمؤلفه :- اے چرخ گرم رو همه از تست گرم و سرد

و طرف دیگر یاساور بخدمت نیکبی اغول رسید او دانست که اندیشهٔ براق بر چیست و ضمیر او بر شر مطلق مطویست یاساور و بخارا سابقهٔ

خدمت بانیکبی اغول موکد داشت شاه زاده سوالف حقوق نعمت
خود را بر رسم مغول در ضمن این عبارت تقریر کرد که چندین مدت باخنهای
قصابی نشسته و جامهای ملون پوشیده وکاسات مروق از دست
[illegible] مکافات آن حقوق را امروز آمده تا ما را در کام اژدرهای
هلاکت [illegible] استنجاد کرد و گفت

ع
قسم خواهی بداد ار و بدیدار

که بجز استحضار مجرد بهیچ مکر و مکروهی وقوف نیافته ام و رد و قبول
آن بارادت شاهزاده منوط است او در گذار داین حکایت بود که
نوکری از آن احمد بوری مخبر از کیفیت وقوع واقعه او پرسید نیکبی
اغول را قصد براق محقق شد یاساور بازگشت و با لشکر خود مقابل
براق بایستاد و بخدمت نرفت تمامت شاه زادگان از قصد و انتقام
او آگاه شده متنفر گشتند و یاساوران باسائر امرا متفق شدند و او را یله
کردند و متوجه حضرت قید و گشت تمامت لشکریان سلاحها را در گردن
انداختند و از تجبر و تهور و ظلم و بیباکی براق استنجاد کردند قید و ایشان را
بنواخت و بیرت معین فرمود براق رونق از کار دور و خوشدلی از ساحت
سینه مهجور دید بنا کام باقاتون خود نوکای و افراد خدم

لمؤلفه فروبسته از گردش چرخ دم

بخدمت قید و پیوست لشکر چون کار از دست رفته و بخت چون روزگار
آشفته و نوک مژگان اشک این بیت در صنعت نردید چون بغایت

آنرا نیز دید بر بیاض چهره پسر خی رقم زده

ع روزگار آشفته تر یا زلف تو یا کار من

خاطر قید و از افعال ناسزاء او متملل شده بود و زمام عفو و اغماض را متمسک نه تخلیص او را از عقل رخصتی نیافت چه یک نوبت الکاظمین و العافین عن الناس را هر چند از معنی آن خبر نداشت بفعل آورده بود و نیز گفته اند آزموده را آزمودن و پیشانی شیر شرزه را بنوقع مو لیست خاریدن و دشمن را از قید فرصت رها نیدن کار دیوانگان باشد عاقبت او را شربتے تجرع کردند که بدان جام عمرش بے شراب شد و میاه آمالش نمونهٔ سراب و حاصل روزگار او از گفتهٔ کاتب این بیت در این کتاب

لمؤلفه

واقبال البراق و میض برق تلاشی حین شامته العیون

و ذلک فی اواخر شهور سنهٔ ثمان و ستین و ستمائه و مدت ملک او شش سال بود

مصراع چه شش چه شصت چه ششصد چو آخرست زوال

والملک یبقی للملک المتعال

تتمیم حال این ذکر

از براق چهار پسر ماند بیکتمور توابورتاهو لادای بعد از آن پسران با لشکری بدیشان ملحق شدند و چون در تصاریف این حال براقیان

رباعی مزید فیه گشتند و اسباب مطابقت را مانند بناء مضاعف بدغم
گردانید باتفاق با قید و مخالفت آغاز نهادند و از حد جحند تا بخارا دست
بتخریب و تعذیب برکشادند بلاد ماوراء النهر که بعد از مدتی بواسطه اجتماع
پراگندگان و ایتلاف انضمام برافتادگان امید عمارت دیار و انتعاش
سکان در آن دیار حاصل بود باز از دیار حاطل گشت و مدتها آن نواحی بین
مجازبة الفریقین و مکاوحة العسکرین از امن و خوشدلی و فراغت و آسودگی
که مستدعی تمدن و توطن باشد مهجور ماند و چند کرت میان ایشان محاربت
افتاد و هر نوبت بحکم حزم نصرت لشکر قید و منصور شدند و مخالفان مکسور
تا شهور سنه احدی و سبعین و ستمائه صاحب دیوان در بندگی اباقاخان
عرضه داشت که میان قید و دیگر شهزادگان بواسطه بلاد ماوراء النهر عرصه
مجادلت مبسوط است و هر کس که آنجا تمکن و استعدادی یافت بدماغ
خود خیالات محال راه داد مصلحت باشد لشکری فرستادن و آن دیار عرضه
تخریب کردن تا شاغل بی طائل از میان برخیزد حکم برلیغ شد که نیکبی بهادر
و حابدو و آقبک ترکمان بنجارا روند و مثل آن لشکر در اهتمام امرا یوسف
و قرقداى ببسران جنتیمور جور غدای و ایلانوقا بخوارزم و بیکبارگی آثار عمارت
از آن حدود منطمس گردانند مثل است که گرگ را دریدن نباید آموخت

ع تو با در مرده را شیون میاموز

بحکم فرمان چنین لشکری بیکران روان شدند از وصول آوازه لشکر مغول
مسعود بیگ بگریخت و بسیاری از ارباب بخارا و سمرقند جلا وطن کرده

باطراف بیرون رفتند و بیش خیال وطن جز در خواب ندیدند و با یادجوی مولیان این مراسله می گذاردند که

شعر

فیاوطنی ان فاتنی بک سابق ‌‌ ‌‌ من الدهر فلینعم لساکنک البال

پسران چینتمور با لشکری بخوارزم رفتند و کرکانج که دار الملک بود و جیوه و قرافس را قتل تمام و تاراج مفرط بتقدیم رسانیدند و از طرف دیگر تیکبی بهادر با لشکر بهفتم رجب سال مذکور ببخارا در آمد و هفت روز کشتن کردند چنانکه ده هزار آدمی در شکم زمین منزل آبادان گرفتند و بیرون از زدن و بردن و کشتن و رفتن و کندن و سوختن شغلے نداشتند سبحان الله گوئی این قضیه جواب استهزاء مسعود بیگ بود و بوقت ملاقات صاحب دیوان القصه مدرسه که مستحدث او بود و در بسیط معموره جهان چنان مدرسه بکمال آراستگی نشان نمی دادند و قریب هزار طالب علم در زوایاء آنجا بتحصیل علوم و استکمال نفس اشتغال داشتند آتش در زد و دود غم اندود از آن بافلاک اثیر رسانید و از گفته فردوسی می سرائید

بیت

ستیزه بجائے رساند سخن
که ویران کند خانهاء کهن

چون از قتل و غارت فارغ شدند پنجاه هزار عواتق و ابکار و پسران لطیف دیدار خوش گفتار کش رفتار آراسته چون صد نگار آشوب دل

بی قرار و فتنۂ بازار روزگار به برده نالب آموبر اند پس چو باد قیان با لشکری از عقب برسیدند و مقدار نیمۂ از آن اسیران باز گرفته و بخارا رسانیدند اهالی ماوراء النهر این قصد و غارت را نتیجۂ تسویل و اغرای آتالیق ترکمان دانستند و آتالیق ترکمانی بر خشم اثر این ترکمانی یک چشم بود

لیت عینیه سواء (مولف)

با ایقاد نایرۂ ظلم و اعتساف و حریص بر تحریک عواصر شر و اجحاف مولد او اندر ساتیق بخارا و بعد قضار الله بخارا که سالها چون مسئله باطل مهمل بود درین نزدیکی نسیم ارتیاشی بمشام متوطنان خواست پیوست و جرعۂ انتعاشی بکام آن ناکامان رسید بواسطۂ ردائت نفس این ظالم چون کلبۂ مظلم گشت هر آئنه العصبیة من الدین و حب الوطن من الایمان عرق بلیه و اصل شریف در شان مسقط و راس و ابناء عهد خوف حنین مساعی میورند

بیت

فرزند عاق ریش پدر گیرد ابتدا
نسل نبهره دست بمادر کشد نخست

راست گفته اند که تگاپوی سه طائفه در تحصیل مطلوب امید محالست و صرف کردن عمر بر جوینده وبال اول مغفلی که تخم در شوره زمین پاشد و با درک ریع مستظهر باشد دوم بی سعادتی که بر ادخار و استکثار حرص غالب دارد و خود و دوستان را از منافع آن محروم گذارد سوم نادانی که از لئیم بد اصل بدگهر طمع وفاداری دارد و گذارد حقوق بند دو توقع حسن مجازات کند

بیت

زبد اصل چشم بهی داشتن
بود خاک در دیده انباشتن

در شهور سنه اربع وتسعین وستمایه جوبا وقیان وبراقیان در آمدند و آتش غضب وغضب برافروختند ومی زدند ومی کشتند ومی کندند ومی سوختند تا دیناری زر ویک من غله بر بقایا متوطنان می دانستند بزجر وشکنجه وقتل ونکال می ستدند چنانچه هیچ باقی نگذاشتند از مطعوم ومفروش وساز وسلب وفی المثل قد سلب من سلب تا هفت سال متوالی آن رباع از سکان خالی ماند واکناف از اصناف حیوان عاری وبدین منوال بود تا قید وحکم فرمود ومسعود بیگ بن یلواج که طالع وعاقبتش چون نام خود وپدر مسعود ومحمود بود وآثار ومساعی ایشان در اشارت معالم ومعالی بجبین روزگار مسطور بنجارا وسمرقند رفت واز اطراف منفرقانرا استمالت نموده جمع کرد ومنازل احوال ایشانرا از شوائب نوائب زمان مستصفی گردانید وآن عراض ومنازل مبارک که صفت این داشت باندک مدتی مبارک آمال ترک وتاجیک گشت ومقصد طوائف از دور ونزدیک وروز بروز انداز بهروزی وفیروزی تعاقب کرد وافراد خصب وراحت از رعیت نوزی ومال ماندوزی ترادف نمود والحالة هذه تا امروز مرابع ماوراءالنهر مراتع الانس است وعرصه آن روضه فردوس صفت. سمرقند لفال میمون واختر سعد مسکر گشته

ورضاب غانیات وآب عین الحیوة ازجیحون او کمترین شمر آنده
طوائف امم در آنجا مجتمع وارباب آن بصنوف تنعمات متمتع زمین
از حلاوة الفاظ شکر سخنان قند ریزه وهواء معطرش چون زلف جانان بباد
صبا جان آویز

بیت

خوبان سهی قد سمرقند گه بزم
یارب که چه خورشید رخ وزهره وشانند
عاشق کش وساغر کش وچابک صفتانند
سیمین بر وفربان بر واخلاق خوشانند
چون لب بکشایند زهی دل که ربایند
چون رخ بنمایند زهی معرکه شان اند

وبخارا ما نا هست مجمع نحاریر طوائف ومنبع زلال لطائف ومخص کمال
بلاغت وکارخانهٔ کسوت فصاحت بوده ارباب سیوف واقلام با
روعت وطلاقت ورباب تسلوف وجبال باذلاقت ولیاقت واین
حکایت در تواریخ مسطور است وپیش ارباب تتبع مشهور که چون امیر نصر
بن احمد السامانی سقی الله تربته برباع خراسان درآمد فسحت عرصه و
نزهت رقعه ومتفرجات اماکن ومنزهات مساکن را نیکو بپسندید و
بآب وهواء آنجا مسترو ح ومستبهج شد در صیف وخریف دنشتا اقامت
نمود بتمادی مدت مفارقت خواطر وزرا وندما وامرا وکافهٔ عساکر ملالت

وکالت فزود و میلان طباع بطرف مستطرف بخارا و عراص فردوس آسا
آن غالب گشت دست شوق یاران قدیم گریبان جان آتاب داد و ساقی
محبت همه را از دیده می ناب در سواد شب شمع صفت در گداز بودند
و هنگام انفجار نبا شیر صبح با باد صبا درین راز و با خاطر کاتب هم آواز

بیت

در صبح که کاروان جان می گذرد
هر باد که با کوے فلان می گذرد
گویی که نسیم اُنس از روضۂ قدس
بر مرسلۂ حور جنان می گذرد

گوئے رسالۃ الحنین الی الاوطان را از نفثات خاطر ایشان فراہم آوردہ
بودند و از ابیات فراقے آن مہجوران رعد و رباب خروش و نالہ اکتساب
کرد شعر چه باو کالی هر یک را در آرزوی اخبار و استخبار موافق آمده

شعر

اگر نسیم سحر گه بدوستان قدیم
سلام من برساند جواب باز آرد
ز شوق در جگرم آتشیست بنشاند
بروی کار من خسته آب باز آرد
سواد این شب محنت ز پیش دیده من
برون برد خبری ز آفتاب باز آرد

برد بمجلس یاران فغان و نالهٔ من

وزآن نوازش چنگ و رباب بازآرد

درخفیه باتفاق پیش رودکی شاعر که ادرح خاص سلطان بود شفاعت
کردند وضراعت نمودند تا بانشاء شعری محرک سلسلهٔ عزیمت پادشاه
گردد و بر آن شرط چند هزار دینار زر را متقبل شدند و ادای آن بانجام رسانیدند
متکفل رودکی این قصیده را بانشا و انشاد رسانید

بیت

باد جوی مولیان آید همی

بوی یار مهربان آید همی

ریگ آمو و آن درشتیهای او

زیر پایم پرنیان آید همی

آورده اند که سلطان بمجرد استماع این ابیات از مجلس انشاد این ابیات بر
نشست با پیراهن یکتا چنانچه جامه داران موزه و رانین خاص را بعد از
قطع یک فرسنگ بسلطان رسانیدند و بسبب آنکه الفاظ این ابیات
معراست از لغت عرب و داعی شوق و طرب و مبنی بر سهولت معنی و
وضوح مطالب طباع را انسب و ملایم افتاد و بیشتر تحسین و تحسیر
ارباب عصر معدود است اشباب تقلید در حالت تعلیق این ذکر لعله
یاران حجاز به آثر النماس و محاورات را اقتراح کردند بر حسب الماس و محل در
این ابیات قدر چند اثبات فضایل ابیات انددر مدیح صاحب دیوان

مالک شمس الدین جوینی منتظم شد وچون در زبان حیات آن صاحب
قران مؤلف این بدائع از سعادت مثول حضرتش محروم افتاد این قصیده
بر روح او که المومن حیٌّ فی الدارین الشاعر می کند یا امید آنکه ممیز میان
این دو قصیده طبع نقاد و خاطر وقاد خداوند فضل باشد فحسب

نظم

باد مشک افشان وزان آید همی
بوی گل پیوند جان آید همی
در سپیده دم نسیم مشک بید
خوشتر از مشک دهان آید همی
زآتش گل ای که خاکش تازه باد
آب بار وی جهان آید همی
از برای دست وگوش گلبنان
ژاله مروارید سان آید همی
زخمه ساز و نای مرغ و سرو ناز
از نوای او نوان آید همی
از بنفشه و لاله سوی بوستان
کاروان در کاروان آید همی
باد بان و بوی گل در خرمی
کشتیم را بادبان آید همی

از فروغ لاله هر شب وقت شام
بوستان چون آسمان آید همی
وز درخش روشنان گاه سحر
آسمان چون بوستان آید همی
مغز جان آسوده میگردد مگر
بوی زلف دلستان آید همی
چشم شادی می جهد یارب مگر
بازم آن نامهربان آید همی
جیب گیتی عنبرین شد کان نگار
پیش من دامن کشان آید همی
صبر چون خوابم گریزد از برم
واشک ناخوانده روان آید همی
شمع وش میسوزم و یادش مرا
چون زبانه بر زبان آید همی
گر روانا آید امید من ز یار
اشک من باری روان آید همی
مهرا چون مدح دستور جهان
راحت روح و روان آید همی
آنکه با نامش کند تا جاودید باد

نام دشمن بے نشان آید ہمی
آنکہ با دست گہربارش بدید
آفت دریا و کان آید ہمی
در پناہ بخشش و بخشایشش
عالمی پیر و جوان آید ہمی
بخت بیدارش بکام دوستان
کامجوی و کامران آید ہمی
این سخن کز آرزویش خلد را
آب کوثر در دہان آید ہمی
گر شنیدی رودکی گفتہ
باد جوی مولیان آید ہمی

مقصود ازین حشو کلام ہر چند چون حشو لوزینج افتادہ آنست کہ امروز بلاد ماوراء النہر از نزہت بہشت وار و بحر و مصونست از نکبات دہر و مامون از طریان قہر و در تحت ممالک پادشاہزادہ قید و ست و ارباب آن مقید بقیدا و نسیم صبائی چو از نامۂ عدلش بر شاخ غنچہ نمی وزد و بلبل از بیم خار تادیبش سودای عشق گل نمی پزد ٭

ذکر ملک شمس الدین محمد بن کرت

مردے بزرگ ہمت صاحب نجدت بود و در فنون آداب توغل
داشت، پدرش کرت در عہد سلاطین غور در عداد امیر اسفہسالاران معدود
بود باحظے مجد و دو حشمتے نا محدود و انتما و قرابت داشت باسلطان شہاب الدین
کہ سرہمت سا با سلطان محمد خوارزم شاہ فروغی آورد و در مبتداء جلوس منگو قاآن
چون میان او و اولاد جغاتای اسباب منافرت متوار دشد و شکول
مناوات متعاقد یاسون منگو کہ پسر صلبی جغاتای بود بر عزم مقاتلت
محتشد گشت منگو قاآن لشکرے را بفرستاد کہ فراع جنگ را سماع جنگ
پنداشتند و حدید را حریر و فولاد را لاذ شمردند پیش ژالہ پیکان غنچہ گردان
دیدہ را سپر ساختہ و سر را پیش مغفر چون نرگس با فسر آراستہ تا پیش از آنکہ
دشمن شام خورد بر ایشان خون آشام چاشت شوند بعد از اہراق دماء و
ازہاق ارواح یاسون منگو را دستگیر کردہ پیش باتو فرستاد درین حال
ملک شمس الدین کرت محبوس بود عرصۂ مملکت منگو قاآن را از ازدحام
خصوم خالی یافت بہ بندگی حضرت شتافت بر لیغے کہ در عہد پادشاہ
گیتی ستان چنگز خان نفاذ یافتہ بود بشرف عرض رسانیدہ فرمود کہ در
مفتتح خروج چنے داعیہ ترغیب و واسطہ ترہیب چنگز خان وارغ میمون
او را از سر اخلاص کوچ دادہ ایم و سر بر آستان مطاوعت نہادہ و دیار

وشهر غور را که سیستان اسم جنس آنست مارا دانست اگر قاآن مقرر فرماید بتازگی
شرائط نیک بندگی برعایت پیوندد. منگوقاآن در شمائل او مخائل رشد شهامت
تفرس کرد. و بر مقتضی آن احکام اعضار اپر لیغ و پایزۀ سرشیر
داد و هراة و نیمروز و چند قصبات دیگر از آن نواحی بدان مضاف فرمود
و بسیور غامیشی تمام بخدمت امیر ارغون رفت و بذلاقت لسان و عذوبت
بیان و چست شمائلی و خوب خصائلی دل او را صید کرد و بلند عنایت
دربارۀ خود قید. امیر ارغون تا کنار آب سند بسبیل مقاطعه در نظر اهتمام
او کرد و تربیتهای مقبلانه فرمود بدین موجبات ذکر او باوج اشتهار
و ذروۀ اقتدار رسید و ضبط امور ملک و نظم مصالح بوجهی پیش گرفت
که بحسن قبول و ارتضا قاآنی مقرون شد و اطراف کیکانات و قصدار
را مسلم کردانید و تا سرحد دلی راهها را از قطاع آمن و مطمئن دراذاعت
صیت معالی و نشر صحائف فضائل و تشهیر آیات شجاعت و سخاوت
مساعی جمیل نمود و اشعار غرا که نتائج طبع او بود در اطراف باذیال ریاح
در صباح و رواح تعلق ساخت بوقتی که پادشاه کامگار هولاکو خان بر
اکثر اقلیم ثالث و رابع استیلا یافت بسببی از اسباب و قضیت
رب الارباب متمرد و مستوحش شد و در شهور سنه ثمان و خمسین و ستمایه
لشکری را نام زد ردع مادۀ عصیان او فرمود مقدم ایشان قتو را نفایت
غضب حکم رانده تا پوست اعضای شمس الدین را بکاه آگنده بحضرت
فرستند چون از مضمون احکام و تجهیز عسکر خبر یافت این بیت را بر تیر

نوشتہ پیش پایۂ تخت ایلخان فرستاد

بیت

گر ہیچ عنان بسوئے کابل تابم
یا تو تغور از تغر بستانم

بعد از آن در حدود سیستان با آن لشکر عنان مبارزت گشادہ گردانید
و از جانبین پای اقدام در مقام حمام نہادند مجادلہ بمجادلہ بدل شد
عاقبت تغور را ہلاک کردند و معاملتے کہ با ملک شمس الدین در خاطر
داشت در حق او تقدیم افتاد و چون بر این حال مدتے بر آمد باز در مرغزار
شلوین از حدود ھراۃ با لشکر ایلخانی مناجزت و مطاردت نمود و بعد ما
کہ رسل تراسل کردند و لعاطفت پادشاہ دولتیار استظہار یافت ایل و مطیع گشت و بنظر سیور
غامیشی ملحوظ آمد و خدمات مشہور و مقامات ماثور در بندگی حضرات بکرات تقدیم نمود و در
جنگ برکہ در حدود دربند ماکویہ ملازم رکاب فلک فرسای و ایلخان را شہامت و بہادری
او معلوم گشت د بر سریر دولت از اخلاص و دلاوری او سخن راند و حکایت کردند کہ
چون ملک سیستان از القتل آورد و ببندگی ہولاکو خان پیوست از وے
باز خواست فرمود کہ چرا بے حکم یرلیغ پیشوا ریمیرو زلقتل آوردی و روز
جوانی را بروے شب خوش کردی بے تلعثم و بے تلجلج گفت سبب آن
تا پادشاہ دشمن مال این سوال از بندۂ خود نہ از و کند نعم الناصر الجواب
الحاضر این جواب کہ چو آب جاری بود و فنون ایجاز و انجاز را حاوی علی الفور
ایلخان را خوش آمد و عاطفت بے نہایت مبذول داشت چون نوبت

خانیت آباقاخان اتّصال یافت از مبادرت بصوب بندگی متخلف شد
و بمثل لا ابنک ما جنّت النیب وما غبا غُبَیس تمثّل نمود و این دو بیتی
از سر نیک نیتی که بداشت پیش صاحب دیوان فرستاده

بیت

بسوی خسرو ترکان چین که میگوید
که نیمروز وطن گاه پور دستانست
کاز مهابت شمشیر و گرزگاو سرش
هنوز خانهٔ افراسیاب ویرانست

صاحب دیوان برای استلانت جانب و استمالت خاطر او این مکتوب
را که آب لطافت از آن مترشح است و بنیان فضائل بدان مترسّخ بفرستاد

بیت

فروغ ملک ملک شمس دین محمّد کرت
توئی که همچو ملک سر بسر همه جانی
مشقّتے که ز هجرت رسید بر دل من
بکنه آن نرسد وهم انسی و جانی
ز رای روشن باریک بین تو الحق
چنان سزد که چو این شوق نامه برخوانی
ز باد پای برانگیزی آتش عزمت
بآب حزم غبارے که هست بنشانی

چون عادت سپهر بی مهر و روزگار جفا پیشه آنست که مطلوب و محبوب
را در حجاب تمنع دارد و مقصود دل و جان را آسان آسان بر نیارد و پس هر
حیلت و اجتهاد که ابناء آدم کنند زیادتی رنج و عناست و در احتیاز
آرزو و امنیت بهرچه توسل جویند مادهٔ حرمان و انقطاع، مصداق این
دعوی آنست که سالهاست تا گوش جان و جان گوش بآوازهٔ جود مخدوم
ملک اسلام شهریار ایران خسرو بر و بحر شمس الحق و الدین که روزگار اوامر
و نواهی او را رام باد و جریان افلاک موافق و مرام مشنف و مروح گشته و
بندهٔ کمینه محمد بن محمد الجوینی خواسته تا بصر را چون بصیرت کند و چون نزدیک
رسید که آن کام بر آید و روزگار یک گام فرا پیش نهد از غیب تا خیره
روی نمود که موجب حیرت باد و سبب حیرت دل بی طاقت شد و جان
دور از افاقت الحریص محروم مثلی معلوم است از آن سعادت باز ماند

بیت

فرشته ایست برین بام لاجورد اندود
که پیش آرزوی عاشقان کشد دیوار

درین چند روز قصاد فرزند زاده محمد از آن جانب رسیدند و اخبار سارهٔ
جناب همایون حضرت میمون رسانیدند خاصیت نفس مسیح داشت
که بدان مژده دل مرده زنده شد در باب احتراز و اجتناب از حضرت علیا
شمهٔ بر قلم منشی گذشته بود از راه جسارت و گستاخی همین قدمی نویسد
که راه تجنب و توهم مسدود فرماید و عزم این حضرت بموجب خاطر موکد

این مکتوب در جواب صاحب اصدار کرد چون ایام ولیالی متواتر و متوالی در آن میکوشند که هیچ آفریده بکام دل نرسد و هر اندیشه که دل بر آن نهاده باشند تغییر و تبدیل کنند پس سعی وجهد مفید و منجح نیست و کوشش کشش نافع و مربح نه سالها بود تا بنماز و روزه و استمداد هم و دریوزه خواسته تا باز نقار عزیز صاحب اعظم دستور اعدل و اکرم مبارک الرای والقدم شمس الدولة والدین ببند و عمان تو دکهن باز گوید فاما

بیت

با دشمن من دوست چو بسیار نشست

با دوست نشاید م دگر بار نشست

پرهیز از آن عسل که با زهر آمیخت

بگریز از آن مگس که بر مار نشست

از عنفوان ایام شباب و ریعان اعوام و سنوات و شائج اتحاد و محبت و اسالیب مودت بین الجانبین موکد و بنیان یگانگی مرصوص و از سموم بیگانگی مصون بوده و روی بقبلهٔ حق آورده و از آن جانب هر روز مکتوب صادر و حادث میگردد و داعی نثار کفار و فجار میشود

مصراع

از تو نپسندم که چنین بپسندی

اما از راه عقل سلیم نه بر مقتضی شرع مطهر نبوی و احادیث و اخبار مصطفوی

دو بیت

آن به که هنرمند کنارے گیرد

یا گوشۂ قلعۂ حصارے گیرد

مَی میخورد و لب بتاں می بوسد

تا عالم آشفته قرارے گیرد

درین چند روز بفرزند محمد می رسد آنچه صواب باشد باتمام رساند انشاالله العزیز و العجب ملک شمس الدین با این کمال عقل و شجاعت و شمائل و شهامت تناول خمر الاعاجم را متعرض شدے و اورا بسیار دوبیتی است در مدح و ترجیح آن بر شراب اعجاب را این ابیات اثبات کرد چه از قبیل صنعت تحسین مستقبحست

بیت

میخواره اگر غنی بود عور شود

وز عربده اش جهان پر از شور شود

در حقۂ لعل از آن زمرد ریزم

تا دیدۂ افعی غمم کور شود

بیت

هرگه که من از سبز طربناک شوم

شایستۂ سبز خنگ افلاک شوم

با سبز خطان سبز خورم در سبزه

زآن پیش که همچو سبزه در خاک شوم

زر این حال تا دعوی بدین شرح چون تیغ شاه بخون دشمن دولت

سرخ شود و جاہلان از سبزۂ سیاہ روی سیر کردند این دو بیتی انشا و ایراد کرد

لمؤلفہ

با سرخ گل آن سرخ مَی اے سرخ عذار
تا سرخ شود روی طرب زود بیار
رخ زرد مکن بسبزی اے ازرق چرخ
ور چند سیہ سپید شد لیل و نہار

چون میان او و ملک ضیاء الدین کابل وحشت و منافرت و مثابرت بر مکان مکابرت حاصل بود ملک ضیاء الدین این دو بیتی پیش او فرستاد

دو بیت

غوری بچۂ بکین کابل برخواست
با ہیچو منی سخن بخواہد آراست
تو شمسی و من ضیا و داند ہمہ کس
کاوردن شمس بر فلک بہر ضیاست

فاجابہ الملک شمس الدین ردًّا علیہ

دو بیت

اے بیخبر از خویش نگہ کن چپ و راست
با ہیچو منی خصومتت بھر چہ خاست
من شمسم و تو ضیا و داند ہمہ کس
کز شمس بود ھر چہ در آفاق ضیاست

بعد از آن ببندگی آبا قاخان پیوست و مدتی ملازم درگاه دریا منفدار و آستان آسمان مدار بود و چون ببیناں مراجعت کرد بر سطاوعت بندگی حضرت و امتثال مثال خانی توفر می نمود تا ازین غار غرور بسرای سرور پیوست *

ذکر سلاطین مصر حسب این مقالت

ازعراض وسیعه اقالیم سبعه امروز بلاد مصر و شامات است که بعد از شش صد و نود و اند سال از هجرت پیغمبر عربی علیه افضل الصلوات و ازکی التحیات برجادۂ جد و اجتهاد در دین پروری و حسن اعتقاد ثابت قدم و صادق دم اند و حکم ان الله اشتری من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة یقاتلون فی سبیل الله و فیقتلون و یقتلون را نقش نگین دین و پیرایۂ نوعروس یقین ساخته و تخم محبت وولاء و لا تطع الکافرین والمنافقین در زمین صفای طویت افشانده و از شجرۂ طیبہ ایمان ثمرۂ ان الذین امنوا و عملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس نزلاً اقتطاف کردند و بر سطاف لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم و انفسهم فضل الله المجاهدین باموالهم و انفسهم علی القاعدین درجة تطواف نموده مال و جان را برای معونت انصار

دین و گوشمال عصابۀ متمردین و فرق فرق حق از باطل لیمیز الله
الخبیث من الطیب والمحفوظ من الخبیث در معرض ضیاع و زهوق آورد ان
سنتی مرضی داند و محافظت حوزۀ اسلام و حمایت حومۀ ایمان را
باشارت تعاونوا علی البر و التقوی گردن حتمی مقتضی شناسد لاجرم
بدین فضیلت بر جملۀ بلاد اسلام مکنت تفوق دارند و شرف امتیاز
یافته اند روضة الاسلام بلاد شامی دمشق است که باتفاق اهم طرفۀ ترین
طرفیست از جنات اربعه و این خاکش از لطافت چون آستین مریم و حصیات فراضش
در لطافت چون زادۀ یم اشجار غوطۀ او از خوط طوبی موصل شده و زهاب انهارش
از رشحات حوض کوثر محصل و قال علیه الصلوة والسلام لو کان الجنة فی السماء فهی فوق دمشق
و لو کانت فی الارض فهی دمشق جامعش که کعبۀ ثانی و قبۀ اریکۀ
جنانی است مجمع دوازده هزار لقطۀ ثوابت گشته و فتیان صدق او سر دفتر
ارباب فتوت و مروت آمده عقود عقائد اهالی بفرائد اخلاص پادشاه
لایزالی انتظام گرفته قتال و جهاد اعلاء شعار شرائع محمدی را بواجبی
قیام نموده در اواخر شهور سنه خمس و ستین و خمسمائه صلاح الدین
یوسف بن ایوب برادر زادۀ نور الدین شیرکوه کرد که از وجوه افراد
مقربان صاحب شام معین الدین محمود بن زنگی بن اقسنقر بود بر قضیۀ
اسباب قضا و تلازم مسببات قدر بر مملکت مصر مستولی گشت و
العاضد لدین الله ابو محمد عبد الله بن یوسف بن حافظ که از نسل مردود
اصل مذموم فرع ابو تمیم معد الملقب بالمستنصر بود و حسن صباح اظهار

دعوۃ الحاد در عہد او کہ دو بواسطۂ پسران دوگانۂ او نزار و مستعلی داعیان بدعت و الحاد منفرع بدو فرع نا منتفع ثمرہ شد یکے اسماعیلیان معروف بنزاریہ اعنی ملاحدہ عراق و شام و قومش و خراسان و دیگر طائفہ مستعلیان مشہور یاسماعیل مصر در مستہل ایام دولت او در گذشت و صلاح الدین انساب و اولاد او را بہ تیغ گذرانید و نہال وجود ایشان کہ در منابت این دین با متانت متانت زہر گیا داشت بکلی استیصال یافت۔ صلاح الدین در حکومت و استقلال بذروۂ کمال و منوقل جلال پیوست پس شعار دعوت امامت بانساب خلفاء بنی عباس مستنظیر گردانید و در اول جمعہ از محرم سنہ ست و ستین و خمسمایہ خطبہ و سکہ بنام خلیفہ الناصر لدین اللہ بر مناکب منابر سائر اصقاع آن دیار مزین و مروج ساخت و او پادشاہے مرابط مجاہد کامگار دین دار بود و خزانۂ موفور و لشکر نامعدود حاصل و نواحی ہشتدہ ہزار غلام تیغ زن نیزہ گزار در قبضۂ تملک او معقود و با این بسطت سلطنت شجاعتے بسخاوت متنوع و شہامتے بسیاست مقرون در نفس او موجود در موقف جہاد با کفار ابداً بنفسک برخواندی و پای در عرصۂ منازلت نہادے و ہشتدہ پسر کہ مستعد و مستحق تاج و سریر مملکت بودند ہر یکے را بہ طرفے از اطراف ممالک نامزد فرمود چون آفتاب عمرش بغروب انقراض پیوست آن مملکت ہمچنان در دست تملک اولاد او بماند تا بتعاقب ادوار ونشاو ب

لیل و نہار نوبت سلطنت بملک صالح که از جمله نواده زادگان بود رسانید
و بر قاعده سلاطین سلف تجهیز سبیل حج و ترتیب قوافل بیت الله را بمبالغت
فرمان داد و در تقدیم مراسم و مواسم جهادات و غزوات بجدی تمام خوض
پیوست و عروس ملک را چون آن مقصود بود برای پیرانه پیرایه بست
چون حاصل عمر و سلطنت او بانجام رسید ممالیک اظهار کفران نعمت
پیش گرفتند و با یکدیگر مواضعه کردند مملوکی ترکمانی قنبر نام جویای کام و
نام صاحب سلطنت مصر و شام شد او را ملک مظفر خواندند و اوامر و
نواهی او را ممتثل و مطواع گشت از آن تاریخ باز کار سلطنت آن
ممالک با ممالیک افتاد و طریقه من عزّ بزّ و سلب من غلب درمیان
ایشان ظاهر شد و لکل قرن قوبین بهروقتی که اجماع افراد بر یکی
قرار گیرد او را پادشاه سازند و بر تخت مملکت نشانند والی یومنا هذا
این قاعده مطرد شده و سلاطین آنجا از استقلال که شرط اقوی و رکن
اوثق ملکداریست منفرد آماده اند

لمؤلفه

کرا بخت بر تخت شاهی نشاند
نخستش قضا نامه عزل خواند
فلک کرده از بهر نشان چنبری
برون رفته یک یک پی دیگری

بعد از واقعه لیعاد بفرمان منگو قاآن و اشاره پادشاه زاده هولاکو خان

چنانکه در مقدمه مسطور گشت کبید بوفا بشامات لشکر کشید و از ملک مظفر
ولشکر او دید آنچه دید ملک مظفر اگرچه چون نام خود بمقر دولت و مستقر
بهجت عنان تافت امّا روزگار رکاب وار پایمردی نکرد و قضا عنان
صفت دستگیری ننمود بندق دار که مملوکے صالحے بود قپچاق نژاد بروی
خروج کرد پادشاہے که کسوت عطیت عظمت بر قامت باقیمت
مستحقان خیاط رافت شامل او اندازد و کلاه کرامت سرفرازی بر
هامهٔ همّت صاحب دولتان دست قدرت او نهد بندق دار را
مکنت آن داد که بتیغ زمرد پیکر بیجاده فشان عقیق رخشان روح او را
از کان بدخشان ارکان بیرون آورد و بخزانه سلطان ملک لایزالی
تعالی شانه فرستاد بندق دار بیبدق دار بر سر عرصه ملک مصر فایق شد
و منصب شاهی را لایق ملک ظاهر لقب یافت و بعدلے کامل و شهامتے
شامل و تاییدے تمام و راے قوی و عزمے ثابت و همّتے بلند در تنظیم
مهمات ملک و تتمیم مصالح کامگاری شروع پیوست تیغش در مضا
دست فتنه را قلم کرد و قلمش در ذکا آب گوهر تیغ بریخت پس هوس
استصفاء ممالک روم باعث و مستحث او شد تا در زیّ توریه و
پوشیدگی جاسوس وار با دو سه تن از خوّاص بروم رفت و احتیاط
مسالک و اختبار عساکر نموده مراجعت کرد چون بفسطاط سکون و مخیم
شادروان سلطنت پیوست پیش آباقاخان رسولی فرستاد و بوساطت
سفارت ماربیکرے مرغ منقارے که چون صفیر صریر آغاز و طاوسان خواطر

اہل کمال در جلوۂ نشاط آیند و طوطیانِ نشیمن قدس شکر شکن شکر شوند
غواصے کہ بیک غوطہ در بحر قیر رنگ ہزاران لؤلؤ ثمین آب گون برآورد
بے گوشے کہ کلمات خطرات اوہام بشنود و بے طول فکر از معانی بکر جواب
بدیہی بر سر زبان دارد - طیّاش خوبی پرخاش جوئی کہ اگرچہ بجدّت او را سرزنش کنند
و از پہلوء او تراشی واجب دانند بصنع باری جرّیّ القلب و جاریّ اللسان
باشد الف صورتی کہ چوں کاف کن از ازل باز با نون الف گرفتہ است
ذوالنّون مصری وشے کہ از تاثیر نقطۂ وحدت چوں الف راستی و رشدکاری
پیشہ دارد قصب پوشی کہ خطیب وار بر ممبر بسہ پایہ انامل طیلسان
مشکیں برافگند واسطی محتدی کہ از بدو طفولیت در بیشۂ شیراں نشو
و نما یافتہ مصری نسبے کہ تا باشد از بہر مزاوجت و ممازجت زنگ و
روم و رنگ آمیزئ صبح و شام در تختشم آمد شد باشد مختطیّ دون
بلوغ الرّجال کہ بالغانِ بلیغ سخن چنانکہ می بینی بر ملا از املاء او درس
تعلیم و تعلم خوانند صفراوی مزاجی از بنی الاصفر کہ بر حجّت سقم او گونۂ زرد
و تلخئ دہن و نزاری تن گواہ است معتوہی سوادئی سر کہ مکثاری
و ہذاری او برآن دلیلے لامع و برہانے باہر دانند ساعیی
خوردگام کہ در ساعتے بل یک چشم زد از قیروانِ مغرب بخطۂ بلاد
اشلج رود حدیث سنّی کہ ہم در عنفوان حداثت و انفوانِ نشو
برخاستن او چوں مقیمانِ منزل مشیب جز بدست نباشد
یعنی نسلِم عرایضہ این ذکر از پردۂ فکر مکشوف گردانید کہ ما

بخود عزیمت توجہ روم را بامضا رسانیدیم و اوضاع و اماکن آں بلاد محطّ آثار مسیر قدم و مطرح شعاع ابصار ما شد و لیلے برآنکه ایں اخبار بصدق پیوندی دارد درفلاں دکان طبّاخ که قطعۂ رایی شمتاخ واصف ابا ہار او تواند بود خاتم خود را رہن مقدارے از طعام کرده ام چه نیز اندازاں را رسم است در آماج گاه نشانه انگشتری نہادن توقّع که بادشاه باسترداد و ایصال آں بدیں جانب فرمان فرماید تا بدیں دست منّت انگشتری وارنگین جانرا بنقوش اخلاص ایلخان سلیمان مملکت آراسته دارم

لمؤلفہ

وَطُوعُ یدَایکَ اَمثَالُ الخَواتِیم

شوم آباقا خاں از استماع ایں حکایت و استدلال برکمال تہوّر و اقتحام بندق دار در مقام تعجّب و استعظام دست بر دہان نہاد و جبین حال را بانامل فکرت خاریدن گرفت ایلچی را باعلام ماجری پیش پروانه فرستاد چوں حسن استفسار و شرط استطلاب برعایت پیوست قضیّه بر منوال مشروح واقع بود خاتم قہرمان مملکت مصر بخدمت تخت تاجدار اقلیم خانیت که گردن سرکشان گیتی را بطوق استخدام خود مطوّق مے شمرد آوردند و باز بمصر فرستاد سلاطین عہد از دستور شہامت و جرایدِ احوال او حسابہا برگرفتند و بر فذلک آں شہ دیگراں نزقین تہجین نہاد بریں حال روزگارے زیادہ

نگذشت که پروانهٔ روم چوں با آباقاخاں چنداں معتقد نبود و گوہر
نیت او در سمط اخلاص منعقد نه بابندق دار مراسلهٔ آغاز نساد
و تراتب نفاق را ابر اسبل تسویل زینت داد و او را باستصفاء مملکت
روم بعث و بتحریض وحث تہییج کرد و قرا نمود که از مطاولات مغول
دل او بمرکز دوائر سآمت و محط رحل ندامت است اگر چنانکه
رائے صواب بندق داری مصلحت داند و بدیں صوب عنان گرامی
شود ممالک روم را که مرام پادشاہاں دولت رام است بے منتہا تمنا
طول مدت و تحمل انتظار و کلفت تسلیم کند بندق دار بنا بر داعیه
ہمت نامی خود و اظہار ولاء پروانه بر روانه شدن لشکر و تہیأ اسباب
پروانه داد و بر عزم تہنیت پائے در رکاب رکوب نہاد و عنان
بکران ملک گیری بجنبانید بعد از قطع مراحل در غایت سرعت
حوالی دیار روم را مرکز دائرہ عسکر ساخت۔ پروانه را دواعی استشعار
و لواعث خوف و اقشعرار برآں داشت که عراص ممالک خالی گذاشت
و بگریخت و تنفصار حسن عہد و میعاد را بسر انگشت بے وفائی
بگسیخت بندق دار بر تمامت آں بلاد چندانکه ایلخانان ایں
دیار ست مستولی گشت در طول و عرض، ز قال الله تعالیٰ الٓمٓ
غلبت الروم فی ادنی الارض چند ماہی اقامت کرد پس باغنائم
موفور و مساعی مشکور بصوب مصر که دار الملک اصلی بود توجه
فرمود۔ پس تمامت خطوط پروانه که خط معما و لفظ لحن عبارت از

آن بودی پیش آباقا خاں فرستاد - چوں ایلخاں ازیں حادثہ کہ جاذبۂ
انکسار خاطر و باعثۂ غضب اندرون بود خبر یافت مانند شیر
خشمناک و پلنگ مصور در قلق و اضطراب بالشکر حاضر متوجہ روم شد
و شمع عمر و اقبال پروانہ را کہ از مہادنت لشکر مصر با ایلی پادشاہ
پروانداشت بسر آستین قہر بکشت و پیشواء روم را انحطاط مطابقت
و اعزا صاحب ایالت مصر در ترکتاز سلطنت بیک چین ابرو بر
تیغ ہندی گذرانید و زنگ کینہ را از آئینہ خاطر مصقول کرد و در
شہور سنہ احدی و سبعین و ستمائۃ لشکرے نامزد دیار شام فرمود
تا صبح وار تیغ کینہ کشند و روز دولت مخالفاں بزوال رسانند
یعنی چوں ایلخاں فغفور مکنت خاقان ہمت عزیزے مصر بہ بندق دار
مسلم داشتہ است شاید کہ او نقش طلب قیصری از دیوار مقصورۂ
قصر دماغ منمحی گرداند لشکر افراسیاب تحنت خانیت باوّل کہ دست
انتصار برکشادند قلعہ بیرہ را حصار دارند ہر چند مولیٰ حصین بود
و اساس استظہار سکان بذخائر وافر رصین نزدیک آمد کہ قہرۂ حریف
حرب یعنی مغول مہرۂ متالیت بر رقعۂ احتیال مششدر گردانیدہ در قمار
مقاومت ندب ظفر عذرا برند و قلعۂ عذرا را بے مہر قہر بغضب خفیب شان
افتراع کنند سکان بیرہ تیرہ حال شدند باعلام صورت حال و استمداد رجال
شاہان عرصۂ مصر را یعنی ہوادی طیور دسلاً اولی اجنحۃ بحماۃ حمص اطلاق
کردند و از آنجا نا قاہرہ چون ابراج طیور و فیمان و مراتبان ایں شغل موضع بموضع

قریب بود هم ازین نوع رسولان را ارسال واجب دانستند حکایت کردند
وچون سیمرغ زرین پیکر آشیان بنصف النهار رسید پیوست آن بر بید پرنده نامه برنده بنجز یک
قوادم مسافت عرض هوا را قطع کرده ببرج مألوف مصر رسید شاه باز قلهٔ معالی
بندق وار چون بمضمون رسالت حمامهٔ برج فطنت وقوف یافت حالی
جواب فرمود نوشتن که محافظان قلعهٔ بیره ساکن دل و مستظهر خاطر باشند
که صبح رایت دولت ما بامداد روز هفتم را بر حوالی بیره طلوع خواهد بود و اگر درین
میعاد بے تکلف تخلفی افتد ایشان در تسلیم قلعه مرخص اند والسلام۔ پس دوازده
هزار سوار را فرمود تا ساختگی مسافرت و محاربت کرده در حرکت آیند و خود با هفت
غلام براکب یام در تعجیل تمام روانه شد۔ مشاهدان تقریر کردند که از قاهره تا بیره بیست
و هفت موضع یام بسته بود۔ اگرچه سالک مسالک فلک اول اعنی ماه بیک
ماه منازل بیست و هشت می پیماید۔ شاه آسمان رفعت در مدت چهار روز بیست
و هفت گانه یامات را بقوائم مراکب آسمان رفتار قطع کرده بقلعهٔ بیره رسید
سوارے دولیست از نواحی حما بخدمت رکاب پیوستند خواست که سکان قلعه
را از مورد رکاب سلطنت اعلام دهد و چهرهٔ ایشان که از عکس تیغ نیلو فری پیکر
مغول صدلقهٔ شنبلید و زعفران می نمود بگلگونهٔ نشاطے مورد گردانده بآستین تسکین
غبار خوف و فشلی که بر نواصی ایشان نشسته است محو کند چون مسند منشی بینا وش
فلک را بوجود نور بخش شاه سیارات آرایش و آرامش دادند متقابل قلعه از ماورا۔
آب فرات که حائل بود میان فریقین بر سر پشته علامت سلطنت آشکار کردند و متوطنان
قلعه قلعها بر نشاط افلاک رسانیدند و ناهی ردیفین را که مصادیان را از تمیز تمیز تنشیت

و موالیان را نفحهٔ سرور مسرّت بود در دمیده لشکر مغول از حرکت و نشاط ایشان اگرچه
موجب آں ندانستند ساکن مقام تردّد شدند بعد از سیزده روز لشکر مصری در مقام
مفاخرت گردن افراز بودند برسیدند لشکر را چوں عبره بر آب فرات بے معابر از
مستحیلات بود بندق دار بفرمود تا سی و پنج هزار نفر از حیوانی که ذوالی الابل کیف
خلقت معین خلقت آنست بیک دفعه در آب انداختند و از زیر آں شتران عجیب
هیأت ابر مهابت لشکر شیر سیرت مصری بگذرند باوّل خود عنان را فرا آب
داد و تمامت لشکر را از یمین و یسار اشارت راند چوں آتش بر آب زدند و
بآسانی بگذشت و شعر رودگی در عبرهٔ آں رود که غزارت دریای محیط داشت حسب
حال و ورد مقال ایشان شد

بیت

آب جیحون با همه پهناوری
خنگ ما را تا میاں آید همی

مغولاں چوں کمال جرأت مصریاں مشاهده کردند و آں لشکر موج حرکت بر روے
آب دیدند بضرورت ایشان را رحلت بر اقامت اختیار بایست کرد و مهرهٔ
مقاومت از روے بساط هزیمت برچید و رواں شد با آنکه اعداد لشکر مغول اضعاف
مصریاں بود بندق دار با لشکر تعاقب نمود و از متخلفان ایشان چند مواشے و رحل و
ثقل غنیمت گرفتند و این احدوثه از شمائل شجاعت او بر روزنامهٔ روزگار باقی ماند بعد
ما که از سال سه پنج در این سراے سپنج بر فراز تخت بگذرانید و گنجهاے رنج بدست
آورد مقتضے اجل آواز الرحیل در داد عاقبت شخص او را چوں گنج باد آورد بخاک سپردند

بیت

جز حادثات حاصل این تنگنای چیست
ای تنگ حوصله چکنی تنگنای خاک

چون میزبان جان او که در مهمان خانهٔ قالب منزوی بود بمیل دعوة خانهٔ علیین
کرو منشیان قدر منشور سلطنت را بنام پسرش ملک سعید طغرا کشیدند و تا یک دو مقدم
او را شایان تاج سلطنت و گاه مملکت گردانیدند بحسب استحقاق ارث مالک مملکت
زین للناس حب الشهوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من الذهب والفضة والخیل
المسومة والانعام والحرث گشت و تق ساعات شب و روز بیست و چهار ماه که زمان مدت دو
سال باشد بساط اطراف و اوساط ملک را بواسطهٔ سیاه سطوت و نصب اسطوانهٔ عدل به
تسطیر مساطیر نصفت محوط و محفوظ میداشت عاقبت روزگار مهلت نداد که بپای آمال جلال
اقبال سپرده بدست ظفر دامن امانی گیرد ملک مجازی را بناکام ترک گفته راه آخرت
پیمود

بیت

اگر صد بماند و گر صد هزار
همینست روز و همینست کار

بعد از و سلطنت آن دیار بر سیف الدین قلاون المعروف بالفی مقرر شد و بقلم قضا
روزنامهٔ دولت یاری بنام او محرر ذکر بسطت قدرت و سطوت سیاست او در جهان شایع
شد و اهواء قلوب امرا و اجناد در سخط و رضا او را متابع در شهور سنه ست و سبعین
وستمائة بغرم مقاتلت لشکر پادشاه مبارک عهد آباقا خروج کرد با حماة کماة عرب قائد
لشکر بیحاف نقتو نوکین و توداون بهادر بودند و در صحرای ابلستان خیام اقامت ما

مطنب واسباب طعان وضراب مرتب گردانیده مجنده مصری بر ایشان چون
قضا بدکه قابل رد نباشد تاختن آوردند بهنگام اجتماع زحوف واختلاف صفوف
که تیغ خاطب حنائر روح بود وسنان خامه زن جریدهٔ عمر

بیت

از آواز اسپان وگرد سپاه
بشد روشنائی ز خورشید وماه
ستاره سنان بود وخورشید تیغ
از آهن زمین بود واز گرد میغ

بعد از مکابده ومکاوحت ومطارحه ومطاردت ومجادلت ومصاولت آن دو لشکر
جان شکر لشکر اسلامیان چون قلب وساقهٔ ایشان بجنود لم تروها محفوف بود و
بخطاب اولیک علی هدی من ربهم واولیک هم المفلحون مخصوص سه حمله آوردند
چنانکه راسخات جبال بزبان صدا ناله وفریاد آغاز نهاد وقالوا ربنا افرغ علینا صبرا
وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین هامون از خون کشته جیحون شد امراء مغول را با
اکثر لشکر بقتل آوردند واسلحه ومراکب ایشانرا غنیمت یافت ورجعت غزا حاصل کرده
منصور ومسرور مراجعت کردند وباز در شهور سنه تسع وسبعین وستمائة آباقا خان
برادر خود را منگوتیمور با امراء ایاجی دارغسون والیناق وسه تومان لشکر که زهرهٔ مریخ
را بزخم تیغ آتش بار آب می گردانیدند وذنب فلک باذنابهٔ رمح سرتیز ایشان راسا
براس نسخ خواند بمدافعت ومقاتلت ایشان فرستاد تا مملکت مصر را مستخلص گردانند
ورقم ایلی بر ناصیه اهالی کشند النغی بامیمنت والوف در ظاهر حمص بلشکر ایلخانی رسیدند

چون کار از دال و قاف مقال بوقاف وثقاف قتال کشید تنورهٔ بلا دهن باز کرد و مشعلهٔ پیکار استعلا گرفت مشغله وغوغا بفلک اعلیٰ پیوست

بیت

ز تیغ و ز گرز و ز کوس و ز گرد
سپه شد زمین و آسمان لاجورد
همی چشم روشن عنان را ندید
سپهر و ستاره سنان را ندید

در حومهٔ میدان کاسهٔ سرها چون گوی گردان و چوگانش قوائم مراکب بود و صحرای معرکه از تجیج قتلی لجهٔ دریا و شناوران تنها بے سر نمود

بیت

همی گرز بارید بر خود و ترگ
چون باد خزان بارد از بید برگ

از زنق بنال و مشق سنان و خرق تیغ هندی گهر مردان کارزار را بے جستہ ومر

بیت

کمان بدست کمر بر میان زره بر تن
زره دریده شکسته کمان گسسته کمر

ناگاه از لشکر منگوتیمور الیناق و اباجی که حامی میمنه بودند بر میسرهٔ اهل مصر کف غائلهٔ دشمن را چون انگشت دست مساعد و هم پشت با تیغها چون زبان مار آخته و گرزها چون خرطوم فیل افراخته چون قضاے بے حجاب و چون اجل بے هراس و

چون رعد در خروش و چون دریا در جوشش عنان چون باد بر شتاب و رکاب چون کوه باونگ حمله بردند تا برخوان مصاف از ایشان قبل ان جاشت الوحوش چاشت قتل را ترتیبی سازند چنانکه بتیغ لمعان خورشید مشرق بهم شکافته گردد میسرهٔ مصریان متفرق و منهزم شد نزدیک بود که رونق از لشکر مصری و شامی که سامی قدر بودند دور گردد و شکست حزب الله از آن حرب دست ملائکه ارضی فخرت علیه سجداً و بکیاً آواز اللهم انصر جیوش المسلمین ولا تنصر علیهم بمسامع ملا اعلی رسانیدند لبفرمان ارحم الراحمین چون حکم سبقت رحمتی غضبی سبقت یافته بود عقاب بلیت بر سر اعداء دین در پرواز آمد و همای همت بی همتا را اسلامیان جناح فوز و نجاح بگسترد از میمنه متیمنه شام با احتشام جمعی حماة و رماة عرب که قاره را غرض نشانه ناوک تقریع می ساختند بر قلب مغول با قلت مبالات علی الجمله حمله آوردند دعاء رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا باجابت مقرون شد و فتح الباب دین هدی ظاهر گشت لشکر منگوتیمور ردیف بوار افتادند و شهزاده با قورمشی از رعب و رهب شاه راه هرب پیش گرفتند ناگاه منگوتیمور را تیری زدند که زبان سوفارش نامهٔ اجل موعود روان بروی خواند باقی ابطال شام و رجال مصر که بر حملات مصر و اعداء دین را مضر بودند از بطون مکمن چون وقت ظهور بود بر تهیه نهاد

بیت

صرصر تک پولاد رگ صاعقه انگیز

گردون تن عفریت دل کوه تحمل

سوار گشته بیرون آمدند و معنی

اعز مکان فی الدنا سرج سابح

سانح شده.

بیت

بشمشیر هندی بر آویختند
همی از آهن آتش فرو ریختند

و تمامت لشکر را بر آن عرصه عرضهٔ مرهفات ساختند و وحوش و نسور را در آن صحاری از لحوم و دماء ایشان سالها جشن و سور حاصل آمد فدمّرنا علیهم وما کان لهم من ناصرین افبالباطل یومنون وبالحق یجحدون فسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون باقی احوال این ملک بطریق اجمال در موضع خود ایراد کرده آید بحول الله وقوته وشمول نعمته ووفور منته

موضع تتمیم ذکر کتقدیم یافته و شرح متعلقات مساق آن

چون خواجه بهاء الدین ابن صاحب الدیوان از این سراچهٔ غرور به باغ سرور شتافت باندک مدتی چنانکه سمط لآلی اختلال یابد و دانها یکی از عقب دیگری جاری گردد آثار ضعف و وهن در دولت صاحبی را علی التوالی روی نمود و اعداد وقایع متتابع در رسید آری مضمون از فلک بی نمک و متعارف از دولاب روزگار ناهموار چیز ابداء احزان و ترشیح اشرار و ترفیه ارذال نیست ذکر بیرا فاضل چیست در نتیجه این سبز گلشن ناپایدار عهد غنچهٔ گلی را بدست کم داوند که بازو ربچه‌ها را انگار شش نشو نما دهد

وجرعهٔ شراب کامی را در کام امیدواری بکار ریختند که هنگام صبوح او را بدرد سر و خمار حوادث مبتلا نگردانند کدام روز آفتاب سعادت صاحب دولتی از افق مشرق مراد بر مقنطرات ارتفاع بخط استوا پیوست که مدارات فلکی آن را بر مقنطرات انحطاط بحضیض غروب محجوب نگردانید یا چه وقت نهال آمال صاحب کمالی بر لب جویبار نشو طراوت و نضارت یافت که عما قریب بر بور او باد نکباء نکبت قابل ذبول و جفاف نگشت

بیت

بر جویبار روضهٔ امید تا منم
سرسبز و تازه هیچ نهالی نیافتم
مهر منیر را و مه مستنیر را
بی وصمت محاق و زوالی نیافتم

اول خللی که تالی این واقعه گشت مخالفت مجد الملک بود و او مردی اصیل بود مولد و محتد او یزد از ابنای ثروت و مکنت متجوه بجاه و حشمت و متوجه بذروهٔ علو و رفعت بتراجع حال و تضییق مجال دست خوش ایام و پایمال حوادث لیالی شد و در اعداد دولت خواهان و خدم صاحب معدود گشت بحرم کرم آنجناب که کعبهٔ آمال و قبلهٔ اقبال و مطرح شعاع افضال و مسرح وفود عز و جلال بود پناهید او را با عمال فراخور حال منصوب فرمود بعد از آن تغییر عقبات و فضول مکیدت در صحنهٔ حال تفرس کرده عیار اعتماد و اعتنا نقصان پذیرفت و به جانب او التفات خاطری کمتر رفت بارها بمکارم بی دریغ صاحب که واسطهٔ ارزاق

خلایق و رابطهٔ توثق از بوائق بود توسل جست و تشفیع انگیخت و بیچارگی نمود در نجی
کشاده گشت و از ریاض آن عواطف بوی استیناسی آمانی او نه پیوست با طالع
بشولیده و بخت بخشم رفته و فلک ناساعد و روزگار آشفته نه تکفّل که امکان اقامت تصوّر
آمدی و نه قدرت لنفقه والا غی که مسافرت و مهاجرت را اختیار کردی نیز سر بدناءت همّت
و خساست نهمت فرو نمی توانست آورد چه فطام از مالوف و انقطاع از مانوس و مطبوع بالطبع
مولم و موجع باشد ناکام بلیت و لعلّ و ما یغنی الحذ تان لیت روزی را
بشی سے پیوست اختلاف و تردّدی پیش امرا داشت و با یشان سوابق معرفت
مستحکم گردانیده و پیوسته متفحّص احوال ملک و مال بودی و از علم استیفا و حساب محظوظ
عاقبت کار چون نومید شد و گفته اند

ع ۱ - نومید شده دلیر باشد

و خیره زبان دل بر هلاک خویش خوش گردانید

بیت

بدانم میاور بیچارگی

که جان را بکوشم ز بیچارگی

و امن اذا عزمت فتوکل علی الله را بدندان اجتهاد چست گرفت و نطاق انفراد
عمال و بطانه بر میان ضرورت حال بست و پای در دریای و قربها البحر فخذ دالعواقب
نهاد در شهور سنه ثمان و سبعین و ستمایه بعضی امرا که در باطن ایشان مخالفت
و انکار صاحب می شناخت مروّج نقد نامهٔ خود ساخت انها زرفهتی کردند
و هنگام منتقام شهر و یارکم شمهٔ او باز بوی عائد خواست شد او را بنبندگی حضرت بردند

حقیقت لطف جریزه باحسن تقریر یاد داشت وآداب خدمت سلاطین و داب
ایشان و ادای سخن را بواجبی دانسته عرضه داشت که صاحب دیوان درین مدت
که بدین شغل خطیر منتصب است و بوسائل شرع و رجائل مهام متشبث هرگز مال
ممالک را براستی تقریر نکرده و تمامت ملک پادشاه را املاک خاصه خود ساخته و
در هر طرفی از اطراف دیوانی پرداخته و همچنین واستانی در وشایت صاحب علاء الدین
علی طریق الاشباع باز راند و عنان مطیه تشبیب را بمنهج این مخلص کشید که خواجه
بهاء الدین در مدت حکومت عراق بیرون از حقوق و واجبات دیوانی ششصد
تومان را از اعمال استخراج کرده و دیناری از آن وجوه بر کارخانه وجه یک
منصور ناشسته مقدمه من یسمع یخل معلوم است و ذوق خمر و خل روزگار
محروس باری تعالی آن را بالقبول در دل ایلخان جای داد و گوهر تقریر او چون تعلق
بزرگ گرفته بود هر چند در نظر عقل نقدی مزیف می نمود گوش هوش پادشاه
بدان متشنف گشت از گلزار سعادت نسیم در وزیدن آمد ایلخان نواخت و ملاطفت
زیادت از مطمع و مامول او ارزانی فرمود و بدست خود کاسه داد و تشریف خاص
مبذول داشت و هم در آن مجلس سخن تمامت ممالک برسید او نیز تقریری دلپذیر
ملائم مزاج پادشاهانه بادا رسانید یرلیغ نافذ شد که مشرف ممالک باشد و
محاسبات چند ساله را استدراک کند و مظان توفیرات و مواقع تقریرات
اموال را استکشاف نماید و هیچ آفریده از شاهزادگان و خواتین و امرا
بممانعت پیش نیاید و همین احکام پایزه سر شیر بدو داد که تا غایت هیچ سلاطین
و ملوک را نداده بودند عقیدت پادشاه با صاحب [illegible] متغیر شد و مستقبل [illegible]

وکلاء سفیر ایلچیان عنان مسارعت برتافتند صاحب اثیر یاران مکایدة الله
الخصام که در اوّل نشأ به که کشاد داده نشانهٔ مقصود را مقرطس گردانیده بود خبر
یافت ضجرت و ندامت که باللجاج و عناد توام اند بر نفس مستولی شد و نزاده فکر حکما
اللجاج اقل الاشیاء منفعة فی العاجل و اکثرها مضرّةً فی الآجل مناسب
قضیه آمد این حکایة مشهور است که هارون الرشید روزے با ملکهٔ مملکت
و عقیلهٔ دولت خود یعنی زبیده بملاعبت شطرنج دفع ملالے و تطییب حالے
میکرد و مراهنه را شرط آنکه غالب را بر مغلوب حکم نافذ و روان باشد هر چه اقتراح
رود اسعاف لازمهٔ آن در دست اوّل هارون غلبه کرد زبیده را فرمود تا پیراهن
و کسوتی که بر قوائم حاوی باشد خلع کرده در مقابلهٔ نظر هارون ایستد زبیده
چندانکه استعفا کرد مفید نیامد بنا کام امتثال امر بر حسب مشروط نمود ثانی الحال
زبیده غالب آمد گفت ملتمس آنست که با فائزهٔ حبشی که کمترین جواری بود جمع شوی
هارون از سماجت خلقت و دمامت صورت او الفت داشت شفاعت کرد تا
در معرض این التماس از جواهر نفیس و یاقوت آبدار چندانکه در وجه آمد گنجی بر دارد
زبیده گفت اگر تمامت خزائن مبذول افتد و در ملک اشتراک دهد مقبول نخواهد بود
بر مقتضی شرطے که رفته قیام واجب است و دفع را محل غیر قابل هر چند هارون
در شفاعت بیشتر زد زبیده افصاح الحاح و ادراج لجاج که یوغر القلوب و
ینتج الحروب سعی زیادت کرد هارون با فائزه مجتمع شد بتقدیر الهی
انعقاد نطفه از اصلاب او انطوا آن که بفضل مضم مدار سمت آن بود که تتمهٔ نوع را
مبدا شخصے دیگر گردد در مقرر رحم شهوتی یافت و توسّط مامکی با فطلت آن

قیام ثمود و انابۂ ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما
فکسونا العظام لحما بوسائط تاثیرات اجرام علوی آنرا مرتبۂ انشا خلقی دیگر رسانید
فتبارک الله احسن الخالقین ہنگام میقات وقت وضع حمل و زمان نفاس فائزۂ ماموں
میمون انفاس از مضیق عدم در فضاء وجود آمد چوں از حضیض رضاع بیفاع تمیز رسید
دلایل نجابت و شمائل شہامت از حرکات و سکنات او ظاہر بود روزے شخصے متنبی
را بحضرت خلافت آوردند و بر دعوی باطل اصرار نمود او را در عذابات عذاب کشید
ببساط سطوت تعریکی کردند چوں تادیب ضربے تقدیم یافت بصیاح و عویل و
ندبۂ طویل در آمد ماموں در رشتۂ برادراں موضع خامل و موفقی نازل ایستادہ بود و متنبی
را گفت فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل ہاروں از سرعت ذکا و فطنت و دہا و
خنکت او متعجب شد و شفقت ابوت در حرکت آمد و گفت صدق رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا قال اولادنا اکبادنا بعد از آں یوما فیوما محبت و تربیت در
حق او مزید پذیرفت تا ماموں در کل علوم بر اقران فائق شد و بآداب و مراسم ملوکانہ از
فروسیت و میدان داری بر برادران غالب چوں ہاروں دعوت حق را اجابت کرد
زبیدہ خواست کہ پسرش محمد امین در مسند خلافت قایم مقام باشد اما تریدوا دید
ولا یکون الا ما ارید میان برادران بجرات محاربت رفت و در تاریخ دولتین کیفیت
آں احوال مشروح است چوں محمد امین بقتل آمد و عار خلافت او را ملائکہ باشارت من
وافق تامینہ تامینہم آمین بگفتند زبیدہ بفنہا سر چوں باد خزاں از جگر جوشیدہ کشید
و گفت ما افقدنی بہذا الیوم الا یوم قیامی با حجاج مع ابیات از نظم ایں حکایت و
ترتیب ایں روایت حجاب ربیند از معاذات الصار مرتفع گردد کہ معاندت و لجاج در مختصر آ

امور نتیج ناکامیہائے بزرگ وجالب معادات دشمنان ستر گراست وتلطف بعد از
دفوع ملمات وحدوث نائبات زیادتی عنا ورنج خواہد بود وحسرت وضجرت از عقب
نوازل قضا وقدر بے فائدہ ورنج مثل بغداد بان است مع الحدیث فاغزلی کار
مجد الملک دریک لحظہ کہ پرتو آفتاب عنایت ایلخانی بروے افتاد شبنم صفت از
ثری بثریا رسید

بیت

مہرت بکدام ذرہ پیوست دہی کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد

غلمان پری وش زرین کمر سیم عارض را بر مراکب تازی نژاد کوہ پیکر سوار گردانید و
خرگاہ چہل سرے وبارگاہ اتابکس ششتری برافراشت

بیت

زروزگار ہمیں عالمم پسند آید کہ خوب و زشت و بد و نیک برگذیدیم
برین صحیفۂ مینا بجامۂ خورشید نگاشتہ سخنی خوش بآب زر دیدم
کہ اے بدولت دہ روزہ گشتہ مستظہر مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم

درگاہ او بحکم المشرب الجاذب صورت ازدحام گرفت صاحب دیوان غبار دہشت
بر دامن ضمیر وصفحۂ حال نشستہ ببندگی حضرت شتافت پادشاہ بازخواست فرمود کہ
چندسال درخدمت پدر نیکو ما کوچ دادہ ودرین مدت کہ سریر سلطنت بجلوس
مبارک ما مزین و مانوس شد برہماں نسق ترا منصب مالوف مقرر فرمودیم و
تمامت اموال را در تحت قلم تو مسلم داشتیم ، امروز مجد الملک چنین تقریر مے کند
اضاعت حقوق عاطفت پادشاہانہ ما واقبال بما رتکاب کفران نعمت چگونہ جائز

دانشتی ضمیر صاحبے کہ رہبر عقل کل وکاشف اسرار فلک وطلاع انجد مغیبات بود دانست کہ تخطیہ وتکذیب خصم در معرض عتب وعتاب بادشاہ موافق مصلحت وملایم صواب نباشد وچہرۂ خلاص ومناص را بجز از روزنۂ صدق واخلاص مشاہدہ نتوان کرد

بیت

بجائے کہ تنگ اندر آید سخن　　پناہت بجز پاک یزداں مکن

بتلقین ملقن سعادت وتایید مرشد عقل وتوافق اسباب ہدایت در مقام خدمت فصیح دل وفصیح زبان گفت سر ومال وتن وجان وخان ومان فدائے جان خان بادیئے نعم ایادی بے منتہی پادشاہ روئے زمین را چگونہ انکار توان کرد

بیت

من شکر چوں کنم کہ ہمہ نعمت توام　　نعمت چگونہ شکر کند بر زبان خویش

ہر آئینہ دریں مدت خود وبرادر وفرزندان از نعمت فائض حضرت ستدیم وداریم وخوردیم وبردیم وبعضے در خدمت پادشاہ زادگاں وخواتین وامراصرف کردہ وشطرے در وجہ صدقات عموم خلایق ثبات دولت روز افزوں رامعین شدہ آنچہ امروز در تحت تصرف ست از بضاعات وضیاع ودر دیار واضلاع وخزانہ واسباب وخزانۂ املاک ومالیکے ودواب فضالۂ خوان انعام وغیض فیض ایادی پادشاہ است ہر چگونہ کہ فرمان شود ہر وقتے کہ مصلحت باشد بہر کہ اشارت نافذ گردد بر سبیل ایثار رضا ظاہر کردہ تسلیم رود وبہیچ وجہ در ہیچ حال توقف ونسولیف جائز نشمرد وخود تا از عمر مہلتی مقدر است ودر سماء زندگانی جرعہ باقی

بیک قبا میان بسته و خامه زبان کشاده و الا غی تنگ کشیده گوی رهم وبندگی کنم ع

آن تو نزاد آن مانیستز ترا

این سخن متضمن سپاس داری نعمت و شامل بر شرائط صدق و انصاف و تذکر سوابق خدمت و ماحی لواحق عثرت چون از زبان صاحب بمسامع همایون اسمعت الشانی رسید نسیم عنایت از مهب غیب در وزیدن آمد و غنچه قبول بصبا رضا در شکفیدن آمد آب عفو و اغماض سخن اغیار را از صفحه خاطر محو فرموده و امداد الطاف در حق صاحب تازه گردانید بزبان اشرف فرمان فرموده بود و نابوده گناه ترا بخشیدیم و بتقدیمات خدمت الفارغت و شغل مهود مقرر داشته آمد باید که باستظهار از روی انشراح صدر و دل قوی پشت هر روی صاحب بحکم رضا الله صفوه و ده پیش عنفا عاطفت و بیمامی نعمت پادشاه برید. دار سجده عبودیت مکرر گردانید و مطوقه صورة لطوق منت حاسه از حضرت خانی مطوق گشته و درحال رسل را چون هوا دی حمام که از تنگنای دام خلاص یابد باشاهین که از اوج هوا بسوی صید انقضاض کند باطراف ممالک فرستاد و مکتوبی مشعر از نعمت عواطف حضرت پیش برادر شی صاحب علاء الدین نوشت او خود برجناح عزیمت او را بسبب بندگی درگاه اعلی حضرت متدرج گردانید۔

شعر

وکیف یؤثر قول الوشاة   قد بنانی برضاه الانیل

وان سعاتهم فی علاة   کضرب الفقاریب فی جندل

و از منشآت صاحب بشارت نامه الفاقی افتاد و تعبیر الیه ...

بیت یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین۔

بیت

امروز بحمد اللہ فارغ ولم از دشمن　　　کاندر دل تنگ من جز دوست نمی گنجد

و بعد از شرح الطاف و اعطاف پادشاہی و فیض انعام نا متناہی در مطاوی آن ترجمۃ الفاظ در بارۂ ایلخان کامگار بدین سیاقت ایراد کردہ کہ روزہا باشد تا بتواتر اخبار تغیر عنایت مالذت خواب و خور بر تو منغّص و مکدّر ماندہ اکنون از این جا در خدمت من مست شدہ باز خانہ رود و امشب با دلی فارغ و سینۂ منشرح دست و پائے از سر نشاط خوش بصحرا انداختہ زود بخفت و دیگر ہیچ خبر ہر چند در عاجل حال بمعالج عنایت ایلخانی توران مادّۂ مخافت صاحب را سکونے حاصل آمد و از بطش و طیش خلاص یافتہ بمنصب موروث و مکتب مستظہر گشت اما مجد الملک در سعایت مجدّ و قصد دودمان او را کہ موجب داد و امان اسلامیان بود مستنفد بواسطۂ شرف قربت ایلخان و اشراف ممالک مغبوط اشراف اطراف عالم شد و در تمامت نواحی و جوانب برائے رفع محاسبات استدراکی بحّر الثقیل نوّاب را نصب کردہ و در مکتوبات کہ از دیوان حضرت مصدّر می گشت اول صاحب دیوان در طرف یمین والیسر کان مقرونا بیمینہ نشان می فرمود و مجد الملک در طرف یسار مشرف ممالک بلکاسی راچاں رقم مے زد کہ تشبیر بار بلکاسی ۔ مانندۂ خط بطلان بر نام نشان صاحب مے کشید لاجرم استخفاف و استحقار سیّما با دودمان کریم و خاندان قدیم منتج ناکامی و مستدعی سخریت دوست و دشمن باشد و این دو بیتے مجد الملک انشا کرد۔

دوبیت

در بحر غم تو غوطه خواهم خوردن | یا غرقه شدن یا گہرے آوردن
خصمی تو بس قویست خواہم کردن | یا سرخ کنم روئے بداں یا گردن

صاحب دیوان رحمة اللہ علیہ این دوبیتی گفت

دوبیت

بیرغو چو بر شاه نشاید بودن | بس غصهٔ روزگار باید خوردن
این کار که پائے درمیان داری تو | ہم سرخ کنی روئے بداں ہم گردن

صاحب بقوت نفس و نجدت ہمت از ملازمت بندگی حضرت متفاوی نمی شد و امارات عجز و انفعال اگرچه موضع و موقع آن بود بخود راه نمی داد حکایت کردند که روزے صاحب را استحضار فرمودند و در پایهٔ تخت با مجد الملک در باب سخنی که بسمع اشرف رسانیده بود مواجهه کنند علی الرسم ہر دو مقابل یکدگر را زانو زدند پادشاه اشارة فرمود که صاحب فروتر از وے زانو زند در حضور دشمن معاند از دست ساقی بے عنایتی پادشاه آن جام ناخوشگوار را در کشید ہمچنیں تقریر کردند که در اثنائے طوبی مجلس بزمش چوں عرصهٔ بہشت غم فرسای و شراب نابش چوں آب حیات جان افزای

بیت

خروشیدن چنگ و آوای نای | دل مے پرستاں ببرده زجائے

صاحب سه نوبت ایلخان را کاسه گرفت و از قبول آن اعراض رفت در کرت رابع از غایت جلادت دفع شماتت معادی را زانو زده عرض کاسه کرد

پادشاه از لحوم که نقض حرمت آن در کتاب مجید محقق ست بسر کار داو بر انگیخته و از بیم
پوسیده التقام کرد بعد از آن ایلخان آن جام نوشیده جمع ابناقانرا فرمود که
نیک متجلد مردیست هرچند از او قبول کاس اعراض فرمودیم اقبال
بر آن زیادت نمود مع هذا در خاطر بود که اگر تحفه را رد کند هم بسر این کار رود دیده
اورا از حدقه همچون تحفه بر داشتمی صاحب با وجود این مقدمات و آثار تنکر ایلخانی
بر مصابرت مثابرت می نمود و بامرکا بدت فلک سفله معاندت می فرمود
چون هلال ربیع الاول سنه ثمانین وستمائه بر بسیط جبین گردون مانند ابروی
معشوق دلدار مشاهده کردند صاحب علاء الدین از بغداد برسید و بتشرف مثول
بارگاه آسمان شکوه تشرف جست از عرض خزانه و ترتیب طوی و تحفه پیشکشی
فارغ شد خزانه زر که مصحوب بود تسلیم کرد و در عقب بعلت توفیر اموال اعمال خزانه
دیگر بعرض پیوست بلی زمره حساد با فساد کار مشتغل ونائره طمع ایلخانی بباد
دروغ ایشان مشتعل و مشتعل از تمامت ممالک خراسان و شیراز و کرمان و
عراقین و روم و آذربیجان و دیار بکر و موصل و میافارقین و وشاة سعاة درکار
آمده بودند و سیلاب خوف و خطر و هول و فزع در اندرونها جاری شده ملوک
واصحاب مناصب به تقبیح صورت مناصبت میان بسته و زبان گشاده

شعر

سعاة ذاد عنك الناس حلم   وحق فيه منفعة رشاد

وذکر بعضی از آن احوال در توشیح خود مفهوم مطالعان گردد ان شاء الله جمیل الملک
بنانگی عرضه داشت که مدت دوازده سال ست تا اعمال عراق عرب و خوزستان

و مضافات آن بر سبیل ضمان خواجه علاء الدین را مقرر و مفوض فرموده
اند هر سال بیست تومان زر توفیر برداشته و با دیگر اموال اندوخته در زیر
زمین دفین ساخته بعضے از ثقات و نواب که مشمول ایادی و مربوب عوارف
صاحبے بودند و از بهر دفع خصام ایشان را تعیین کرده و ممد و معین داشته
عصابهٔ وقاحت بر جبین کفران بستند و نابوده تصدیق خصم مفتری کرده و از
فرمان ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون سر برگشته
حقیقت حال بر تقدیر آنکه مبلغ مذکور باسم توفیر حاصل شده باشد زوائد
اخراجات و توقعات پادشاه زادگان و خواتین و امرا و محصلان و ایلچیان
نازک و رسم مد و تنسقات پادشاه که از لوازم تصدی اشتغال خطیر و فذلکهٔ مقاطعات
اموال دیوانی باشد علی الخصوص در چنان ملکے بسببت چنان صاحبے از
روے قیاس توان دانست که اضعافاً مضاعفه خواهد و شکسرات مال بقایا و
اعمال غیر مرجو الحصول که سر جملهٔ آن در جرائد کتبه درآید و لفذلک پیوندد بهمین
سبیل معلوم راے اکثر متاملان باشد و با وضوح این دلائل در سال متقدم
باسم توفیر اموال تمام بخزانه رسانیده بود و در ازاء آن بمزید الطاف اختصاص
یافته چون درین حال مضایقت فلک تنگ حوصله و مناقشت زمانه بهانه جوے
معاینه دید و کار و شایبت رواجے زیادت از قیمت مثل داشته بود اخبار
رنجور دل و انتشار سر و شاطر و مبتل دولت آغاز غمازے آغاز کرده و نعمت
حواشی کار سر رشته و حواشی فرو گرفته اندیشه کرد که بے آنکه بے کلامت و محابا دولت
ادوان و معارضه و مقابله حسده مضطر شوم سلامت نفس سلیم را توفیر است

نابوده را قبول کردن توفیری تمام باشد و فاضل وجوهات را دین وجه معیّن گردانیدن
کفایتی بنام چه در آن یک دو سال بواسطهٔ کثرت احالات و نازکی جوانب مبالغ
وجوه از مستقرضات و خاصّه رسانیده بود و سبب استرفاه خواطر رعایا و تخفیف
اعمال و عمّال و چون احتیاج خزانه بمال بود در جواب عذر هست و نسبت و عرض
حساب و سیاقت و جمع ذلک موشّی نمی یافت آنرا نیز بقدر توان می بایست ساخت
و دل از اندیشه پرداخت جماعت اضداد او با خود گفتند اگر وجوه فاضل را بر کار
این توفیر نشاند بروے ثقلی نشیند پیش شاه برسخ رقعهٔ تقریر پیادهٔ دیگر فرو
راندند و منصوبه بر ساختند که در شهور سنه تسع و ستّین و ستمائة چون بغداد و مضافات
بر سبیل امانت در اهتمام داشت جمعے از امرا و کتبه استرقاع و استدراک محاسبات
کرده دویست و پنجاه تومان باقی کشیدند و تا غایت از آن وجوه چیزے بخزانه
نرسیده و آن مال بعینها متوجه است و باقی و هم در آن تاریخ برراے پادشاه
که جاسوس طلایع غیب و ناموس ممالک اسرار است مکشوف گشت که بقایا تعلّق
بمتصرّفان نواحی دارد و استیفاء آن از دائرهٔ ممکنات بیرون است و اگر
ازین نوع خطابی رود جز خرابی اعمال و تفرقهٔ رعایا فائده صورت نه بندد از سر
آن درگذشت و کارنامهٔ آن بارنامه درنوشت و صاحب علاء الدین را نواختها
فرموده بمعاودت باسر حکومت آنجا به بلیغ داد ع

قصه چکنی سخن دراز است

از وهن و شاة در ذهن پادشاه حکایت زرکالنقش فی الحجر مرتسم شده بود و در
عالم ملک چون داروی از پردهٔ قضا بقضاء ظهور خواهد آمد اسباب آن سلسله دار در

دیگر دہد و حسن تدبیر عقلا در آن معرض ہمان نسبت داشته باشد که شعلهٔ آتش
را به نَی پوشند و باکوه الوند بقوّة بازو کوشند و دریا را به انباشتن تخویف کنند و آفتاب
و ماه را باستنزال وعید نمایند دیگر باعث کلّی و محرّک اصلی برین مقدمات احتیاج
لشکر منصور بود بمال چه درین حال از حدود مصر خبر رسید که الفی و اشقر سنقر عزم
مکاوحت را با ایلخان عالم تصمیم داده اند و شاه زاده منگوتیمور را چنانکه ذکر آن تقدیم
یافت با لشکرے جرّار نامزد ایشان مے فرمود و مثل آن بطرف بلاد شرقی نزدیک
پادشاه زاده ارغون روان می کرد و از حدود دربند باکویه سلوک طریقهٔ احتیاط را
استعدادی موذه بودند و آن نیز علاوهٔ شواغل شده و درین میانه رایات نصرت پیکر
بر عزم توجه بمشتاة بغداد براه اربیل و موصل نهضت مے کرد و صاحب علاء الدین
را جهت ترتیب یامات و تدبیر ساوریات از پیش بفرستاد پادشاه در آن حوالی چند
روزے بسبب تفرّج طرد و مصطاد بر کنارهٔ دیهی که آنرا دیها سیر گویند از عمل رحبة الشام
نزول فرمود و لشکر بر عادت مغول نرگه کردند چون کلّهای انواع وحوش با خروش و
جوش در حلقه جمع شدند و بر ایشان مدار نرگه تنگ آمد ایلخان بنفس خود با چند خواص
و ایناقان در راند و روان بهرام گور بر آن تاختن و صید انداختن آفرین میکرد

بیت

سوفار وش ز حیرت وحشی دهان گشاده
شه چون زبان خنجر کرده بتیر لالش
چون در اسد رسیدی چون سنبله سنان کش
از ضربت الف سان کردی جوسین و دالش

تشریف حضرت او انواع وحشیانرا
تعلیم لشکر دادی هنگام انفصالش

در یک لحظه شیران شکاری از وحوش پرداختند و موازی کوه برهم انداختند
از کار صید فارغ گشته غرهٔ رجب براه سنجار عازم بغداد شد مجد الملک در راه هم
در روز انفصال صاحب علاء الدین حکایت لقایا باز و باد ایلخان داد و طائفه
از امرا بر عقب صاحب علاء الدین برای تجسس و استقصاص و کشف و
استقصا و استخلاص مدعی چون برق از میغ روان گردانید بصاحب رسیدند
و فرمان بشنوانیدند و انست که آن قضیه نمودار گردش فلک است و کار ایام و لیالی
بی فتور بر شبیه آمال و تقریب آجال رجال نیست بقضا رضا داده و جز این خود چاره نیست
صاحب الشان بغداد شد و کافهٔ خلق را از آن حادثه بر چرخ فریاد و از وز مسکن با ثبوت موقوف
داشتند با قل آنچه در تحت تصرف داشت از نقد تا ارزیه از ناطق صرف تا عنصر از
حیات الآلی مانند ظواهر سعود و لآلی تا رذائل خزرات و سفال منحوس فال از
درر عبقریات باریا تا حصر بسته حصیر و بوریا تا الله طوارف حسائس تا طرائف
ازاوانی مذهبات و مکفتات تا اثاث اثاثات از ملافات اثواب تا لطافات
اثواب از جواری خیرات حسان دو را تا چشم بدخشان تا غلمان بیت البتر و اصطبل
از بیت النوبه بوق و طبل از صاهل و ناهق مرده و لا ابق از افراس و بغال
شیب و جمال تا قد و جمل حبری و حمل

بیت

هر که دارد نظم حدیثی تسلسل　　　از خسارت چو گاو گردون است

چون غرض صیانت جوہر عرض بود نہ عرض در رستہ عرض حاضر آورد و لشت پائے لا
بارک اللہ بعد العرض فی مالی از سر ہمت عالی چون کار از دست رفتہ بود بر مقتنیات
نفیس و خسیس زوجین منقود و اثر مفقود شدہ بضائع سراب ضائع و مال بپای مال و
املاک موجب املال تحصیل بضاعات و وثائق قروضات و جرائد املاک موروث و کتب و ر
باہا و عجم و عرب بسپرو لا الٰہ الا اللہ تطویل حیثیت لوح متملکات را از سر حبۃ اسم شئے
بر آن صادق بود لستردہ چنانچہ در رسائل تسلیۃ الاخوان از انشاء آن صاحب قران شرح
آن مستوفی آمدہ است و اگر جہان را در جہان خود ہمین یک عیب بودی کہ نعمت و راحت
او لجد ما کہ عمرہا در طلب و تعب صرف مے رود بقائی و ثباتی ندارد واجب نمودی کہ مرد
عاقل دل بر آن ننہادے و از برائے تحصیل بے حاصل آن چندین درنگ و پوے و
جست و جوئے نیفتادی۔ در حال اثبات این ذکر یکی از حاضران این دو بیت از
گفتۂ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ برخواند

بیت

گر خردمند ز اجلاف جفائے بیند   تا دل خویش نیازارد و درہم نشود

سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زرین شکست   قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

از تواتر این اخبار موحش برادر ش صاحب دیوان کہ ملازم بندگی رکاب اعلیٰ بود وجہ
تثبت و تانی ندید اجازت خواستہ بہ بغداد آمد و بسبب آنکہ تواتر مخافظت و عواصف قہر
ایلخانی سکونی و رکونی نپذیرد مبالغتہا و اجتہاد در تحصیل مال و ترویج و جہات بر اضعاف
اعادی می نمود از خانۂ خاصۂ خود و فرزندان جواہر و مرصعات و اوانی زر و نقرہ آنچہ
بود بیرون آورد و از نواب دو کلا بسبیل استقراض بر حسب استطاعت نقود جنسے

بستد و با آن مضاف گردانید جمع اعادی از نقود و اجناس آنچه لایق عرض دانستند حمل کرده در منزل وُحیل ببندگی سریر رفع کردند چون پادشاه را اضعاف آن متوقّع بود و آن مقدار عشر معشار مبلغ متصوّر بر نمی آمد هیچ موقع نیافت و عرض حال صاحب دیوان بوجهی رفت که بمهاونه و میل موسوم شد و خلاصهٔ مساعدت و مرافقت او از مال خاصه مستلزم سخط ایلخان گشت قضا کار کرد و بودنی ببود و کوشش و تکاپوی سود نداشت وقتی این قطعه اتفاق افتاده بود

لمولفه

سپهر و قسمت عدلش نگر که تا ستم — بسالها دهدم غم خوشی بساعتها

ابضاعتم هنر و فضل و حکمت چسود — که مایه هست زیانم از این بضاعتها

بهوی کسب تن آسانی که ممکن نیست — بباد شد همه سیم زهی اضاعتها

برای آنکه فلک دارد م چو بی هنران — کجا کسی که کند پیش او شفاعتها

ز سستعد همه کامی دریغ داشته اند — همه بسفله و دون داده استطاعتها

وبدل معرفتی دیدن الدهر داذن — عصیت نفسی جدًّا لئن اطاعتها

بر لیغ شد که طغاچار بر غوجی باطغ تقیه معاویان اولئك الذین حبطت اعمالهم بیغداد آمدند و نهب و اخذ و معاقبت آغاز نهادند از آشنا و بیگانه و اهل جیران و لطانهٔ خانه کیفیت کنوز و دفین جواهر ثمین که در خارج همین نام داشت استکشاف کردن گرفت کرهٔ لعبد اولی بر باط و خانقاهی که مستحدث او و مدفن اعزه اولاد و عشایر بود رفته و مبالغت تمام در نبش و فتش و هدم کنس بتقدیم رسانیدند و چون هیچ در همه نبو و همه هیچ نیافتند عاقبت او را که از خانهٔ مالوف که مانس عزّ و دولت و مامن بود

راحت و مغرس نهال بهجت و معرّس اقبال و حشمت بود بی نقل کردند گردنی را
که سر گردن گردان فرو نمی آورد و رکاب گردن کشان گیتی بطوق نعما و ایادی او
مطوّق بود از دغل دل و دغل ذل کشیدند و دستی که از سر زبردستی گوش روزگار را
بشنف رتبت مشنف ساختی بسلسلهٔ تهدید سوار صفت مسوّر گردانیدند و دیدهٔ فضل و
معالی خونابه می باریدند اگرچه بر اعضاء ظاهر قیود و هموم محسوس می شد و رسوم تانّی و قرار
از دیار دل شوریده و ار مطموس امّا سلطان مملکت جوانح بر سریر ثبات مطمئن
و متمکّن بود و ساحت خاطر بامداد صبر که طلیعهٔ نصر و موجب نعم الاجر است مشحون قال
الله تعالی انّما یوفّی الصّابرون اجرهم بغیر حساب

بیت

بگذاشتم مصلحت خویش بدو
گر بکشد گر زنده کند او داند

و چون نظر ارباب اغراض نه بر مجرّد خسران مالی بود ایلچی را با خود یار گردانیدند و حکومت
ملک بغداد در روی تقبّل کرد و قید حدید برداشتند و بعوض آن دو شاخ مخشوب از عداد
و شاخ در گردن او انداختند مانند عروسی سرو بالا معانقه و معانقه را سر و دوست در
گردن آن سرفراز حمائل کرد و در آن روز بازار فتنه از گفتهٔ رضی الدین نیشاپوری
بزبان چوبین خود املا کردن گرفت

بیت

دست من دل شکسته یک شب تا روز
انگار که خوشم است در گردن گیر

این قطعه را در این حال پیش برادر فرستاد - شعر

اسمع فدالك النفوس قول فتی
فدا اوردوه موارد الخطر

اشکوا الی ربنا و منعمنا　　جور زمان یجیئ بالعبر

کان منائی عناق هیفاء　　کالبان ما البان کان من طری

اعادی بدین رسالہ وقوف یافتند یا یکدیگر گفتند اگر او را قوت عرضی نبودی طبع او
درچنین حالی کہ از بقا و ارتقا بدرجہ خلاص آبیس است چگونہ تبلفیق معانی
آتش شدی یا بنظم و نثر موا تات کردی وقوت ذاتی چندین مجانات شدائد
و مقاسات مکائد کہ کوہ از صدمت آن کالہشیم تذروہ الریاح گردد ف
نمودی آن نادانان در غلط جہل و عدم عقل سر رشتۂ معرفت گم کردہ بودند

بیت

کار دنیا کہ تو دشوار گرفتی برخود
گر تو بر خویشتن آسان کنی آسان گردد

یکی از مشفقان او را از مساراۃ وشاۃ اخبار کرد در جواب این دو بیت چون
آب زلال و سحر حلال و کرشمۂ احباب با غنج و دلال بنوشت۔

شعر

رمیت العدی ان لا الین تذللا　　لصرف اللیالی ان ذا لعجیب

وکیف ابالی بالخطوب وانّما　　علیّ من الواق الحفیظ رقیب

انا لی بغداد چہ بغداد بل نمامت طوائف در ممالک از ملوک و مالک از روئے
انصاف با صاحب علاء الدین مشارک و مساہم این عنا و لشکن و مجنّ ناوک محن
بودند پس ایلخان بر عزم توجّہ ییلاق فرمود تا اردو را کوچ کردند و رایات عالیہ
بر افراشت و باد از غالیۂ زلف پرخم پرچم مشام زمانہ را عنبر آگین می ساخت

وفراش صبا منزل بمنزل الام بالام فرش بوقلمون مے انداخت گاہ رعد
نوروزی از مقدمہ تہیوہ زن گشتہ وساعتی برق درخشان چون تیغ قورچیان
خاص عکس ضیا انداختہ و بادعلم نشاط لشکر ربیع از ہر سوئے افراختہ عصابۂ
ضلال وفرقۂ ارذال چون از ابداع عجائب غرور واختراع اکاذیب صراح
ودعوئ بے معنی کہ یکی زیور صدق نداشت بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ
جز خسارت مالی ومزاحمتے حالی حاصل ندیدند ہر چند پیرامن کرو فریب آمدند
از شیخ وشاب وبرو فاجر وخامل وفاخر کسی را کہ از تعدی او حکایتی راندی و
شکایتی خواندی نیافتند و برسبیل برطیل وارتشاحیث ما طلب وشاء بجیزی
اورا ملزم نگردانیدند وبعلت خطاب زوائد اخراجات وعوض عوارضات چنانچہ
از لواحق اعمال دیوانی باشد عرض اورا ملوث تتوانستند کرد سیلاب استشعار
درون ناپاک ایشانرا فرو گرفتۂ اضطراب واقشعرار ظاہر ایشان را متغیر
گردانید ودرمقابل ایذاء ظاہر وقصد تشنیع متر صد مجازات سیئات افعال
ومقابح اعمال گشتند ودرین اندیشہ استیناف اصناف خداع واستعمال اسباب
احتیال پیش گرفتند روز بروز بزرد زور در زیور از زبیر وزبر زور محض تلفیق
وتخلیق برمی آمدند تا بازیچہ بازیچہ عقدۂ افسانہ را مبہم گردانند از اقتراح آرا
واستشارات اہواء این مہرۂ نرد وبر بر بساط عرض افتاد کہ اورا بمکاتبت
ومراسلت بلاد شامی موسوم گردانند وبرقم عصیان مرقوم مجہولی را از قوم یہود
بازو ست کردند وبر کاغذ پارہا خطوط ملون باب زعفران وشنگرف مانند طلسمات
سحری واشکال نیرنجی برکشیدیعنی آنرا درمیان اقمشۂ او ہنگام تفتیش یافتہ اند

دو سه تن را از مجاهیل عرب که باتفاق امراء و شحنگان بمشایخ و مقدمان عرب در
هر وقت فرستاده بودند حاضر آورده تا تخویفاً و ترغیباً تنکیلاً و تامیلاً مصدق اقاویل
و محقق اباطیل و مروج نقد مزیف و مبهج لفظ مزخرف ایشان کردند و حال آن
بود که در اول سال مذکور میان الفی و امراء مصری مخالفتی ظاهر شد و سنقور اشقر
با جمعی از امراء ترک بحری تحری جانب مصلحت را کرانه گرفتند و عیسی بن مهنا از امراء
اعراب شام و آن نواحی با او دم موافقت زد و اسباب مصادقت موکد گردانید
و الفی در دمشق بتشفی از در دمشق و رتق ایشان مستعد مقاتلت و متصدی دفع
اثارت فتن گشت در سیاق این اطوار خبر رسید که فوجی از موج اتراک بحری
از مصادمت لشکر مصری هزیمت یافته بجوار عانه و حدیثه متصل شده اند از روی
حزم و احتیاط برای احتراز و تفحص حالی رسولی را باتفاق باستاق و امراء لشکر
فرستاده بود و سنقور اشقر و عیسی بن مهنا را بر موافقت بندگی حضرت ترغیب داده
و از مخالفت تحذیر و تنفیر واجب دانسته اتفاقاً انهزام ایشان از الفی مقارن
وصول رسول افتاد بدان رسالت ابتهاج نمودند و از آن الوکت استظهار فزود
عیسی برادر خود را مصحوب رسول به بغداد فرستاد صاحب علاء الدین او را ببندگی
حضرت علیا روان گردانید صورت حال انها کرد ایلخان در حق سنقور اشقر نواخت
و عاطفت فرمود و برادر عیسی را تشریف داد و زر و غله بر بغداد حوالت کرد و در آن
وقت شهزاده منگو تیمور لشکری را چون قطرات باران بی کران و مانند سیل
کوه گردان بکنار فرات کشیده بود بر قصد شامیان بخدمت او نیز رسول فرستاد
و اظهار مطاوعت و انقیاد کرد پیش سلطان میسر نبن همین ارسال و مراسلت رفت

ایشان هریک از مقام خود کیفیت حال را اعلام حضرت کردند و حکم یرلیغ شد تا
منگوتیمور لشکر را بازگرداند و از قصد ایشان منع کند امّا بایدو اغول از طرف دیگر بدیار
شام لشکر کشیده بود و خلقی تمام را بقتل آورده مقصود از این شرح آنست که خلاصهٔ
اندیشهٔ ایشان جاذبهٔ محال بود و کاذبهٔ خیال. بدین سودا از عقب ایلخان برفتند
و تزویرها یافته و اغلوطهٔ بنوی ساخته را عرض کرد بامید آنکه هم محصّلان مال چون
مقوی حال و ممشی کار بودند از ین تهمت و نسبت که بصدق نسبتی نداشت استکشافی
غیر شافی نمایند ایلخان بنظر فراست که جام جهان نمای عکس لمعان الملیه اوست
از دیباچهٔ احوال فصول فضول آیت قترا برخواند و بتأمل فطنت از زرار از و رار
از راز زار او زار او بگشاد باستحضار صاحب علاء الدین حکم نفاذ یافت و ایلچی
فرستاد تا در بندگی سریر دولت لازالت ثابتة الارکان کشف القناع باشباع
رود چون ببغداد آمد از زمرهٔ مزوّران آنکه او را محلّ اعتماد تمام می دانستند قرار
برقرار اختیار کرده بود و آنچه مانده از اداء شهادت زور نفور شدند اعادی را اندیشه
افتاد که اگر او را تخلیص و تخلیه کنند هیچ آفریده در معاونت ایشان رغبتی ننماید
بتاسیل بعید و تمنیهٔ بی منتهی ایلچی را فریب دادند و او را دستیار احتیال و دستور حال
خود ساختند و صاحب همچنان با سلسلهٔ توکیل می داشت آری

لمولفه

از دور فلک تسلسل ناکامی بدیع علی کل حال نیست

و باستحالت این دو مسئله کس را یارای سوال نه توکّل بکلائت ایزدی کرده در
مقام تسلیم الحمد لله علی ما قضی والخیرة فیما یقتضی الله ما شاء الله کان و ما لم

یشاء لم یکن ورد زبان و سبحه ساخت و روز نامچ رضا را که عالی ترین مراتب نفس است
بذکر افالم یکن ما ترید فاردما یکون مورّخ گردانید و حلم رزین و فکر متین او میخواند

بیت

اگر سپهر بگردد ز جای خود تو مگرد　　　وگر زمانه نسازد تو با زمانه بساز

که برودی انقشاع غمام غموم را سببی ظاهر شود و با چنین شیبی که حضیض دشمن کامی
عبارت از آنست فراز فیروزی فرا رسد هر زیرک مدرک که درین معانی واجب ارد
بروی روشن شود که هیچ خیر و شر و نفع و ضر بفعل و ارادت بنده متعلق نیست و جمله
قضایا بتقدیر قادری مطلق است و امور عالم مشیت او معلق پس در مقام ابتلا همه
دشخواری بروی آسان گردد و ببرکت توکل و رضا مستحق مزید نعمت و احسان و این
مقدمات صورة حال او بوده در مبدا و منتهی والحمد لله فی البدء والرجعی شیعه
اولئك الذين اشتروا لهو الحديث در مسارعت و مبادرت از عقب رایات پادشاه
تقاعد و تقاعس می نمودند و قرعه تسویف و تعویق بر رقعه اندیشه می انداختند رعاع
الناس را در خفیه از گوشها بازوستها می کردند تا البشائر این روایات خود گردانند آن
روایات را بقول نارا ست بعضنه رسانند و احادیث غیر ماثور آن آحاد باسناد ما
هذا الا افك مفتری مسلسل سازند قال الله تعالی وكذلك جعلنا لكل نبي
عدوا شياطين الانس والجن يوحي بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا و در میهم بعد آ
چون خود مزوّری دیگر نیافتند جوی یک ماهی در مصنا راین فکرت جولان کردند با جماعت
ایلچیان صاحب را مقید کرده باز هم بندگی حضرت شدند و در آن سفر سفر صورة
خواجه بهاء الدین علی بن عیسی الاربلی و نور الدین عبد الرحمن التستری که صنیع

دولت و مربی نعمت صاحب بودند و در ظعن و اقامت هنگام نکبت و سلامت مصاحب و
مطیف رکاب فلک سای و مجلس خلد آثار او با آنکه چون ناله خود در سینه مقیّد بودند بر مثال
اشک از دیده روان گشتند و اگرچه اسباب محاورت و مجاورت و موانست و مجالست
فراهم نمی داد مراسلت و مشاعرت نفثة المصدوری و بثّة المکظومی بر زبان خامه دو
زبان که صورت غمّازان داشت می گذرانید و بدان تاثیر عنا و شماتت اعدا و اعباء
مسافرت در شدّت و لوی بر خود آسان گذر می کرد و الحالة هذه تا بر صهوات مراکب
مراحل و منازل را بقرب عقبه اسدآباد رسانیدند ایلچیان را دیدند چون تیر از شست
نفاذ یافته روان و لبعضت بازور شیب و فراز در پرواز جید از استنطاق و استفهام
بقرینه حالی معلوم شد که در همدان پادشاه را حالتی مشکل که ملوک و ممالیک و
جبابره و صعالیک از تحرّز و تصوّن در وقوع و حدوث آن متساوی اند روی نمود
و تمامت رابها برعادت معتاد ایشان چون کار ارباب هنر بسته شده و از آن روی
امور طوائف امم مانند زلف دلبران پریشان گشته صاحب را از توجّه بارد و منع
کردند متعصّبان عصابه تخییل و ناصبان منصوبه تخییل ایلچی را گفتند تا وقت جلوس
خانی او را مخلّی کردن از مقتضی فطنت و کیاست نباشد بدین سخن با وجود تباشیر
صباح فلاح در شب دیجور هموم بماند و با قید حدید و کید حسّاد در ساخته
مبادی و مقاطع خیر و شر را در عالم مجازی مقداری معیّن و وقتی موقّت است
بی ارتیاب و الامور مرهونة باوقاتها و لکلّ اجل کتاب یمحو الله ما یشاء
و یثبت و عنده امّ الکتاب - حال آباقاخان چنان بوده که در همدان بواسطه
تشرّب عقار مزاج از سمت اعتدال منحرف شد و ضعف قوة می گرفت طبیعت

موازرت اطبا نے کرد - لاجرم مرض متزاید شد روزے بر صندلی نشسته کلاغی که دلیل غراب البین بود محاذی نظر پادشاه نشست و آوازمی کرد -

شعر

من شاعر للبین قال قصیدة　　یرثی الملیك علی روی القاف

بنیت علی الایطاء سالمة من ال　　اقواء والاکفاء والاصراف

گفت قرا تاری مرا طلب می کند از نعاق او کراہیت داشت فرمود تا او را براندند چون کلاغ طیران کرد غشی قلبی روئے نمود وہم درآن غشیت طوطی روحش از قفص قالب پرواز کرد و ذلك فی العشرین من ذی الحجة حجة ثمانین وستمائة ومدت ملک او که روز بازار ریاست وعدل جز آن در خاطر نمی آید ہفده سال بود

بیت

نہادند زیر اندرش تخت زر　　بدیباے زربفت و زرین کمر

تن شاہوارش بیاراستند　　گل و مشک و کافور می خواستند

چند روز برسم ایشان در مقام مصیبت ولباس عزا بودند خواتین ماہ روئے سلسله موے

بیت

بکندند موی و شخودند روئے　　زبان شاہ گوی وروان شاہ جوی

سر سرکشان گشت پر دود و خاک　　ہمه دیده برخون ہمه جامه چاک

وتاریخ این واقعه را یکے از اہل عصر این ابیات عنوان وبیاجۂ دل ساخته

بیت

آباقا خان که از انصاف عدلش　　جہان بد چون بہشت عدن خرم

ز ہجرت ششصد و ہشتاد و عشرین ... ز ذی الحجۃ سنہ افزون بود و نہ کم

کہ با دار البقا شد وقت اسفار ... ازین دار الفنا و اللہ اعلم

جلوس سلطان احمد بر تخت مملکت

در وقت مقام مراغہ چون احوال ملک اختلال خواست یافت تعیین خاتیت را مفاوضت و کنکاج در پیوستند و قرعۂ استخارت بگردانید آقا و اینی و امرا کہ حاضر بودند متفق الکلمہ و مطابق الالسنہ قرار نہادند کہ از برادران نکودار خان گردد و سبب آنکہ قلادۂ اسلام را متقلّد بود او را سلطان احمد گفتند برین مشاورت رائے جملہ منتہی گشت و میعاد کردند کہ باستجماع دیگر شاہزادگان و نوینان ایلچیان پرندہ بجناح عقاب روان شوند و در الاطاق قوربلتائے ویرلیغہا و پایزہا را آنجا تجدید کنند و احکام یاسا را تخدید یابعد از اجتماع ایشان سبزہ چون دلِ غمزدگان از جائے بر خاستہ بود و اطراف کوہ و دشت را از فرشِ مینائی بیاراستہ ابناء زمانرا غزل کاتب ورد زبان شد

بیت

از بادِ نسیم عنبر آمد ... یا نا کہ ز کوئے دلبر آمد

از بوئے چمن چو زلفِ خوبان ... مغز دل و جان معطّر آمد

برداشت قدح چو لالہ یعنی ... ہنگام نبیذ احمر آمد

نرگس سوئے تختگاہ چون شاہ ... بر فرق نہادہ افسر آمد

تاگفت صبا بگل که خوبی | او نیز بخندہ خوش در آمد
آہنگ نوائے نائے بلبل | از زخمہ چنگ خوشتر آمد
از رشک دہان یار غنچہ | در صبحدمش نفس بر آمد
از لطف ہوا مزاج بستان | ہمچون غزل نثر تر آمد

از اقصائے ممالک شاہزادگان و خوانین و نوئینان و سلاطین در این انجمن انجم صفت جمع شدند و قوریلتای ساختند کہ بدان زیب و ترتیب ہرگز اتفاق نیفتادہ بود قاعدۂ نشاط و طرب چون فرش معدلت ممہد گشت و مبشران فتح الباب سعادت ندا ر

شعر

لقد زادت الایام حسنا و بہجۃ | اذا اید الاسلام دولۃ احمد

از محیط خاک بمرکز افلاک رسانیدند احمد مؤید و سلطان عادل دل قباء رفعت و بختیاری در دوش گرفتہ و تاج نتاج اقبال بر تارک مبارک نہادہ روز یک شنبہ سیزدہم ربیع الاول سنہ احدی و ثمانین و ستمائۃ بتخت مملکت بر آمد۔ شاہزادگان از سر نشاط کلاہ بر داشتند و بقدم بشرت زمین را سپہر گردانید مراسم دعا و دولت روز افزون و شرائط تہنیت جلوس میمون اقامت کردہ رامشگران نوائے باربدی را در لحن داؤدی بسقف فلک مینا گون رسانیدند، خوانین دابکار چون باغ نو بہار و صد ہزار نگار آراستہ و بنفشۂ زلف در گوش ہر یک بغمازی فرو خواندہ

بیت

اے ترک نازنین کہ دل افروز و سر وشی | ایثاق دلربائی و امراق اینشی

کاکل بر آلن نو چو شکست بر سمن　　خوشۂ بر عذار نغز تو چون قطرہ بروشی
گل کشکلک بدست حسد چاک میزند　　بر تو چو دید زیبت ترلیک زرکشی
افتادہ گشت برگ قمر تا نہادۂ　　بغتاق آل بر زبر چہر آتشی

بموافقت آن بزم بہشت آثار لآلی افطار امطار از عقود سحاب سنجاب پوش مے ریخت و غلالۂ باد شمال چون گیسوئے مہرویان عنبر و مشک می بیخت، قطرات عہاد تجدید عہود را مہاد انظر الیٰ اثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا در زلال وہاد بسط کردہ و طیور بلغات مختلفہ بآیات من یہد اللہ فمالہ من مضل ومن یضلله فمالہ من ہاد استشہاد نمودہ در جہان بعد از شور و شر سور و سرور حاصل آمد و عقد امور بعید از انفصام انتظام یافت دین محمدی بدولت احمدی نضارت و تازگی از سر گرفت انفاس زبان بنشر دعاء سلطان مطیب شد و خیام ایام باطناب الطناب مدائح او مطنب اعواد منابر از ذکر القاب فاخرہ چون شاخ گلبن شگفتہ گشت و چہرۂ سکہ از شادی نقش نامش ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ صفت یافتہ چون پادشاہزادگان از کشتی کردن و کاسہ گرفتن فارغ شدند علی التنا وب مراسم خدمات را بتقدیم تلقی نمودند باوّل باران جود و احسان برکشت زار امانی قاصی و دانی فائض گردانید و تمامت را از ذخائر انعامات و فواخر خلع و کرامات ارزانی داشت و خلائق را از نشاب عوارف و سجال ارفاد و اسبال خود نصیبے وافر مہیا ساخت

بیت

برتخت نشست فیروز و شاد　　در گنجہائے کہن برکشاد

حکم فرمود تا به نقد زر و جواهر و بالشها و مرصّعات تلید و طارف که از آبا و آقا و اینگو
خود آباقا مانده بود و سالها در خزانهٔ قلعه و دیگر اطراف معدّ بیاورند و بر اخوان و
اولاد و اعمام و خواتین و کنّات و بنات و اخوات و امراء تومان تا هزاره و صده و
دهه و کافّهٔ متجنّده قسمت کردند و از خزائن جز این احدوثهٔ جمیل و دعای خیر دولت
خود را ذخیره نگذاشت

بیت

شد منفعت عالم دست تو که آن دست　　کانست و نه کانست فشاننده کانست
شد مصلحت دنیا مهر تو که آن مهر　　جان است و نه جانست فزاینده جانست

دل خاص و عام بدانهٔ انعام در دام کام و قید مرام خود آورد، بدین وهش و
بخشش و استحقار خزائن و دفائن آیات مکارم پادشاهانهٔ او بر صفحات جرائد
روزگار محرّر شد و یرلیغها باطراف ممالک روان فرمود مبشّر ببسط کف جود و ندی و
کفّ جور و اذی و متضمن اشادت ارکان معدلت و استحکام بنیان مرحمت و پیش
از شروع در کار مملکت بی تذکیر مذکّری ایلچی فرستاد و صاحب علاء الدین را
که بستهٔ دام ایّام و لیالی و خستهٔ سهام چرخ لاابالی بود برهم زده کارش از ورطهٔ
نامرادی و دست خوش روزگار از مکائد اعادی خلاص داد و از قید صورة و معنی
بیرون آورد و بخت بخشم رفته صلح کنان باز آمد و حریف اقبال استقبال کرده شگفت
و چون غنچه در پوست می خندید

شعر

هذا الذی کانت الآمال تنتظر　　فلیوف لله اقوام بما نذروا

ذوقی خاطر با جادت این ابیات سخاوت کرده بود و درین مساق تناسبے دارد

بیت

شب یلدا مرا شد اثر صبح پدید یافت قفل غمم از فاتحهٔ صبح کلید
کشت امید بخندید بیک شبنم لطف شاخ شادی وگرش باز قبولی بوزید
کشتی عمر که در بحر فنا می شد غرق شرط آن بود که نزدیک کنارے برسید
رنگ و نیرنگ اعادی همه از روے مثل بود بادے که کسی در شکم شیشه دمید
دل اگر خار جفا دید خدا را منّت کز گلستان امل هم گل یک کامه بچید
در قدح ناب معطّر فگن و باده بکن گر ز دو دیدهٔ من خون مقطّر بچکید
بر کفم جام غم انجام نه امروز چه شد گر دلم وی ز کف حادثه یک درد چشید
گر فلک کرد بعمدا دو سه روزے تقصیر بختم امروز قصف کرد و از و کینه کشید
عیش خود خوش گذران مغز تفکر کم سوز که در ایام کسے بوے وفائے نشنید

باشارت سیحز بهم و صفهم مجد الملک را گرفته هم بدان قید مقید کردند و با عوان صاحبی سپرد زبان غل از غل غلغل قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا در گوشش پی کوشش انداخت و قید حدید نه از سر عذر از پی غدر در پایش کم نیک در بایست بود افتاد و دو شاخ از روے گرانی و چشم خود بینی نه از سر آرزوے دل و نگرانی هر دو دست در گردنش تنگ در آورد و چندانکه مسمار سرزنش می کرد تقرب و توصّل زیادت می نمود و میگفت سر را بر سر کار او و بار بر سر او خواهم نهاد تا آخر عمر از وے دوری نجست بر اجزاے وجود او صورة فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا ظهور یافت در دست افعال ناستوده و اعمال نازدوده خود چند روز با قید تکبیل بود

صاحب علاء الدین از کمال اریحیت ذاتی و حسن سجیت مجبول خواست که در زبان قدرت
خلعت عفو که بهترین خصائل و بلندترین مراتب فضائل است ارزانی دارد و از
نتائج نفس قدسی حکایت حلم قسّی را منسوخ گرداند جمع مخلصان و خدم و اعوان زبان
تقریع دراز گردانیدند و حقیقت بر جائے خود بود که آخر بشاهده رفت در ازاء اصطناع
و مواهب جسیم این دولت آشیان خاصیت جوهر نفس او چگونه ظهور یافت و در آن حال
جانب حق و خلق را اسر موئے مرعی نداشت امروز چون پیراهن دب حافر حفرة وقع
فیها طواف میکند و از شجرهٔ دست نشان خود ثمرهٔ مجازات اقتطاف عقل سلیم کجا روا
دارد که برخصت حلمی معتاد این ظالم مظلوم صورت را خلاص دهی ـ دباز عالمی را
در دست ظلم و عدوان او گرفتار کنی ـ حکما رخصت نداده اند که بر قتل دشمن مبادرت
نمایند و تا مجال دفع و امکان تحرز از مکیدت او باشد آن طریقه را التزام باید
نمود و تا چون محقق داند که اگر فرصت و قدرت اورا باشد لامحاله جز بقطع و قمع
رضا نخواهد داد و واجب است فرصت را فائت نگردانیدن و روے زمین و ساحت
خاطر را از خبث عقیدت و اندیشهٔ غائلهٔ او پاک کردن و چند روزے که در عمر ستے
واجل را تاخیرے باشد آنرا بچه ندصبوح شادمانی و سرمایهٔ فتوح زندگانی شمردن

بیت

یکی شربت آب از پس بدسگال بود خوشتر از عمر هفتاد سال

دوریں حالت خلایق بسیار از مغول و مسلمانان مترصد با تیغ و خنجر ایستاده بودند تا چه
وقت اشارت رود ناگاه اعوان صاحب اورا بیرون آوردند و دریک چشم زد چون فرمان
فرمانی که خلایق بر تفرق اعضا و اجزا و استلاب جلود و اعصاب آن حریص باشند ربا

ارگ‌ها کردند و خون اورا چون خون مدام بیک دم می آشامیدند و اعصاب اورا بر آتش می نهادند و می خوردند هر آئینه سرانجام و شایت و پایان کار سعایت با ارومهٔ کرم بود و دمانی که او نیاء نعم بوده اند چنین خواهد بود بعد از آن هر عضوی را از اعضاء او بطرفی از اطراف ممالک فرستادند چون سر شتر در بغداد بر آورده بود و زبان در ارباب ثروت نهاده سر اورا آنجا فرستادند حکایت کردند که شخصی صد دینار بداد و زبان اورا ببرید و بتبریزش ببرد اگر سر زبان نگاه داشتی در سرانجام سر از زیان نگردی

بیت

گر زبان تو راز دار استی — تیغ را بر سرت چه کار استی
ور نه جستی فضول خاطر تو — این سرت را بجای دار استی

پای اورا بشیراز فرستادند یعنی هنوز قدم سعایت آنجا نهاده است و چون دست بروی نموده بود و در پی ادبی دست از پای جدا نکرده دستش بپای مردی سرعان بعراق رسانیدند و درین حال بهاء الدین جامی راست

بیت

می خواست که او دست رساند بفلک
دستش نرسید لیک دستش برسید

صاحب علاء الدین را بر حسب فرمان یا ایها الذین آمنوا اذکروا نعمة الله علیکم اذ هم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیهم فکف ایدیهم عنکم الآیه حق شکر و شکر حق واجب آمد و این رباعی که صورت حال داشت یکی از اهل عصر انشا کرده

دوبیت

روزے دو سہ سرو فتر تزویر شدی
جوینده مال و ملک و توقیر شدی
اعضائے تو ہر یکی گرفت اقلیمے
فی الجملہ بیک ہفتہ جہانگیر شدی

دریغ آدمی زاد کہ بواسطہ تحصیل طعام پنج روزہ نفس خود را در آن جہان حطب حطمہ
می سازد و دریں جہان بدرو تا یافت مبتلا شده ذخیرۂ بدنامی و نتیجۂ ناکامی می اندوزد

لمؤلفہ

گر فتنت کہ رسیدی بدانچہ می طلبی
گر فتنت کہ شدی آنچنانچہ می بائی
نہ ہر چہ یافت کمال از پیش بود نقصان
نہ ہر چہ داد ستد باز چرخ مینائی

بیت

کسے بدیں خاک سر فرود آرد
ہر سرے کو نسر سری دارد
ہر کہ جز دوست ہیچ نشناسد
ہر کہ جز یار ہیچ نشمارد
نام خویش از میانہ برگیرد
کام خویش از زمانہ بردارد

حکومت بغداد بر قرار بحکم یرلیغ صاحب علاء الدین را مفوض شد و زیادت از
معهود سلطان او را اسیورغامیشی کرد و خلعت خاص و پایزه داد و روزگار از کرده
خود عذر خواه آمد هر چند صاحب را نیت اثر و او خاطر متموج می زد و نخواست که باز
در آن کار شنگرف و دریای ژرف خوضی پیوند و و مجازات و هر غشوم و مکافات جیب
مال و جاه دنی شوم در مدت فراغت باستهانت لذات و راعات مزخرف تقدیم نماید
بلی پادشاهی با قرب عهد که بر سریر سلطنت تمکن یافته باشد بی وسائل تشفع
وسایل چندان عواطف پادشاهانه و مراحم خسروانه مبذول دارد و او را از دو غرقاب
شماتت و هلاکت خلاص دهد و خصم معاند و دشمن حاسد را با هر چه از اموال او گرفته
و برده باشد در مدت حکومت حاصل کرده بوی تسلیم فرماید چگونه رد سخن و منع فرموده
او در مذهب عقل و عرف مرخص و ماذون بود و بدین موجبات از اعتناق عهده و
تصدی آن اجتناب نتوانست نمود و خود رسمی قدیم و علتی مزمن و عادتی متمرن
است که آدمی زاد درین خاکدان و حاصل این بادوان هنگام محنت بتذکر ایام دولت
تن در خوش دهند و در روز شادی شب اندوه فراموش کنند و بی شک کار
دنیا تا هست بی ثبات و بی قرار و زود گذر و ناپایدار بوده خنک مرد و شی ایرا هم
ادهم صفتی که این عروس بی وفا را هم در شب اول زفاف از
سر یک دلی سه دوروئی طلاق سه گانه بر گوشه چادر بست و در کنج
آشیانه قناعت که گنجخانه فراغت است خرم و آزاد نشست القصه قلم
از جاده عادت با نهج مقصود تفهیم سلطان روی ایساختن مهمات ملک و
تنفیذ مصالح سلطنت آورد راه نیابت بسغونجاق نوئین تفویض کرد و منصب

صاحب دیوانی بر قرار صاحب شمس الدین را مقرر فرمود و رتق و فتق امور
ممالک را برائے رزین و فکر متین او باز گذاشت لاجرم رونق ملک و ملت
از پایه معهود زیادت شد و بلاد و عباد را بحسن مساعی و یمن تدبیر خود آمن و
معمور داشت و جهانبانرا حکایت عدل فریدون فراموش شد - و ریاض دین
محمدی بنسائم عدل احمدی هر روز خرم و تازه تر میگشت ، و بر قاعده اسلامیان
یرلیغ را فرمان وایلچی را رسول گفتند . و ایلخان از شرب خمر معرض بود و احیانا
قمیز را متعرض و شیخ کمال الدین عبد الرحمن الرافعی را بواسطه معرفت سابق
سیورغامیشی کرد - و رتبت قربت یافت و شیخ الاسلامی و تولیت اوقاف
ممالک را از آب آمویه تا حدود مصر و نظر اهتمام او فرمود و حکم شد که تمامت اموال اوقاف
بر حسب شرایط واقفان بوقوف و حضور نواب شیخ کمال الدین و ائمه کبار و علماء نامدار بمستحق
رسانند و مواجب و رسوم و ادرار کلب و نجیبان یهود و نصاری که در سابق داده بودند از اوقاف بتعصب
احکام در هر وقتے اثبات یافته بود مسقط گردانیده از مال خزانه ملک عوض دادند - و در تجهیز
قوافل حاج و ترتیب مؤن سبیل بیت الله تاکید بتمام احکام نافذ گشت - و
همچنین معین شد که حاصلات اوقاف حرمین کریمین را زادهما الله شرفا
و کرامة جمع کرده هر سال بوقت توجه حاج ببغداد فرستند - تا صاحب
علاء الدین آنرا بسدنه کعبه و خزنه بیت الحرام رسانند - و متعبدات و مواضع
اصنام بے نام و دیرهائے نصاری را مساجد و معابد اهل اسلام ساختند - و
بدین مهمات دینی از خواص و مقربان حضرت بهر طرفے یکے را روان فرمود -
و ترجیب ارباب علم و فتوے و تعظیم اصحاب زهد و تقوے و مشایخ و

متصوفه و اصحاب خرقه یکی هزار شد - و شیخ کمال الدین عبدالرحمن ملازم
بیس و نهار گشت صاحب دیوان در مبادی خوش و القوان شروع در پایه ستخت
عرضه داشت که هر سال هشتاد تومان زر مصالح آش از دوها و خواتین و شاهزادگان
و تغار چریک منصور صرف می رود و اکثر بر کار خاصه خواجه فخرالدین ابداجی می
نشیند - اگر بر لیغ شود از خاصهٔ مال خود امسال آن مهم را کفایت کنم پسندیده افتاد
حکم بر لیغ بنفاذ بپیوست - که خواجه فخرالدین ابداجی در کار آش مدخل نسازد و همت
صاحب آن سال مصالح آش را ابداجی منتمشی گردانید - و تقریر کرد که چهل تومان
زر زیادت خرج نشد و تا غایت آنچه تصرف نموده اند عرضهٔ اتلاف و ضیعت
بوده و سبب وحشت صاحب با خواجه فخرالدین آن بود که سلطان در سر بار
جلوس بنا بر سوابق خدمات و ادا صر ادبات که در بندگی حضرت همیشه داشت
حکم فرمود تا او صاحب دیوان باشد - بکمال انصاف عذر این گفت که نطاق
تدبیر من از احاطت بر کلی مصالح قاصر است و با وجود آفتاب از چراغ بیهوده
زنان استنارت نمودن مقتضی کیاست نباشد - اگر پادشاه سیورغامیشی فرماید
بهمان اسوه قدیم و لیسون تا بوق که در بندگی آقا بنگلو موسوم بوده ام کوچ
دهم و امتثال اوامر و نواهی را کمر بندم - سلطان استعفاء او را پسندید - و
عاقبت کار آش بزرگ را که در طی بلایل در دریای بی ساحل بود بکمال
کفایت او تفویض فرمود - بدین موجب که تقدیم یافت صاحب را تغیری
با او در خاطر ظاهر شد - و چون بدین تدبیر کرد تا به روح قدس را سی شایسته است
از التزام تهیهٔ مصالح آش - احسانات اموال خود را فدیت او را اندیشه‌ی

نمود و در شهور سنهٔ اثنی و تسعین و ستمائه که محرر این سطور را عزیمت سفر آن طرف
افتاد - بخدمت آن یگانه مستسعد شد. انواع مکارم یافت بصورت شخصی
مصور و علمی معالی در تحت همت نفسی متبحر محاورتی چون آب روان
روح افزای و لطف طبعی چون جوهر بادهٔ طرب زای در صیغت صنعت
وی نظمی اَعذَب مِن ماءٍ مَعِین و در کسوت لطافت زیبا تر از گل و
نسرین

نظم

جواد کفّی عادل دلی که در قسمت | ز بخل و ظلم نیابد نصیب او الّا
که جام باده بساقی دهد بیست تهی | بتیغ سر بزند کلک را نکرده خطا

حالی که دیده بر او اغرّا و تحمل شد بی سابقه خدمتی و لاحقهٔ معرفتی که جاذبهٔ
مکارم اکارم و مستدعی اختلاط و انبساط باشد امداد استیناس متعاقب نشد
و از هزّت طبع در اکتساب فضائل علی حسب الاستعداد رغبتی صادق
و میلی کامل فرمود و بحکم آنکه هرگز رکیب غارب اغتراب و کروب مفارقت
دیار و اتراب و تحمل اسفار شاق اتفاق نیفتاده بود احیاناً از تمادی ایّام
مهاجرت و حرقت فرقت احباب و وطن بدین بیت

بیت

بِمَ التّعلّلُ لا اَهلٌ و لا وطنٌ | و لا ندیمٌ و لا کاسٌ و لا سکنٌ

تعلل رفتی بجواب ملاقات دست دادی با تراکم و تزاحم شواغل و عوائق در
طلاقت وجه و ذلاقت لسان بساط لطف طبع را مبسوط فرمودی - و بحسن
محاورت اظهار تعلق خاطر و طیب مناظرت و معاشرت با او حشت مهاجرت

زائل گشتے و دیا نجلح آمال وقضاء مہمات بادم وقدم تکرم وتجشم نمودے۔ و
چوں زبان عذر عقدۂ لاینطق داشت درادائے آں شمائل اخلاق و لطف
گستری گفتے

بیت

اے تو غریب در جہاں بندہ غریب شہر تو
از تو غریب کے بود رسم غریب پروری

وچوں اتساع عرصۂ بسیار او نہ درخور ساحت سماحت و علو ہمت او مشاہدہ
افتاد برخاطر گذشت کہ چنیں شخصے مؤیدات سی سال در ملازمت حضرۃ
بادشاہان گردوں غلام بنظر عنایت ملحوظ بودہ ومتصدی جلائل اعمال ایشاں
شدہ اگر آفتاب صفت نظر بر اکتساب زر و دینار داشتے باچوں شگوفہ
مبل برگ سیم خزائن عالم او را حاصل بودے۔ اما ہیہات مرد موفق عاقل روشن
رواں کہ دیدۂ فکرتش بکحل الجواہر بصیرت منجلی باشد۔ کجا بدیں خاک رنگین
چوں اطفال مستأنس گردد بل ملتفت واز جاہ وحشمت ایں جہانی وصامت
ناطق خاک تودۂ فانی اکتساب ذکر باقی کہ حقیقت عمر ثانی جز آں نیست چگونہ
اختیار نکند۔ واینک زبان حال نیریہ زحمت فال شاہدے عدل است
کہ بواسطۂ مشاہدہ از نتیجۂ جبلی و نتیجہ کرمی اصلی در مدت اندک مصاحبتے بعد
از آنکہ از یں آستانۂ غرور بمنزل حبور پیوستہ واز آں ناز و نعیم او را و محقاب
او را اثرے نماند و بتجرد جریان خامہ بر صفحہ دو طبق کاغذ بہ رشحۂ لعاب
مدادی چگونہ مطالعان ذکر جمیل او را از عرلیضہ

شعر

ذکر الفتی عمرة الثانی وحاجته　　ما قاته وفضول العیش اشغال

برسے خوانند مقصود از اطالت این تشبیب آنست که روزے جمعے از
اہل فضل و مشاہیر آں صوبہ که مطیقان خدمت و محرم اسرار بودند در
مجلس انسی حاضر شدند و لحظه مجال اغیار مسدود داشتند - در اثنا ر
حکایتے کہ سے رفت ذکر صاحب شمس الدین ادام الله علیه ستا بسبب
رحمت طراز حلل اخبار و واسطه عقود حکایات آمد محرر این تعلیق از اسباب
وحشتے که خاطر زاهر صاحبے را با آں یگانه حاصل بود و در مقدمه اشارتے بداں
رفت استنطاق کرد و تعجب نمود بمغلظات قسم و ایمان مؤکد حجاب اشتباه
از محاذات بصیرت برداشت و تقریر کرد که با خدمت آں صاحب قران ہیچ
وحشت مخاصمت و شنار مخاشنتے نبود الا هرچند پیرامن کعبه تودد
طواف مے کردم و روے بقبله اخلاص مے آوردم خاطر صاحبے را نفور تر
می یافتم و اعراض و انقباض زیاده مشاهده کرده می آمد - و با آنکه تعطف
او و اصلاح حال خود را در عقده تعذر یافتم و از عنایت و موالفت و رعایت
و مخالفت نومید شدم بدخواه دولت و قاصد جاه او نبودم و در حضور و غیبت
بر مراسم خدمت و اطرائش توفر می نمود - والدلیل علے ذلک در زبان اجتناب
از کار آتش بزرگ چوں مرا در معرض مواخذت آورده بود - این دو سه
بیت که در زیور پارسی بحقیقت از حلل خالیست و ینابیع لطف طبع از
الفاظ آں جاری انشا کردم و به خدمتش فرستاد

بیت

مکن نومید مارا وانکه نومید

همه کس را بچشم خوار بیند

نیندیشد بیندیشد همه چیز

بجز بیچ خوابها بسیار بیند

سزد گر مرد عاقل وقت فرصت

نگه دارد ولے در کار بیند

این معانی درگوش صاحب تاثیرے نکرد واین قطعه با غرابت ترکیب ولطف تمثیل از آیت رحمت نامهٔ آسمانی مشتمل بر لطائف توبیخ و اعتراف بر جرائم هم قرینهٔ انشاگشت و رهینهٔ انشاد

قطعه

لَوْ تَرٰی خوانده مجرمان پیشت

همت عفوت از سر تعظیم

از کرم آیت وَلٰکِنْ را

بر نخوانده زهے کریم رحیم

بهر تعظیم و عکس این معنی

نکته یافتم چو دُرّ یتیم

تو کریمی و کرد کار کریم

راستی سبب کرده شد به ونیم

باچندیں سوابق اعتذار و قیام در مقام استغفار یک انشوطه از معاقد تنکر صاحبے واہی نگشت و بہیچ وجه در بند تدارک رخنه نشد - بل دیگر اسباب را رهگذینه شد - چوں ایں حکایت بادا پیوست از حاضران که واقف براحوال بودند استشهاد کرد ہر یک داستانے موافق ایں نمط و ملائم ایں نسق بتقریر رسانید تا بعد از تسطیر اساطیر و افسانه و ابداع انواع احوال زمانه باز سر سخن رویم سلطان احمد در تمهید قواعد عدل و انصاف و اغلاق ابواب حیف و اجحاف بیک مبالغ بود صاحب دیوان تقریر کرد که چوں پادشاه سلیم الاعتقاد در اعلائے اعلام اسلام و اعلام آیت تثبیت دین محمدی علیه السّلام رغبتے صادق و نیتے صافی دارد باسلاطین بلاد مصر و شام اظهار موافقت و اعلان مطابقت پیش باید گرفت تا تیغ خلاف از طرفین در غلاف رود و راه تردد تجّار روا دید تردد منفتح گردد - و مواد مشوشات و اصول منازعات بیکبارگی منقطع و منقلع ، و اگر دفع نازله را همت ادا رود بحکم اتحاد در دین و اتخاذ مسلک یقین در مظاهرت و مناصرت بقدم اجتهاد ساعی گردند - و شرایط مطاوعت و متابعت را راعی و باشتهار صیت مشابکت و انتشار ذکر مشارکت خواطر اہل اسلام در بلاد ایل و یاغی و دیار مطاوع و طاغی بعبودیت حضرت زادها الله مسارّا و محابا مائل گردند چوں ایں سخن متضمن محض مصلحت و موجب رونق و نماء ملک و ملت بود حکم بر لیغ شد - شیخ کمال الدین عبدالرحمن را برسالت و سفارت متعین گردانید متشمر بدخول سلطان در مسلک دین و ابتهاج بمنهاج شرع یقین و ذکر التصلاح

ذات البین واستبعاد از طریقۂ نفار و شین بعد از ارسال و مراسلہ اقضی القضاۃ
قطب الدین الشیرازی و اتابک پہلوان را با مکتوبے[1] رواں فرمود. چوں باختلاف
رسل سُبلِ موافقت میان طرفین مفتوح شد پادشاہزادگان و امراء از اشتباک
واشتراک سلطان با ملوک مصر و افتتاح مصادقت میان ایشاں متفکر و ہراساں
شدند و از ظہور قوت اسلام و اسلامیاں بر خود پیچان و ہنگام جلوس سلطان احمد
پادشاہ زادہ ارغون باتفاق دیگر برادران بجانبیت آقا سوچلکا دادہ بود. بعد
ازاں عازم سغوریوق شد. و باغواءِ جمعے امراء در خاطر او غبار تغیرے پیدا
گشت و امارات مخالفت ہویدا در بند ساختگی اسباب مدافعت و پرداختن
ابواب معارضت فکرہاءِ پادشاہانہ کرد. طغاجار را کوس و اعلام داد و میر تومان
گردانید. و لشکر قراوناس کہ نسناس صفت اند نہ ناس. و درمیان مغول
از ایشاں بے باک تر نباشد. در عداد اہتمام او آمدند. حکایت تغیر نیت و تبدیل
عقیدت او را در خدمت سلطان عرضہ داشتند. الیناق کہ مقدم لشکر گرج بود
و بصفدری و بہادری مشہور براہِ رسالت نامزد شد و امتحانِ احکم بر لیغ باستحضا
و نفاذ یافت. چوں بخدمت شاہزادہ رسید عاطفت شاہنشاہے عنقار
دل بے وفاء او را کہ انیب شبابت از و چوں کبریت احمر و اکسیر اعظم عدیم الوجود
بود بحلاجل اجلال و شقلۂ اصطناع مقید گردانید. الیناق بمنابح آفریدگار عزشانہ
کہ اعناق ہمت مومن و مشرک باطواق آں مطوق است قسم یاد کرد. بر یکتا دلی
و اخلاص در عبودیت و موافقت شاہزادہ مواثیق مستحکم را حجت داد. چوں آں
بندگی سر بر داشت معاودت کرد و رباب توجہ ارغون بصوب حضرت تعارے

[1] یہ مکتوب عربی میں ایک طویل خط ہے۔ ... کا متن اس مقام پر حذف کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس سے

سخنہم را از غمزۂ دلبران باد رسانید۔ صاحب دیوان را از ماجرای مہادنت اعلام کردہ بودند۔ از تبلیل تقریر و تزلزل حرکات او آیت مواضعت چوں آب فرو مے خواند و خود ہیأت ظاہر دلیل ہیأت باطن باشد۔ و زبان ترجمان احوال سرائر در بیستگی حضرت بعد از تمہید مقدمات عرضہ داشتند بازدواج دختر سلطان کوچک نام البناق را بزرگ گردانید۔ و بدیں لمع نواخت و عاطفت و اعلاء مرتبت و مکانت او نافذ گشت بدیں حسن تدبیر بیخ مخالفت را از ساحت سینۂ او قلع کرد۔ و مادۂ وحشت بدیں معالجت حاذقانہ انتزاع یافت عنقریب شہزادہ ارغون جوشی را بسراپردۂ سلطنت فرستاد۔ معلم بدانکہ در زبان ایقاقی بد امالک و اتقاد نوائر غضب ایلخان و تراجع کوکب دولت صاحب دیوان سوچایکا دادہ بود۔ کہ ہر چہ سمت تملک دارد از نقد و جنس و ضیاع و عقار از آں پادشاہ است و ہنگام اشارت بے تلعثم و تغمغم تسلیم کند۔ اکنوں التماس از ستادۂ سلطنت آنست کہ او را مصاحب جوشی آنجا فرستند۔ تا آں سخن پرسیدہ شود۔ و آں مصلحت بتفصیل رسانیدہ آید۔ و نیز چند سالہ تصرف در ممالک پدر نیکو نمودہ و ہرگز حسابے مشتمل بر جمع و خرج ممالک رفع نکردہ آنرا ہم جوابے گوید و سیاقتے منقح بنماید باعث بر ارسال ایں الوکات مطمع مالی نبود چہ در وقتیکہ واقعۂ اباقا خاں شائع شد۔ برآں منوال کہ شرح دادہ آمد اکثر طوائف از راہ غلبۂ ظن می گفتند۔ صاحب دیوان برائے تخلیص بادمردہ منتظر برآنکہ صبی الملک چوں ازیں کار فارغ شود باسترقاع او پردازد۔ با بعضے خواص و ابناقان حضرت مواضعہ کرد تا پادشاہ را سمے ناقع منجر بیع کردند

و وفاتِ برادرش منگو تیمور نیز ہم چوں دراں نزدیکی واقع شدہ بود بدیں روایت سند گردانیدند این اغلوطہ در خاطر شاہزادہ استحکام یافتہ بود و پیوند دیگر اسباب وحشت شدہ سلطان دانست کہ زبدۂ مقصود چیست وایں التماس زہر بیست در جلاب تعبیہ کردہ و تیغے خونریز در زیر پرنیان نہفتہ و صورتے کریہ در پیرایہاءِ دلکش و ملابس منقش جلوہ دادہ آنرا جواب ایں فرمود کہ تمامت امہات مہمات ملکی و مالی در نظر و عہدۂ صاحب دیوان است اگر غیبت کند مصالح در معرض اہمال واختلال افتد۔ و در دیوانِ حضرت کسی کہ قائم مقامِ او تواند بود۔ و بتمشیت امور قیام نمود۔ نہ اورا چگونہ تواں فرستاد۔ برسول و مراسلہ التفاتے ننمود۔ و برسئول و مقترحات اعتمادے نفرمود۔ جوشی سخن تمام کردہ با جوشے تمام و ناخوشی بپیغام مراجعت کرد۔ ایں مدافعت ضمیمۂ منافرت گشت و معادات از حدّ قوت بحیز فعل پیوست بر ساز ناسازگاری پردۂ مخالفت را آہنگ بلند تر شد۔ بل کار راز پردہ پوشی بگذشت و در مطاوی ایں اطوار سپہر فضائل را زعلا جدا ماند و روزگار در عطاءِ خود رجوع کرد چنانکہ شاعر نظم دادہ

یگانۂ ہمہ آفاق صاحب دیوان

علاءِ دولت و دیں صاحب زمین و زمان

بسالِ ششصد و ہشتاد و یک شبِ شنبہ

چہارم مہ ذوالحجہ صبح در اران

ازایں وحشت آباد دنیا بجنت سرائے عقبے خرامید۔ و جہانے معالی را با خود در دل خاک ضمین ساخت

مصرع اے خاک چدانی کہ چہ بر ما رفتہ +

دیدۂ فضل خوناب می پاشید و روزگار بناخن حسرت چہرۂ امانی می خراشید

بیت

دلہا ز ہجر غرق بدریای دیدہ اند
جانہا چو مرغ بسمل درخون طپیدہ اند
دانی سبب کہ چیست وچرا آہ مشعلہ
بر فرق طاق قبۂ خضرا کشیدہ اند
بدرے ز آسمان وزارت افول یافت
سروے ز بوستان معالی بریدہ اند

صاحب دیوان در مقام عزا نشست و صحن سراچہ چہرہ را بسیل خون آلود سرشک بشست بر عادت خود از خواب جدا ماند و درخور بود کہ شمع کردار اشک ریزان بر رخ زرد و مانند صبح جامہ دران با دم سرد این بیت جانگداز مکرر می کرد

بیت

گوئی من و او دو شمع بودیم بہم
یک شمع بمرد و دیگرے صبح بزد

چون ہنگام ترتیب غزا و عزم کفار بود نہ موسم عزا و نیاح سلطان او را خلعت خاص دادہ بانواع سیورغامیشی تسلیۂ خاطر مبتدل فرمود پس بتدبیر استدراک امور و دفع اذیہا ہیچ و تسکین ثوائر ہیچ فتنۂ کہ زمان از زمین برانگیختہ بود

مشغول شد - ارغون یرلیغ فرستاد باطراف که املاک صاحبی را بانصرف
ایلچیان و نوّاب دهند و وکلاء او را از شروع در استیفاء متوجهات ممنوع
دارند و بدین مصلحت بولاتا مور را بعراق روان کرد و سبب آنکه بنفس خود
درآن حوالی بود - و ارباب عراق استشعار داشتند ابصرف قوت بعضے را
در تصرّف گرفتند و ذرائع اختلاف و وسایط معاودات علے السحالات والعلات
بسلسلۂ وارد ست درهم چه دست درهم که کار جهانی برهم زده نهال مشاجرت بیخ
بثری و شاخ بثریا رسانید - و بکرات بهنگام اجتماع شاهزادگان استحضار
رانفوریلتاے ایلچیان علی التلاحق بلیغ نمودند و ما زادوا الا التباعد من جانب السلوه
الصلاح و ما زادوا الا علی المقارعة والکفاح چون صراف تقدیر زرشته و کان تصاریف
مصارف و فصول را درست بمعیار میزان فلک برکشید و بر قسطاس زمانه کفۂ آنج والیل
ان طال غال الیوم بالقصر مائل شد و کمیل روزگار جامها سبز مستعار را اشجار از کسوت
ربیع عاریت گرفته بودند بدست نجد و فصل بازخواست کرد خیاط خزان بسبیط خانه اغبر از اوراق
اغصان ثیاب احمر و اصفر بر دوش عروس چمن افگند و روح نامیه تربیت نبات نبات عاجز
آمد قوت مولده را عزب خانه گرفت - **بیت**

ادر باغ ستروات شد وزادن بگذاشت
چانند نا سیه نشین و طبیعت عزبست

بسخن مسعود سعد سلمان ملایم وقت و زمان آمد **بیت**

چون گشت باغ پیر نهان گشت راز او
چونانکه بود پیدا آنگه که بد جوان

آرے جوان و پیر ہمیشہ دل چنیں بود
کیں راز خود بدید کند و اوکند نہاں
در بوستاں بجائے گل و لالہ و سمن
آمد ترنج و نرگس و نارنج بے کراں
گر ارغواں ز باغ بشد ہیچ باک نیست
مے خواہ ارغوانی بر یاد ارغواں

هیزبان زبان از باد خزاں ببرگ ریز رزاں موکب خزاں را بنوی بر گی نوا مے ساخت و نائے بلبل ناطقہ نوائے

بیت

برگ ریزاں ہمہ حال فرو باید ریخت
بقدح آنچہ از برگ و نوای طراست

می نواخت باغبان در صحن چمن از زیر درخت گل و ارغوان و سمن رخت اقامت نزدیک سرو سایہ افگن کشید۔ و چوں ایام نضارت سبزہ و گل و طراوت و طلاوت یاسمین و سنبل مانند عہد دوستان سرپل و مواصلت غایات بے ثبات مے نمود۔

بیت

شب وصل تو عجب زود گذر بود مگر
نسبتے داشت شب وصل تو با روز شباب

ذکر شکر عہد و وفا بر ورق متخیلہ نگاشتند از تسجاع دلنواز قماری و حمام

ونغرید و زمزمهٔ عنادل در مجلس باغ آواز زاغ و نعاق غریب غراب بدل ماند
واهل زمین بدیدهٔ تعجب نگران و زبان زبان حال طعنه زبان گویان فلکا تا کے ازین
تجدداتِ حال و روزگار چه ازین گردش با مزه مر ازین حرکات دائم چه مے
خواهی درین انقلابات چه بنیاد مے نهی

بیت

تا کے فلکا گرد جهان میگردی
روزان و شبان باین و آن میگردی
خاک آدم گشت و آدمی خاک شدند
در دور تو تو چنان میگردی

نه نسیم نوبهار و غضارت ریاض از سموم صیف مصئون می ماند و نه رنگ و بوی
بستان نالستان از ترک تاز حریف غریب امان یابد و نه خزینهٔ ملون خزانه خانهٔ خزانی
از سلب و نهب صدمت شتا سلامت میپذیرد اسعدی تنها برفی

بیت

[illegible] آواز برآید روزی روز نوروز [illegible]
امروز خزان است و شود فردا دے

و دیر میماند روزگار سرا سه نذلک شهور اثنی عشر هلالی و تشریح تاثیرات دهور
زمرهٔ بشر را از آب پارسیهای طبع آتش سرشت سوخته کرده تا چون آتش پارسی
محرق است و دوستان را چون نسیم عراقی موافق این کلمات سوخته
می گردانند

نظم

مہ فروردین کہ وقتِ اعتدال است

جہاں چوں نو عروسی با جمال است

ز تاثیرِ مہ اردی بہشتی

بجانہا می رسد روح بہشتی

مہِ خرداد ما را خرمی داد

کمال نشو عالم کرد آباد

بود اندر مہ تیر اوج خورشید

شود رخشاں از و رخسار ناہید

ز مرداد است بے مرداد یا حور

بظلّ خویش خوش راں کام یا خور

بشہر یورت سہیل آید بدیدار

ہمی تابندہ ہمچوں جبہتِ یار

بود در مہرِ مہ نوبت خزاں را

برد بادِ خزاں برگِ رزان را

بخوبی چونکہ آمد ماہِ آبان

نگاری جوی ہمچوں ماہِ تابان

بآذر مژدہ یابی از زمستان

ز حجرہ نقل کن سوئے شبستان

چو آمد ماه سرد و قلب دی ماه
تو هم قلب شتا و جام می خواه
چو شد سیمین زمین در ماه بهمن
مے اندر جام چوں جانست در تن
در اسفندار مذ ماه او فتد جمر
وَمَا لِلْبَرْدِ مِثْلُ الْجَمْرِ وَالْخَمْرِ
چو آمد پنجه دزدیده بے طیش
بدزد از عمر خود روزی پی عیش

ارغون عزم توجه بغداد مصمم فرمود - و نواب مدینة السلام را جباشتی استقام پیشانهید خزانه موجود بست - و بعلت بقایا در سالهاء گذشته مبالغ وجوهات ا معین گردانیده استخلاص رفت شیشتی بخشی و بولاتا مور و طغاجار در ساختن مصالح و خوض در سوانح مهمات سعی بپیوستند - چوں از تحصیل مال فراغی حاصل شد در اوائل شهور سنه اثنین وثمانین وستمائة با لشکر عازم بلاد شرقی شد - در تدبیر آنکه چگونه تختگاه موروث از دست معادی دولت بیروں کند - و دیده بخت دشمن پر خون روزی لیشبے می پیوست عَسَى اللهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهٖ چوں اندیشه ملک گیری بے مساعدت رجال و مساعدت مال محال مے نمود همت بر تحصیل ایں اسباب که مؤدی بود بحصول مطلوب مصروف ساخت و در اختیار ایں امور امیر علی چکبین با جمعے کثیر تعلیم بعضے امراء در خدمت سرپرشا شاهزاده تقریر کردند که صاحب معظم وجیه الدین زنگی الفرویدی ابن الصاحب السعید فخر الدین طاهر

بیت

طاہر آں ذات مطہر کہ سپہرش گوید
صدر طاہر گہر و صاحب طاہر نسبت

کہ روی رزمیہ مکارم و ممالک و معالی و تاج و تارک ملوک و اکارم و اعالی بود
نزاہت عرض شریف او چون ترکیب آسمان از عیب مصون و جلالت قدر منیعش
مانند چہرۂ آفتاب از کلف تکلف مامون در مدت حکومت اعمال خراسان و
مضافات آں هر سال تو بانہا بخاصہ تصرف کردہ و انواع اکاذیب و افائک
در زیور تزویر بخلوت جلوت دادہ شہزادہ بمواخذت و توکیل او اشارت راند
چون ہرگز طاہر نسب طاہر حسب زاکی محتد سامی منصب بر کاکت و خساست تن
در ندادہ و ہنگام توسط امواج بلیت و تعرض افواج نکبت امارت تذلل و تقلقل
از خود ننمایدہ و هر وقتیکہ در خلاب عیش کدرافتاد و بر راہ گذر بلا مضطر
حال شد دست اعتصام در عروہ وثقی صبر و احتمال زند و سہام صروف ایام را
جنۂ واقی از تثبت و استقرار پیش دارد و جانب تذبذب و حیرت کہ مادۂ
پریشانی و موجب سخریت و ملامت محب و شانی باشد فرو گذارد خواجہ
وجیہ الدین در دفع ایں حادثہ کہ منصوبہ روزگار ناہموار و بازیچۂ فلک زوار بود
استصراخ و استغاثت را در خاطر راہ نداد و بخواتین و امرا التجا ننمود

بیت

چوں شحنۂ نیاز زدست تو پا وگیست
ترس از کمین ندارد و پناہ از طغان مخواہ

دل را فزایہ وار غل اندر گلو مکن
تن را پیالہ وار کمر بر میاں مخواہ
گو دردِ دل قوی شود و گو تاب تب فزای
زیں گلہ شکر مجوی وزاں ناردان مخواہ

امّا اصحابِ دولت و پروردگان حضرت بر عدم تواضع و التجا و قلّت استمداد از افرادِ امراء باز خواستہاءِ مشفقانہ مے کردند۔ و در شیوۂ مہادنت و توصّل مبالغت مے نمود۔ رعایت خاطر ایشاں را بطیغان قہستانی مکتوبے نوشتہ این قطعہ مضمن را ایراد کرد

بیت

چوں ز تو دارم جوانی گردشِ گردونِ پیر
مشک من کافور گشت و ارغوانم شد زریر
آہِ من سرد است چوں باد خزاں نبود عجب
چوں بہار عمر ما را در گذشت ایامِ تیر
ماہ و مہر و تیر را من سخت بد مہر اوفتاد
اے مسلماناں فغاں از جورِ ماہ و مہر و تیر
قامت چوں تیر من چاچی کماں شد زاں سبب
بار دور انداز و از نزدیکِ خود ما را چو تیر
گوشمال حادثاتم داد گر زوں چوں رباب
ہمچو چنگم لاجرم مے آید از رگہا نفیر

آنکه با من کرد گردوں کرد با بسیار کس
بامدادے میر بودم در شبانگاہے اسیر
صاحب اعظم وجیہ الدین بُدم دیروز من
ملک را فرماں دِہ و شاہِ ممالک را وزیر
زر نہادہ گنجہا از بہرِ دفعِ روزِ رنج
رنج من زر مے فزود و زر نبودم دستگیر
نکبہ بر حالِ کساں ھر گز کسے چوں من نکرد
حالِ من چوں بازگشت و من بسانِ بازگیر
چوں عزیزِ مصر بودم خوار گشتم ہمچو خاک
از من و دورِ فلک گر عقل داری پند گیر
سر برآوردی بدولت پاے مردی کن بلطف
دسترس دادت خدا اُفتادگاں را دست گیر
کیں ہماں دھر است کز شاہ اردوان بربود تاج
ویں ہماں چرخ است کز نوشیرواں بستد سریر

او در جواب ایں ابیات مندرج گردانید **بیت**

سالہا جامِ جم بدستِ تو بود
چوں تو نشناختی کسے چکند
بُردہ بودی و نقش آمدہ بود
چوں تو کژ باختی کسے چکند

گوهرِ شب چراغ بود ت لیک
چوں خود انداختی کسے چکند
اسب رہوار بود میداں خوش
چوں تو بدتاختی کسے چکند ؛

حاصل در جواب این مطالبہ و عتاب میگفت پادشاہ حکم فرماید تا مرا در محضر امراءِ حضرت کتبۂ صاحب وقوف محاسبات را استدراک و مستخرجات را استکشاف نمایند۔ اگر چیزے بسبیل تخلیط و برطبل یا تغلیط و تعطیل اصول اموال چنانکہ رسم ولاۃ اطراف باشد۔ بدین طرف عاید شود ہر دینارے را ہزار دینار عوض دہم۔ والا برای پادشاہ کہ آئینۂ جمال صور غیب و طلیعۂ کتائب اسرار ایّام است۔ تمویہ ارباب اغراض و تزویر اصحاب اطماع روشن شود و چنانچہ ہمت بے انند شاہنشاہی اقتضا فرماید مجازات سوءِ افعال و جس اعمال ایشانرا حکم راند ہر چند پیوستگان حضرت و پیشکاران دولت شاہزادہ بعلم الیقین میدانستند کہ اگر مستوفیان عطارد رای دیوان کہ مشرف بودند بر قانون خبرت و ناظر در امور تجربت در بیاض نہار و سوادِ لیال روزنامچ اذکار را نقل کردندے و بتحریر و تعلیق و تصدیر و تحقیق حسابات اشتغال داشتندے ممکن نبودے کہ در مقابلۂ معاملات او مجملاً و مفصلاً حرفے باز خواستہ شد کہ محاسب عقل آنرا قلم لا یجری راند۔ و از فذلک مجموع فطانت و کمال رزانت او وجہے باقی طلب وارد آما ارغون زر می خواست نہ جواب بر قانون صواب در عوضِ زر سخن زرین مقدارے نداشت۔ و طالب درر و یواقیت نوادر یواقیت المواقیت و فوائد۔ و شارح دمیۃ القصر را چکند۔ قوام الدین بخاری با بوا وغان از

شیراز گر بجنت بخدمت ارغون بپیوسته بودند و مملکت شیراز را در نظر شاه زاده
جلوه داده بموقع افتاده ایشا نرا سیورغامیشی فرمود و قوام الدین بخاری را منصب
استیفا در دیوان حضرت ارزانی داشت - در مدارج این اوقات امرا اورا برسالت
پیش خواجه وجیه الدین فرستادند تقریر کرد که ایلخان طمع در مال مستحکم کرده و مادهٔ
شفقت و مرحمت کم تعیین کتبه و تحریض برات راک بهانه ایست برائے توصل
به مقصود و مراد نزاهت عرض جمیل و صیانت اصل نبیل را چنان لائق تر که بریں
مبلغ مصالحتے کرده آید و مسامحتے طلب داشته شود و از برائے قضیت خرسندی
اِطّراح و اِقتراح را کار بندی و حکایت صاحب علاؤ الدین که این خطاب تقدیست
مضروب بر آن عیار و کسوتے فرا بافته بدان پود و تار در وی هم از آن دق و نتیجه
هم از آن مسیل باز با ضمیر آفتاب پرتو می باید آورد - و بعد از اختلاف سفرا و
تردد نصحا بر آن مستقر شد که پانصد تومان بخزانه تسلیم کند سیصد تومان نقد و
دویست تومان مواشی و غلات و اقمشه و آلات بیکے از ثقات نواب صاحب
وجیه الدین درین حال جوهر نفس رذیه را آشکار کرد و ثعبان صفت زبان خبث
بیرون آورده گفت دستورے مشتمل بر ذکر اخائر ذخائر و نفائس جواهر درین چند
روز مصحوب یکے از خواص خود بطوس فرستاد تا بطریق ودیعت پیش فلان
معتمد بسپارد حالی ایلچی را بدین مهم روان کردند در موضع مبعاد ایلچی را با حامل و
. چتل آن پیغام ملاقات افتاد آن دستور برگرفت و از سر پائے مراجعت کرد
چون بر نشرت خزائن و نقود و دفائن عثور حاصل شد از مقتضی تقریر تقبل که
دویست تومانرا مواشی واجناس دهد نکول و ابا فرمود بنا کام اداء پانصد تومانرا

ملتزم شد مشاهران تقریر کردند که در یک روز قریب سه هزار من زر عیار موزون
و منقود گشت. و تتمه را مرصعات و ثیاب از خزانهٔ فیروزه‌کوه و هراة و مرو
و دیگر خزائن بیرون آورد. و تسلیم کرد و مبالغ و وجوهات بعوارض و اخراجات سمت
انفاق یافت سیّما آنکه بر فوات آن تحسّر و تندّم اظهار کرد. در بازارچهٔ دنیا دیبا
نمای خوشنما آن بزرگ همّت که جز خرقهٔ تجرید و تفرید نخرید و منتظر استزادت که

مصراع — زیادة المرء فی دنیاه نقصان

در متاع استمتاع او ننگرید و دل بر مقتنیات فانیات او ننهاد - و بر جان نازنین
چهار در محنت و مشقت نگشاد و حبّ حُبُّ الدُّنیا رأسُ کُلِّ خَطِیئَةٍ در زمین
سینه نپاشید - و از تعلّق الذَّهَبُ تَذهَبُ بِبَنِیکَ شادمان نباشید - تاهم
اوّل باز اندیشه و تکاپوی اکتساب فارغ شد - و در آخر از حسرت و ندامت
زوال کمال زاد و وجود او سست خلاص یافت. صاحب الدیوان شمس الدین باستماع
این چشم زخم که چهرهٔ اقبال را خال اختلال بود متأسف گشت چه نسبت قرابت و
وصلت مصاهرت مؤکّد شده بود و وسائط تعلّق مشاکلت منعقد در حال
رسولان فرستاد و بخط اشرف تسلیت نامه نوشت و فرا نمود که درین واقعه با وی
اشتراک دارد و در صباح و مسا هم مساهم این همّ جانگداز و کار درهم است

مصراع — در درد کسی رسد که دردی دارد

چون غرض شاهزاده از آن عزم تحصیل رتبت ملک شد و در التشریف وارده تجلّی کرده
باز باکراه بر تقلّد حکومت اعمال خراسان التزام رفت - و طینت و طبیعت مجبول
این حال بر خلیقت اباعث عادهم است استحقاقت موسوم که نگین نوّاب و وزرا از

صدمت خطاب وعقاب ایشان سلامت نخواهند دید - و بنجاه سال نحقوق
خدمت عاقبت بوخامت انجامد - و نیک بندگیها بتضریب مفسدے و تقریع
حاسدے نسیًا منسیًّا گردد

مصراع چنیں بالیت بسم اللہ کسے کش رغبتے باشد *

باری جل و علا ابواب قناعت که موجب فراغت دنیا و سعادت آخرت است
بر روئے حال همگنان گشاده داراد - و دیدۂ بصیرت همه را بکحل معرفت جناب
ربوبیت مکحل گرداناد - تا بدیں زخارف های نابرجای سر همت فرونیارند و دست
ازیں حطام بے نظام بدارند و منه التوفیق والهدایة الی سواء الطریق

ذکر حادثۂ قنغراتای و فاتحۂ نکبت او سلطان را

نسبت تسبب اسباب اشتات در عالم ملک بالواذب حوادث ولوازب
کوارث معلوم علم علام قدیم و مقدور حکمت حکیم قدیر تواند بود - و لبعد از وقوع واقعه
و حدوث حادثه معقول و نفوس را بمصداق تجربت و قیاس و دالت و آلت
حدس و حواس حل مشکلات و کشف معضلات قضا و قدر و تمییز میان موجبات
نفع و ضر معیّن و متصور می گردد - چون سلطان احمد در استزادت رونق اسلام
و اسلامیان مبالغت می نمود و مخالفت در آراء شهزادگان و امرا سمت تغیّر می گرفت
و از مخافت وبال و نکال شرخضیه با همدیگر سگالش می کردند در اوّل شهور سنة
احدی و ثمانین و ستمائة قنغراتای را با لشکرے تمام بسر حد روم و دروع عصاة

آں نوم فرستادہ بود شیطان اندیشۂ ناصواب در آشیانۂ دماغ او بیضۂ وسواس نہادہ و سودائی سلطنت زمام تمالک و تماسک از دستِ فطنت بر بود - با بعضے امرا بر مخالفت اتفاق کرد و تلبیسہ اندیشید کہ مغافصۃً سلطان را بردارد و خود در چار بالش خانیت نشیند - امضاءِ ایں عزیمت و تنفیذ ایں مصلحت را منتہز اردو گشت و مترصد و منتظر بود تا چہ وقت کمانِ کینہ کشد و کمین مکیدت کشاید توفیق مبدع غرایب و واہب رغایب جلّ آلاؤہٗ نخواست کہ ظلمت بر نور مستولی و کفر بر ایمان مستعلی گردد یکے از محرمان دائرۂ اتفاق و زمرۂ مواضعۂ شقاق از سر یکدلی سر ستر شرذمہ فساد را در بندگی سلطان باز کرد و از کیفیت عنبال و قصد برادر شفیق و میعاد اقتتال راز گفت جماعت متہم را وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ کہ عقدۂ مبہم را بر امور دولت و ملت خواستند زد گرفتہ احضار کردند و ایشاں را در مقام یارغوء بزرگ در معرض سوال و جواب بل نکال و عقاب آوردہ ہر یک خبایاءِ ضمائر و خفایاءِ سرائر سراسر بر صحرا نہادہ از قول کاتب گفتند

بیت

عدل تو شفیع و خضر حجازی باشد
عفو تو حقیقی نہ مجازی باشد
گر سر فگنی در قدم آں جا می و بیست
در عفو کنی بندہ نوازی باشد

بر اعتساف مناہج اختلاف و اقتراف جنایت و اجحاف اعتراف آوردند - چوں دلائل غدر و خیانت برادر خود کہ ہنگام شناعت و رفاہ زمان دولت

وصولت پشت استظهار و روی رزمۀ مظاهرت می دانست درست یافت۔ حکم فرمود تا پشت او را مانند روی طرۀ دلبران پست بشکستند و کوچک نوئین و شادی اقتاجی و جمعی تمام از امرای بزرگ که درین راه رهبری و درین کار یاوری نموده بودند سفینۀ حیاتِ تیغِ انتقام گشتند بعد از ظهور این حال و شعور برین فعال سلطان احمد را بالکلی مواد اعتماد از مغول منقطع شد۔ و تصوّن و تحرّز از بوایق و بواقی امرا یکی هزار گشت و التعجب این حال بحقیقت واضح است غدر و کید و جبالت سرشت در خصلت امرای مغول و موجب زوال و نکال ایشان گشت۔ و بعد ازان سالها امثال

مصرعه وَقَعَ الْقَوْمُ فِي سَلَا جَمَلِ

واقع نمود و شَرِقَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ صورت حال آمد۔ چنانچه در سیاق جلوس خانان و اثنای اثبات طاریات احوال معلوم متأملان گردد ❊

مناصبت محاربت شهزاده ارغون با سلطان احمد

محرّض توفیق و سعادت تائید بی چون و منتقضی همّت گردون فرسای ارغونی رخصت نمیداد که یک لحظه از طلب و اجتهاد و در طریق توصّل بمراد و منتها عرشید باز عالی پرواز بزرگ منش کنشیمن او بر قبّۀ قاف شوامخ شمّا و قبّه قلّه رواسخ صمّا سزد کی بخانۀ جغد و ویرانه نشین سر همّت فرو آورد و شیران شرزه کی فضالۀ فرائس ایشان مطمح و مطمع اشبال و اشباه زیبد هیچگونه از بقی اکیله ذیاب ۔

گلاب تہنیتہ چاشنت خود سازند۔ خیال تمثال عقیلہ ملک از محاذات ضمیر
او محجوب نمی شد۔ و دریں آرزوئی نامی سواد اشامی میرسانید بیاض بامی
بر قول تہامی

بیت

أَهُنُّ عِنْدَ تَمَنِّي وَصْلِهَا طَرَبًا
وَرُبَّ أُمْنِيَّةٍ أَحْلَى مِنَ الظَّفَرِ

چوں از جانبین سوروش و سلطنت تا سول خراسان بالسبیل بہانہ می گرفت۔
بہانہ را ایلچی فرستاد۔ والتماس تومانات عراق و شیراز کہ اکثر با بنجہ خاص اختصاص
داشت درمیانہ انداخت و بسر انگشت اشارت

بیت

سَتَعْلَمُ لَيْلَى أَيَّ دَيْنٍ تَدَيَّنَتْ
وَأَيُّ غَرِيمٍ فِي التَّقَاضِي غَرِيمُهَا

سرپوش اختیار از سرطبق غرض برداشت۔ خلاصہ آنکہ چوں سریر دولت پدر نیکو
استحقاقاً و اتفاقاً مسند دستکار سلطانی رامی شاید۔ هر آئینہ ما را نیز ہم طرفے
بایدتا مصالح لشکرے کہ در نظر است از آسنجا ساختہ کردہ آید۔ اکنوں در ازائے
ملتمس اگر آثار قبول مشاہدہ افتد۔ و آنچہ بجا الصات اینجو تعلق دارد مسند دل آئینہ
سبحان آقا و اہی طریقہ شد۔ بیعت و متابعت۔ سلوک ماند و منہل مصادقت و
موافقت مسرود و آنکہ از سعاف ایں متقرح سنائی و مشغابی خواہد گشت۔ جنگ
را ساز و برگ کن۔ سہادت۔ رہ اہنت ترک بپا عبد البوم در عوض سریرمملکت

واکلیل سلطنت

بیت

مرا تخت زین باشد و تاج ترگ

قبا جوشن و دل نهاده بمرگ

سلطان چون این پیغام خشن و اقتراح که داعیهٔ استیحاش بود معلوم کرد گفت

شعر

وَعِنْدِیْ جَوَابٌ لَوْ اَرَدْتُ لَقُلْتُهٗ

وَلَوْ قُلْتُهٗ لَمْ اَبْقِ لِلصُّلْحِ مَوْضِعًا

جوابے هم ازیں پرده در شیوهٔ اختصار فرمود که بیت معهود و ملک مألوف اوعراص خراسان است و از روی اشفاق و اهتمام بحال او مقرر داشته ایم اگر التماس دارد که طرفے را از اطراف بداں مضاف فرمایم بقبول تلقّی حاضر شود تا چنانچه رای انور که

مصرعه یک ذره ز نور آفتاب است

صواب بیند بعد از انتظام رند اهوا و ابرام زنار را عاطفت و امارفت دریغ نداریم - و اگر برقاعده راه غوایت خواهد سپرد و نقش ایلی از جبهٔ باچهره لوح یک دلی بجلی سترد - فرمان فرمائیم تا موجے از دریای محیط یعنی فوجے از حشم منصور که نصرت ازلی عنان کش عزائم و سعادت کلّی رائد هدایت ایشان است . بداں صوب آیند وارعون را بالشکر یکه بوجود ایشان در سد آهنی است چیلاحشی کنان بپایهٔ تخت کیوان رفعت ما آورند و مثلِ لَا مُرَدَّ لِغَضَبِكَ وَ اَتَّقِ بَرْدَ غَضَبِكَ مشاهده

کند۔ بدیں جواب لطیف وتہدید عنیف ایلچی را بازگردانید۔ واُمید صلاح واصلاح چوں دامن در پای افتاد۔ وتدارک کار مانند آستین از دست گذشت سلطان باوّل در اواخر شہور سنۂ اثنین وثمانین وستمایۃ ۶۸۲ امراء فراوناس را مواخذت فرمود و ایلچی فرستاد ببغداد وامراو نواب وشہزادہ ارغون را طغاجار وجاغر وطولاداى وانجی واباى بہرسنتاى نوین دجوشی وجنغاتو نکنوف وبکنوف صنوف بلیات گردانید۔ ومانند دل منتظران در بند کرد۔ و ازاں سبان کیخاتو اغول با تماجی اقتاجی و نوجی قلیل از خوف فلک دغا وحریف زمانہ بے وفا مہرہ اقامت برچیدند۔ و از زخم کعبتین تلوین ومنصوبۂ روزگار سفامر راہ طویل خراسان پیش گرفت۔ واز حکم یرلیغ جونغر ایلچی را پیش اتابک یوسف شاہ لر فرستادند تا بالشکر تمام مستعد وشکر دہ شدہ محافظت آں حدود نماید۔ وبہنگام احتشاد ومیعاد اسعاد چریک منصور از موضع خود در حرکت آید وصاحب دیوان لیلاً ونہاراً بساختن مہمات چریک از دور ونزدیک ترک وتازیک اشتغال نمود و باصابت رای آفتاب منقبت اقاصی وادانی را مطواع ومذعان ساختہ اسباب سلاح واستعداد آلات حرب مترتب گردانید۔ پس بر یرلیغ باسفر کاب لشکر نفاذ یافت ارباب ساجلت درمعاجلت ہرکس از جائے خود بتہیۂ عدت مقاتلت قیام نمودند۔ و درمقدمہ ہولاجو شاہزادہ و باسار اغول والیناق کہ موسوم بود بامارت وقیادت لشکر منصور ومشہور بصفدری وعمدۂ استظہار جمہور با ازغسون وتکتا ونارین احمد واشغان آسان آسان متوجہ خراسان شدند۔ چنانکہ صفت ایشا نرا گفتہ ام

بیت

ترکاں کہ چو شیر در وغا سنجر وشند
در صلح بعشرت و دارا گوشند
گہ در صفِ رزم ہمچو خنجر تیشند
گہ در کفِ بزم ہمچو ساغر نوشند

و ازاں طرف شاہزادہ ارغون چوں از معاودت ایلچی بر مضمون ضمیر سلطان واقف گشت و در عقب کیخاتو گریختہ باخبر موا خذت اعوان رسید دانست کہ آب از سر چنانکہ

مصرعہ کار از لب خشک و دیدہ تر بگذشت

از اتمام ساز مصاف و جدال و تحصیل آلات قتال و ساختن مصالح لشکر و نواختن هر میر و صفدر فارغ شدہ بعضے از قواد و فراوناس عرضہ داشتند کہ اگر ما متقلہ باشیم متعہد می شویم کہ ایں یک تومان لشکر بادہ تومان معارضہ کنیم چوں تمامت اقوام ایشاں حاضر نبودند بہ استحضار دیگراں از اماکن و بورتہا ایلچیاں را رواں فرمود تا بے تابی و تاآنی و سر کس از مقام معلوم در عقب رایات چوں ظفر و نصرت مسارعت نمائید ـ چہ زمان احتمال توقف و انتظار نمی کند پس بولاتا مور و جورغاای و بوبوغان را توکر ساختہ با یکہزارہ خاص بطریق منغلہ از پیش رواں گردانید ـ و خود بقول عمالہ منجوم غرۂ صفر سنۂ ثلاث و ثمانین و ستمایۃ کہ سلخ عمر مخالفاں دولت بود با امرائے اماکاجی و نقاهی بارغوجی و ناونا هی و قازان پسر قتلغ بوقا و بانہمش قوچجی و سرطاق و آلغو و اولادای و قدغان

داغمان و مقدار چهار هزار سوار ابنای پیکار حرکت فرمود چون بادمان وطاقت مراکب
نواحی دمغان محط شعاع الصال ایشان شد خبر آوردند که الیناق زمی ولایت ری
رفته و دیار و اهالی و اسباب سوخته و کشته و رفته و سرای لار را که انجو ارغون بود
خراب کرده پس تمامت اوزان را بغارت برده بآذربیجان فرستاد و اوزان تجاسر
فارغ و آزاد نائرهٔ غضب ارغون را بر نائرهٔ سودا نشاند چون شیر زخم یافته در اضطراب
آمد قسم یاد کرد که در ازای این جنایت جانب را استجمام نکنم تا بے ترحم بر خصم تیغ
غائله تیغ سزای تخریب سرای در کنار روزگار او ننهم از آنجا انتظار وصول لشکر
ناکرده شب را شب و روز را روز نگفت و دو منزل را بیک منزل مے پیمود
تا در صحرای آق خواجه اتفاق ملاقات عسکرین و منازلت فریقین افتاد از دو سوی
روی بہ اقتتال آوردند بوقتی که از گردش مغفر زنگار فام

بیت

برآورد خورشید زرین حسام
فرو برد مه همچو سیمین سپر

صف مناجزت آراسته شد ـ از طرف ارغون بولاتامور و اباکاجی در میمنه بودند
و لولوغان در میسره و تاوتای در قلب چون مرکز اقبال از ثابت و از طرف
سلطان هولاجو شاه زاده در قلب ساکن و باسار اغول حافظ میسره بود ـ و
الیناق قائد لشکر و رائد ظفر در میمنه ایستاده ناگاه دل ابطال در غلیان آمد
و سواران از اطراف در جولان مجلس رزم را آهنگ جنگ تیز شد ـ زخمه
سنان اوتار شرایین را در پردهٔ حجازی اضطراب میداد و صلیل نصال و حسام خفیفاً

وثقیلاً اصول ضربی می نمود بر آوازے کو یس اعراف جیاد کہ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا
فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا صفت داشتند درپائے کوفتن آمدند ساقیان قضا
بکاسۂ سرہا شراب ہلاہل مذاق ہلاکت می پیمودند و حریفان آب دندان تیغ از
شجیع حبل الورید چہرہ را گلگونہ می ساخت وچنانکہ فردوسی گفتہ از ہر گوشہ
دلاوری بر ہر طرف کمان وری در صحرا بہ نبرد

بیت

یکے چرخ را برکشید از سفاح
تو گفتی کہ خورشید شد در سراح
سر برج کیمخت را باز کرد
در آں ہرچہ بد مرغ پرواز کرد
ہوا پر ز زنبور شد تیز پر
خدنگین تن و آہنیں نیشتر
زگرداں ہر آں کس کہ آنجا گذشت
گمانش چناں بد در آں پہن دشت
کہ کرگس و دال بشتافتند
پر اندر پر بیحد گرہ بافتند

چوں ابر کماں تیر باراں کرد شگفت اگر از سبزہ زار خنجر گل و لالہ بشگفت **بیت**

ز پولاد پیکان و پر عقاب
سپر کردہ در پیش تیر آفتاب

ارغون سیاوش وش تہمتن تن برہیون پیکری کہ از فراہمت او سمند خوش خرام گرزدون بستہ عقال عجز مے نمود

بیت

جہاں نوردی کامروزش از برانگیزی
بعالمیت رساندکہ اندرو فرو است

سوار گشتہ

مصرعہ

كَأَنَّ فِي سَرْجِهِ بَدْرًا وَ ضِرْغَامًا

و در بہار میدان چوں نوبت دور بود فلک ھزار چشم برآں نیزہ گذاری و سیاران واری وخنجر گذاری با خلاص آیت وان یکاد می خواند۔ و زبان سوفار چوں تیر این سخن راست می راند

بیت

شاہ براسب پیل تن رخ فگند پلنگ را
شیر فلک چو سگ بود نائش پیادہ نشمری

ہنگامی کہ کمان چاچی را مانند ابروے بتان درخم می افگند قمر در قوس می آمد و چوں تیغ آتش کردار صاعقہ بار بر برفرق اعادی راست می کرد۔ روزگار می گفت

شعر

فَتَبَهْتُهُ وَالسَّيْفُ فِي كَفِّهِ
بِالْبَدْرِ إِذَا يَلْعَبُ بِالْبَرْقِ

هرچند لشکر ارغون میان لشکر سلطانیان گوئی قطرۀ بود و دریائے محیط یا ذرۀ بنسبت اجرام بسیط اما شاه زاده با مقدار پانصد سوار مانند شیر شکاری که گلۀ آهوان را غنیمتے شمرد - یا بازکه تیهو انرا بمنقار و مخلب شکرد بلحظۀ بر قلب و ساعتے بر اطراف حملهاء جان شکر می کرد و می کشت و می تاخت - و بهر صدمۀ سرها را چوں گوی در خاک می انداخت تنورۀ حرب تفسیده گشت . و شجاو لهیب دماغ پُر دلان از دخان سودا و آتش غضب بامتلا رسیده

بیت

فروبسته درآں غوغائے ترکاں
ز بانگ نائے ترکی نائے تُرکاں
بمرگ سروران سر بریده
زمین جیب آسمان دامن دریده
حریر سُرخ بیرقہا کشاده
نیستانے بآتش درفتاده

مغافصۀ الیناق از میمنه بر میسره زد در حملۀ اولے والصبر عند الصدمة الأولى بولوغان منهزم شد - و دست ثباتش منثلم هم از آنجا سر خویش وراه لشکرگاه سلطانی در پیش گرفت - بولاتا مور نیز با اماکاجی از میمنۀ خود طرف مقابل را حمله بردند باساراغول باساز و لشکر عنان فرار برتافت - بولاتا مور تا نزدیک قزوین از عقب برفت چوں اورا در نیافت زن و فرزند اورا بیروں آورد و دیه گرگانرا چوں گرگان گوسفنداں را غارت کرد - از طرفین قتلے شنیع و

نکانے قطع رفت و هر دیه و ولایت که بر ممر ایشان فتاد اثر عمارت از آن نواحی منمحی گردانیدند۔ و هنوز آن دیار با حال معهود نرفته۔ چون هر دو لشکر بیکدیگر مختلط شد

مصرعه درآن گیر و دار و درآن کر و فر

ارغون با قلت فوجے از قلب جدا ماند

مصرعه زہے میانۂ نوش توگشته نیش مرکب

سامان توقف و مجال تلبث ندید براه فیروزه کوه روان شد و اعداد لشکرے که در خدمت رکاب بودند بسیصد سوار نمی کشید۔ در خاطر داشت که بلشکر قراوناس پیوندد و دیگر باره استیناف مقاتلت و استعداد مکاوحت فرماید و بقایاء لشکر چون از حال شاهزاده بیخبر بودند تمامت متفرق شدند فریقین نطع محاربت در نوشتند۔ و دست از جنگ کشیده داشتند۔ چون سیمرغ زرین بال آفتاب عزم آشیانۂ مغرب کرد۔ و غراب شب حوالک اجنحه را بر اطراف سهل و جبل بگسترد آوازه افتاد که ارغون پیدا نیست۔ اتفاقاً لشکر قراوناس در رسیدند۔ چون از حالت شاهزاده خبر یافتند مراجعت کردند۔ و در راه بے راهی که عادت ایشان است آغاز نهاده دست هتک و فتک و تاراج سفرطه برکشادند و دامغان و حوالی را آتش غارت در زدند۔ جهان در زلزله و خروش افتاد۔ و از تعرض آن دو لشکر در دلها ولوله و جوش ها ارغون بتعجیل با لشکر می رفت چون دو و چنانکه هنگام نزول مجال طبخ نبود در راه از خدمت سلطان ایلچی رسید و پیغام داد که ما الیناقی رانگفته بودیم که با ارغون در عرصۂ مبارزت

جولان نماید حکم یرلیغ چنان بود که ارغون ببارگاه سلطنت حاضر آید تا بعد اللتیا والتی
در مجلس استیناس یکدم بکاس مدام بر سبیل معاقرت و یار ششے داد استطراب داده
شود. باید که ارغون راه تجنب و نفرت مسدود و عقد تحبب و تقرب مشدود
دارد. و معارضهٔ توهمات و شوائب خطرات را التفات نکند. و با اعتقادے صافی
و محاسن صفی وافی بحضرت توجه نماید. ازین جنس سخنے چند مشتمل فواید و اغلوطهاے عاقلانه
فرمود ارغون قتلغشاه نوئین و لکزی گورگان را بخدمت سلطان فرستاد تا بیجانه
هم ازاین نوع درجواب بپیماید. و تمهید معذرتے بنماید. لکزی در مسارات صورت
حال از تفرق جموع و قلت لشکر شاهزاده و استشعار بسیار شرح داد و گفت
اگر استدراک کار ارغون درین حال مهمل ماند چون لشکر قراوناس بوے متصل
شود صورت آن فرصت باز در سپهر آینه گون مشاهده نتوان کرد شتاب که مهمات
نازک توقف برنگیرد. و ضرورات ملکی تاخیر نپذیرد. و عاقلان گفته اند توقی
از تبعات زبان نا آمده بکم آزاری و لطائف حیل دست دهد و نقد وقت را تلقی
بتازه روئی و خوش خوئی کردن بسلامت نزدیکتر نماید آثار روزگذشته باز نتوان
آورد و تیر از شست رفته بیش در قبضهٔ امکان نیاید بر بندگان گزارد لوازم
مناصحت و تقدیم مراسم عبودیت و ارشاد آنچه بفراغ خاطر مخدوم باز
گردد متعین است

بیت

اندیشهٔ صائب شهنشاه
درگرم روی چو تیغ باشد

دریابد که والعیاذ بالله

گر فوت شود دریغ باشد

بعد از فوات قدرت تلهف و حسرت مرتبع نیفتد. ولگا پوے فکرت منتج نگردد

سلطان با دوازده تومان لشکر

بیت

سواران گردن افگن شیر گیر

خروشنده با جوشن و تیغ و تیر

درحرکت آمد. درخیل بزرگ چریک را عرض داد ولشکرے بدان ابهت

وآراستگی وابہت وپیراستگی در ہیچ تاریخ مطالعہ نرفتہ. وبہر طرف کہ

گذرایشاں مے افتاد. دست ظلم وغارت درازمی کردند. وخلایق را در

مغارات محن وتعذیب می آوردند بتخصیص دامغان ونواحی آں آیت سَنُعَذِّبُهُم

مَرَّتَيْنِ برآں بیچارگاں خواندند. وهرآنچه از کرهٔ اولی باقی گذاشته بودند درربودند

متوطنان دیار ورعایا بسیار بوقت عبور سلطان تظلم واستعدا. وتفوه باستغاثت

کردند. وفریاد وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ برآوردند

اثنا رجوع آں مصلحت بصاحب دیوان فرمود عرضه داشت که چریک را درچنیں

حالے از امثال ایں حرکت منع نتواں کرد تا دل شکسته نشوند. چه ذوات

المخالب هرچند معلم باشد بصید. ودرآں باب تمرن یافته ایشاں را

از دادن بابلی چاره نباشد. وایں اندیشه صاحب دیوانرا مبارک نیفتاد.

وبزودی ملک وسلطنت را آسیب فنا رسانید. سلطان درراه شاهزاده

طغاتیمور و بوقارا بقرستاو و کیختو اغول را در منزل کبود جامه بارو و سلطان آورد نار - از طرف دیگر الیناق چوں معلوم گردانید که ارغون از لشکر جدا افتاده مراجعت کرده است. بایک نویان لشکر خود شیران بدزین که چوں آتش بزرین می خروشیدند از عقب رواں شد - چه در حالت انفصال آں شیطان از حضرت سلطان التزام نموده بود - که من بنده ارغون را در پیش تخت سدره رفعت بارم ارغون تا غوجان که رفت از لشکر منتشر داثرے ندید و از اذیان رکض و اسراع بیشتر سواران ایثاراً و اجباراً تخلف نموده بودند پس بقلعه کلات باآنکه هیچ کلاء ت ازاں توقع نداشت پناهید وآں قلعه الیست در رودخانه کاسر میان سرخس و ابیورد و طوس افتاده از حصانت دور و بیشتر عمارت آں مطموس و ابو النصر محمد بن عبد الجبار العتبی در کتاب یمینی از صفات آں قلعه چنیں تعبیر کرده وَهِیَ الَّتِی تَحْفَی الرِّیَاحُ بَیْنَ نِفَاقِهَا وَ تَزِلُّ الْاَبْصَارُ دُوْنَ سَوَابِیْهَا وَشِعَافِهَا با مقدار صد نفر از زمرهٔ ایتاقان و سائر خدم آنجا بماند - فکرت بر خاطر استیلا یافته - و دست صبر و تانی بر تافته که خود پایان ایں کارِ بے هنجار چگونه باشد و کجا و کے وَآخِرُ الدَّوَاءِ الْکَیُّ باز ارجاء عرصهٔ رجا را متسع میگردانید - و با خود میگفت ممکن باشد که هم روزے

بیت

نیکو شود از رحمت او کارها

یَنْقَادُ دَهْرِی طَائِعًا اَوْکَارِهًا

الیناق بعد از سه روز آنجا رسید - اتفاقاً شهزاده بشبیب آمده بود سراے

تفحص از گار رلگزی کورکان چه با فواه آوازه درانداخته بودند که او باتفاق هندو تنکچی باروزگار یار شده اند۔ وارو وے بلغان خانون را که محبوب نزبن خواتین بود قصدے پیوسته الیناق بخدمت شاهزاده آمد۔ و التزام طریقۂ ادب را بهیچ جنگ نگنشے کرد۔ و بایکدیگر بقلعه رفتند۔ و هر نوع سخنها گفتند۔ الیناق در شیوۂ نصیحت و تحریص بر سلوک جادۂ طاعت فصلی می پرداخت۔ پادشاه زاده نوازل بلا منطرق دید وامرا و لشکر چوں دیگر اسباب خوش دلی متفرق بجز تسلیم راهے و بیروں از توکل پناهے نیافت۔ باالیناق از قلعه لشیب آمد و راضی بگردش چرخ باشعوزه و فریب در مقام غوجان باردو رسیده او را از جانب یسار در آوردند و کمر از میان بگشاد۔ و فلک از خاطر زادۂ محزر بیتی مے خواند

بیت

چوں کمر بگشود شد خورشید از جوزا بیروں
مه ببرج عقرب آمد چونکه بر رخ زلف بست

سلطان در رمضانی که شکل مسطح مستدیر او موازی دائرۂ فلک و مشتمل بجمله بیں بود و حامل آفتاب سلطنت و بعرف عجم آنرا خرگاه خوانند بر سر بیر دولت نشسته و بآیت حسن المآب نقوش هموم از لوح سینۂ شسته دل خود را بذهاب خطرات و قدوم مسرات ترحیب و تاهیل کرده بطر انتقام و دلال استعلا که هنگام فرصت از مقتضیات رذائل نفسانی و درآمت قوت شهوانی باشد در کار آمد اشارت کرد تا مجال دخول و استیذان چوں عرصۂ امانی برارغون تنگ گردانیدند۔ و او را

درمعارضۂ دو آفتاب بازداشت یکے آفتاب سماکہ بتاثیر سورت ظهائرا از اثیر
آتش افشانی میکرد و دیگر آفتاب عنا کہ نعمت زندگانی و تمتع از عمر و جوانی
مانند سایہ در وقت زوال ناچیز گردانید بے خبر از انکہ فراش تقدیر بذل هر
عزیز و معز هر ذلیل سراپردۂ ظل ظلیل دولت جهت ارغون و اروغ مبارک
او افراشتہ خواهد کرد۔ و بابت حوادث روزگار مبانی جهانبانی در عهد سلطانی
انباشتہ چنانکہ در فرع و انبیق گلبرگ طری گلاب تر ترشح کند۔ از عارض سمن سیمای
شاہزادہ عرق چکان گشت و زبان از تشنگی چاک شد۔ و دل از بستگی حال
متحیر بر کرۂ خاک خواهرش طغان از غایت شفقت و دل سوزی برخاست و پیش
او آمد تا لحظۂ بسایۂ چتر خویش تابش آفتاب را از گل سیراب سایہ پرور و چهرۂ
او محجوب گردانید۔ بعد از زمانے بولغان خاتون را در خرگاہ راہ داد تا سلطان
او را در جیب کرد و کاسۂ داد چون هماے مقصود را در دام کام آوردہ بود و شاهین
امانی را بر بابلی مرادات کامیاب یافت براے اطعام و تطییب لشکرہ خاص تنختر
کنان دامن کشان بیرون آمد بر برق قبۂ تاج و تاجش از سر رشک کلاہ کیوان
در خاک انداختہ و از طرۂ قباء مروارید ریزش آنگون زرکش مهر و ماہ سیماب گون خندہ
در حوالی اردو ساعتی جانور انداخت۔ چون بخرگاہ معاودت کرد ارغون را آواز داد
در رفت و زانو زد و مراسم خدمت لما هو معهودهم اقامت کرد سلطان او را
در کنار گرفت۔ هر دو صفحات رخسارۂ لعل گلگون را بلآلی و در راشک رحمت و
خجالت مرصع کردند۔ پس زبان سلطنت لو بید داد کہ خراسان را بر قاعدۂ عهد آباقا خان
بارغون ارزانی دارد۔ و ملتمسات را بالقلم اسعاف بر جریدۂ عطاف رقم زنند۔ و انہ

جانبین برگ سمت مساہمت ونقاسمت ساز دہند۔ و ترک شتر سکا شرت و نصب منصوبہ مناصبت پیش گیرند۔ حالے خرگاہے مقرر تعیین رفت ارغون ازعون لشکر باری دراں روز کہ صورت عنب باری داشت آئیس شدہ و با اندوہ دل آتش وش آتش گشتہ۔ خود و بولوغان خاتون دراں مقام وحشت و دہشت ساکن شدند۔ اروق برادر بوقا با چہار ہزار لشکر چوں کواکب کہ پیرامون خرگاہ آسمان درآئید۔ بحوالی محیط شدند۔ روز دیگر را حالی کہ خورشید جنبید۔ وار تخت مینائی برآمد سلطان جہت مواصلت توودنی خاتون رواں شد۔ چہ خاطرش بجانب او چوں جوہر بمرکز اصلی مائل بود۔ البناق را تعیین فرمود۔ کہ بعد از نہضت رایت سلطانی اردوے حیات ارغونرا کوچ دادہ بمنزل بوار رسانند۔ و خود تا از درخت نو بر وصال توودی بزودی گل بہجتی اجتنا کند۔ در تعجیل تمام حرکت فرمود۔ و بلبل نوائے غفل می گفت از زادہ طبع کاتب

بیت

طراوتے نہ رسیدے باغباں ہرگز
چو دست یافت براطراف گلستاں توودی

تیغ مینا گون را باساغر عقیق رنگ معاوضہ زد و وصال زناں از صبیال تیغ زناں نعم البدل شناخت بطون عواتق را بر ظہور عتاق اختیار کرد و بمراشفہ ثغور لطاف از بہر کاشفہ ثغور اطراف غافل ماند از بہر نوش نشوت انگیز مقار جانہا بنیش نیش عقارب فدا گردانید۔ در ہوس ابکار و عوان انکار اعوان را فراموش فرمود۔ معارف و مزہر بر معارف لشکر ترجیح یافت۔ در مناظرہ خدود بیض

مہفہفات مخاطرہ حد و بعض مرہفات ناچیز انگاشت صباح دلبران و غانا شنودہ به صباح دلبران بغما مایل شد درازی عوالی و سیوف را در میدان رزم نادیدہ درازی غوالی شنوف در ایوان بزم توقع کرد۔ در خلوت سرائے مقصود بر گوشۂ تخت سلطنت

بیت

عروس مملکت آں در کنار گیر د تنگ
کہ بوسہ بر لب شمشیر آب دار دہد

از سر خفت و طیش چوں در لین مضجع خواست خفت برائے یک ساعۃ سلوک مسالک عیش نزک ملوک و ممالک و چند چند وچیش بگفت چہ مست جام مرام بود۔ و در سر خیال دلارام فارغ از گردش ایام بد رام و بے خبر از ایلام این لام

بیت

زدی دام و دشمن گرفتی مدام
بکش خیرہ زود و مبر آب نام

ارغونرا اکنت دولت و نعمت حیوۃ متقدر بود۔ سلطان سیف در وقت خود نراند۔ وَالْوَقْتُ سَیْفٌ برنخواند۔ و در انتہاز فرصت و اغتنام زمان قدرت قدم غریمت در طریق فَلَا تَبْذُلْ شُغْلَكَ اِلَّا بِهَا ننہاد۔ لاجرم دشمن از مرصد در آمد و یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ معاینہ گشت۔ بوفا بمظاہرت [illegible] ارزانی کرد۔ حضرت سلطنت زینت قربت و اعتبار بے تمام حاصل شیافت

و شهرتے یافته بود. و از پایه معهود درگذشته با شاه زادگان و بعضی امرا مشاورت پیوست که احمد اروغ چنگز خان را مستذل بل مستاصل خواهد کرد و مسلمانان را بتعلیم صاحب دیوان مرحب و متقدم داشت. و از برائے کسر مقول لشکر گرج را در اهتمام الیناق مقرر گردانیده و او را بمرتبت استظهار و اعتضاد از سائر امرا و ایناقان برگذرانیده. صاحب خرد و حصافت چون سمت تغیر عقیدت دشمن در ناصیه حال بحکم سِیمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ معاینه دید زود اطراف کار خود فراهم گیرد. و بدفع شر و قمع وجود او تلقی نماید. و آنرا روزنامه تاریخ سعادت و هنگامه توفیق و هدایت شمرد چه اگر بطرف اغفال و اهمال گراید در پیراهن تدبیر و تخییر بر آید تا کار از دست چون تیر از شست برود و آب از سر چنانکه فرصت از پیش بگذرد بے شک در خون خود سعی نموده باشد. و درین جهان و آن جهان معذور و مشکور نبوده. مصلحت الوس و چاره یک آن باشد که هولاجو را بخانی و احمد را از سریر سلطانی برداریم و این مقدمه باطلاق ارغون منوط است تمامت را این اندیشه صواب نمود میعاد کردند که چون روزگار بانت دل گناه گاران سیاه گردد. و لشکر روز بے برگ و سپاه این عزیمت بتصمیم رسانند. هر یک از مقام خود مترصد زمان موعد و مترقب اوان میعاد شدند

بیت

چو چرخ بلند از شبه تاج کرد

شبها مه پراگند بر لاژورد

رائض فلک زردۂ صحرای آفتاب را از میدان آسمان بیرون تاختہ وادہم شام
را شام موشح بدر بر انداختہ بنات النعش گرد قطب شمالی گردان شدہ
و فرقدان دیدہ بان وار دیدہ بر حوادث لیالی گماریدہ زہرہ نا نشط ترک بزم
عیوق گفتہ و بہرام سیاف گوشۂ خنجر گرفتہ تیر دبیر خامہ انداختہ و چوں
مشتری طالب قوس گشتہ و زحل فرتوت سر را دلو در چاہِ حیات خاکیاں
افتادہ با خود می گفت

مصرعہ وَلٰکِنْ اَلْقِ دَلْوَکَ فِی الدِّلَاءِ

لمؤلفہ

مرحقۂ ثریا بصفت چوں مہرہ
تقدیر مشعبدی شدہ چابکدست

گوئی دختران ثوابت چگلی بسنگاں بودند از ورائے پردۂ تجلی بنظارہ ایستادہ
ناگاہ بوقا پیش خرگاہِ شاہزادہ آمد و دامن خرگاہ را چوں حجاب شرم و آزرم برداشت
بعد زآنکہ از حکم پیر لیغ اورا برائے مصلحتے فرستادہ اند ارغون از مضجع وحشت
مضطرب برخاست ہواجس اندرون در تکاپوئے آمد کہ ہمیں لحظہ با صد درد و
داغ درد وداع روز جوانی از ساغر

لمؤلفہ لِتَفْرِیْقِ الْهُمُوْمِ سَبَبُ وَدَاعٍ

تجرع نماید - بوقا دست ارغون گرفتہ بیرون آمد - شہزادہ استبطائی
میکرد - واستثقالے می نمود - پس صورت مواضعہ وقضیۂ امر کُن فَیَکُوْنُ و
امضاءِ عزیمت شبیخون واغلوطۂ نامیل ہولاجو سجانی تقریر کرد - فرمود - کہ با

بوتوغان کنکاج کرده برویم - بوقا مانع شد گفت رائے زنان درچنین مقام
مصلحت بین وصواب دان نباشد مبادا کارها ساخته متلاشی گردد
و زمان فرصت ماضی باهمدیگر روان شدند - و اورائے پشته مراکب مسروج
ملجم بحکمه عزم و محزوم بحیا زیم حزم بسته بود - چون تیغ بخون اعادی تشنه تشنه
کنان بدین بیت

بیت

بَنَاتُ غُرَابٍ وَالْوَجِيهِ وَلَاحِقٍ -
وَاَعْوَجَ سَمّی نِسْبَةُ الْمُتَنَسِّبِ

بر باد پایان چوں آتش سوار شدند - و آب ناموس دشمن برخاک استذلال ریخت
اروق و هولاجو در ستر بر سر بلسار اغول راندند - و اورا باچند خواص مست خفته یافتند
و از جریده احیا نام ایشان محو کرد - ارغون و بوقا عازم یورت الیناق که خصم الدوناب
احد بود شدند آن نمرود تمرد از اندیشه نیش پشه در پشه خانه پهلوی تنعم بر بستر
استراحت سوده بود باتیغها در راندند و اورا با پشه خانه پاره پاره کردند - بعضی
یناق داران دست بتیغ برکشادند - بوقا آواز داد که تا امروز بیاساء احمد کوچ می
دادیم - و گردن انقیاد بر ربقه مطاوعت می نهاد - اکنون به یاسای هولاجو الیناق
را کشتیم ایشان سلاح بینداختند - و زانوئے خدمت بر زمین ضراعت
نهاد فزع روز اکبر دراں شب مشاهده کردند و خروش و زلازل در منازل افتاد بیت

همی تا بگردانی انگشتری
جهان را دگرگون شود داوری

هم درآں شب ماما از سیاست واقعهٔ دہمار باذیال ظلام تمسک نموده بر مرکب
فرار سوار شد و از عقب احمد چوں بادے کہ گرد بپاید دوان- احمد چهار فرسنگ
از اسفراین بل هزار فرسنگ از سر حد امکان معاودت با سر سریر و افسر ملک
گذشته بود- و بر سر این قضا نبشته

شعر

یَا رَاقِدًا فِیْ لَیْلِ غَفْلَةٍ انْتَبِهْ
فَالصُّبْحُ اَسْفَرَ مِنْ وَرَاءِ حِجَابِهٖ

ماما را جاذبهٔ فرار و مسکهٔ حیات از حیز ضبط بیروں رفته بر سید- قصهٔ حادثه
فرار خود و اطلاق ارغون و احوال شبیخون و قتل اعوان برخواند و بگواهی آں
دعوی سیلاب اشک حسرت از هر دو دیده بر وجه براند، بدیں خبر موحش
و پیغام مشوش دل سلطان در قلق بلا بلا رمق شد- و جان در مضیق هیجان
اندوه پیچان هر چند احمد با چندان اسباب منع صرف از رکائب و عساکر
و خزائن و ذخائر صورت لا ینصرف داشت- بالضرورت منصرف شد
و اعلام دولت مخالفان علی الابته امر فوع گشت بحکم قهری و داوری چرخ
چنبری رجوع قهقری اختیار کرد- و بغفر الان باز آمد خشیت و خیبت بر
بر ضمیر مستولی شده و لشکر حیرت و ضجرت بنگاه اصطبار را تاراج
داده تردد باطن ظاهر حالش مشوش کرده و اضطراب باش و رعشه اندرون
آتش پراگنده از آنجا بر عزم اردوی ماورش قوتے ما لتون عنان بصوب
سراب معطوف گردانیده بخود امانی کاذبه کسراب بقیعة یحسبه

الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْـًٔا اورا غرور می داد در راہ امراء و قیاد لشکر و ملوکِ اطراف تخلف می جستند و منزل منزل از وے باز می ماند و اہواء صورت اختلاف می گرفت

بیت

بھر گامے ز کامی دُور مے ماند
زغیبت آیتے مسطور مے خواند

صاحب دیوان نیز در زمان مراجعت از خدم و حشم و خیل و خول و مراکب جانب جُدا ماندہ بایک کوتاپچی بجاجرم رسید بعضے خواجگان شیراز کہ در خراسان بخدمت ارغون پیوستہ بودند و بعد از مقاتلات و انہزام لشکر چوں کار دیگر شود و احوال منتظم سلسلۂ انطباق گسستہ بطرف اردو ء احمد آمدہ از تموج آں فتنہ و تلہب آں نائرہ در مہامہ مہانت و فیافی دہشت پوبال مجابوم افتادند صاحب دیوان از یشاں یک دو سر اولاغ بستد و بحقیقت سر بسر مہمان و کار اولاغ است و بازی و مغرور بمموہات مجازی آں دائم مبتلا در چار میخ تحانیہ چوں حریف بخت بے نوا بود و آہنگ قول مخالف راتیز کردہ ساز پردۂ عراق کردن بنسبت لائق تر نمود عازمِ اصفہان شد در وقتے کہ از حمائل فلک تیغ صُبح بر مفرق شب تیرہ راست کردند۔ اما ارغون در آں شب کہ بمظافرت برا عدا روز بدر بود و بمساعدت اولیا شب قدر چوں کار دشمن باخت و دل از مواد کینہ بپرداخت شب ہمہ شب چوں بخت خود بیدار بود۔ چوں عارض صُبح از شکن زلفِ شب درخشیدن گرفت و شمامہاء کافور بدل شماریہاء عنبر بر

اطراف چرخ اخضر بریختند. شہزادگان و امرا بخدمت آمدند و نعمت حیات و دولت و قہر اعادی سلطنت را بعد از قطع امل تہنیت کرد

بیت

چہ خوش باشد کہ بعد از انتظارے
بامیدے رسد امیدوارے

بوقا کہ بعد قضاء اللہ منت جان و سلطنت بر ارغون ثابت گردانیدہ بود بورہ را بر جنازہ

بیت

ہائل ہیوئے تیز دواند کہ خور بسیار رو
از آہوان بردہ گرو در پویہ و در تاختن

سوے سنورلوق رواں کرد تا لشکر قراوناس را اعلام کند. و راہ احمد نگاہ دارند و اللمش قوشچی را پیش قوشچیان فرستاد و فرمود کہ در راہ از شمشیر نوکران احمد دریغ ندارند و بھر موضع کہ مصادفت افتد بجا ہرہ گویند. اینک ارغون با پنج تومان لشکر خواہد رسید. بعد از تمشیت ایں مصلحت شہزادہ نیز بر عزم اقتناص صید مطلوب و اقتصاص از دشمن مغلوب حرکت فرمود چنانکہ دریں ذکر شرح دادہ شود. از القاء ایں اخبار تمامت اردو سمت تفرّقوا شغر بغر گرفت طامۂ کبرے در دار ذہب واقع شد. و فظاعت آں ہول و فزع و شناعت آں خوف و جزع تا منقرض جہان سمر بود و حضرات بالشہاء زر و سیم و اوانی مرصع و رزمہ رزمہ ثیاب دیباج و پرنیاں چوں

سنگ وخاشاک برخاک افتاده از غایت رعب وهراس التفات بداں نمی کردند - خرابدے کہ غیرت خلد برین وحور عین بودند زواهر فرائدکہ ضرائرسناظم مناسم ایشاں بود از گوشں وگردن چوں قطرات اشک از دیدہ رواں سے انداختند وپیادہ از یمین ویسار می دویدہ ودر وہاد واغوار می خزید - واز نرس منون یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ حسب حال پیر وجواں افتاد -

بیت

تا جهاں رسم دست برد نہاد -

دست بردے چنیں ندا رو باد ؁

سوغونجاق با اغروق سلطان وخزانہ واحمال واثقال راہ سلمی گرفت واز زبان حصیات واجزاء خاک می شنید

مصرعہ اِلَيْكَ طَرِيْقُ الرُّشْدِ غَيْرُ مُسَلَّمٍ

عزم داشت کہ از عقب لبس آب رود درراہ مغافصۃ طابحو قوشجی وکنتوغا با فوجے دررو ے رسیدند - وبر اغروق زوا ز طرفین جنگ در پیوستند ناگاہ از شست قضا تیرے بمقتل برادر آلغو قوشجی آمد وبرجای سرد شد - و مرکوب سوغونجاق را نیز تیر زدند خزانہ را باز گردانیدند ودر سلمی بمحافظت آں قیام می نمود - سلطان چوں باردو باد رسید از اعجوبہ کار واحدوثہ روزگار کہ ناگاہ چنیں فتنہ می انگیزد وناپوسان بدیں گونہ رنگہا می آمیزد خبر داد قوتی گفت مصلحت باشد ہم اینجا بودن وامرا را کہ ملازم اند با خود منطبق ومتفق گردانیدن وچشم نہادن بریں عرصہ بو قلموں

مصرعہ تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیروں

و دراں حال کیفیتِ واقعہ بر ہر کس ملتبس بود و بر حسبِ غلبۂ ظنون و اختلاف عقاید در پیدا و نہفت ہر کس سخنی می گفت روز دیگر را چوں ذہاب تباشیر صبحِ صادق از چشمۂ خورشید آثار انفجار نمود۔ و روئی گیتی را مانند آئینۂ چینی بمصقلۂ لمعان بزدود فرالتقائی و شکتور علی الرسم بخدمت رفتند و از وصولِ پادشاہ بر جناح تعجیل بی تربت لشکر و زینت اسباب سلطنت سوال کردند۔ گفت ارغون را گرفتہ سپردہ ایم با آمدہ ایم تا الاغ و آزوق جہت چہ یک سعین فراہم بیہات

بیت

سفراص فراخ رو نہ چنداں بدرید

کیں سوزن خرد کام بتواند دوخت

تا تیباں بیرون خرگاہ نشستہ بود۔ و ایں مفاوضات را استراق سمع می کرد آواز داد کہ ققتیہ برین وجہ نیست شش پسر و شصت امیر با ارغون عقد معاہدت بستہ اند۔ و چہرۂ مطاوعت احمد را بخدشۂ غدر و انکار خستہ و او گریختہ آمدہ اگر بقائے مملکت و نمائی دولت و نظام امور و استقامت حالِ لشکر مطلوب است اورا محافظت باید کرد زہے بادپیمایان عالم خاکی و صورت پرستان زمانۂ فانی ہر لحظہ چوں شاخ بید از ہر بادے لرزاں و ہر ساعت چوں شمع بر خود گدازاں چوں حجاب اغترار از محاذات بصائر و ابصار مرتفع شد و قراین حالی از تفرق عساکر و تبلبل ضمائر و آشفتگی ظاہر

بخصوصیت آں معانی اشعار کرد - از خرگاہ بیروں آمدند - وکنارۂ وثاق
سلطان را محافظت نمود - خود عنقریب قزاوناس با علام تورہ در حرکت آمدہ
و بھر جاے غارت وتاراج آغاز کردہ آنجا رسیدند رسیدن ہماں بود و
برار دو زدن ہماں چون سباع وضباع کہ مغافصۃً برسر ظبیاً و آرام
مصادمت کنند - آں بہایم سیرتاں بہنگ آسا در آہوان خیمگی وجود زنان
مقصورات فی الخیام افتادند - وحلل وملابس را خلع کردہ بغارت دادند
ونماست فراش ولباط وزر وسیم وثیاب وقماش کہ در اردو یافتند التقاط
رفت قوتی را پیرایہ از گوش وگردن جدا وموزہا از پا بیروں کردند و ھرچہ
از ناپاکی وبے باکی ممکن بود بتقدیم رسانید مشہود از یاسا مغول آنست
کہ در ہرج ومرج ھرج خواتین وبنات باشند از تعرضات ومطالبات
مصون دارند وبدیشاں آسیبے نرسانند - امّا درین حال شیاطین مغول چناں
از شیشۂ ضبط بیروں جستہ بودند کہ بقول ہیچ لاحول منزجر نمی گشتند - ومثار
فتنہ چناں از زمین وزمان بالا گرفت کہ آنرا

مصرعہ باران دو صد سالہ فرو ننشاند

عاقبت سلطان را گرفت وجامہا بیروں کردہ در خرگاہ نگاہ می داشتند امّا
ارغون چوں استدراک کار سلطان را عزم استرکاب نمود لشکر از الاغ بازماندگی
داشتند وگلہا بگوشہا رفتہ بود وانتظار تحصیل اسباب ومراکب و
استبطاء در آں موجب فوات مطالب می نمود با مقدار سیصد سوار چوں وثوق
بود بمعاونت وانجاد انجاد نصرت وانجاز مواعید فتح وتایید عنان تلک سرعت

بجنب انب۔ اتابک یوسف شاہ لر و سید عماد الدین الاعلی از خدمت سلطان در غلواء انہزام او مراجعت کردہ بودند و شرف نکشمشے دریافتہ دریں حال ملازم رکاب اعنان سامی بودند۔ ہر یک با یک کوتاپچی و لبوقا سید عماد الدین را مرتی شد۔ و بواسطہ تربیت او محلی مرموق یافت و ذکر آں در موضع خود اثبات خواہد رفت ان شاء اللہ تعالے۔ چوں ارغون نزدیک مسلمی رسید

بیت

زہر سو سپاہ انجمن شد بروے
یکے لشکر گشن پرخاش جوے

قرالقای و شیکتور بالشکر قراوناس سلطان البتہ برگرفتند و مستقبل شدہ آئین مغول باش۔ در سیاق سباق و اثناء مراہنہ و مناضلہ کہ چوں غالب و ظافر گرو نار دست افشاندن و بآواز بلند لفظ مریو گفتن حالے کہ نظر ارغون بر دشمن افتاد و او را بداں صفت دید با امراء از سر شماتت و مرا مریو گفت ہم آنجا کاسہ گرفتند۔ و با سر دشمن غالب اشتر کہ شر ر نشر او بآسرہ با سر او عائد شدہ و در یک لمحہ مالک مملوک و سرور ناسور و مطیع مطاع گشت تہنیت گفتند۔ محقق شد کہ در تقلب اعصار و تبدل روزگار ایں حال بی تمویہ نمونہ معتبر است شاید کہ عقلا آنرا دستور تجارب اختیار و معیار اختبار احوال سازند چہ در تواریخ متقدمان و مصنفات سلف کہ بنظم و نثر مرتب و مدون گردانیدہ اند چنیں حادثہ کہ معاینہ گشت تجنیز حدوث

نیامده و بریں منوال داستانے باحاد و تواتر روایت نکرده اند مَا سَمِعَ بِمِثْلِهِ الْآخِرُوْنَ وَمَا شَاهَدَهُ الْأَوَّلُوْنَ

بیت

لمؤلفه چنیں عجائب ملکے بسالہاے دراز

نہ گوش دہر شنید و نہ چشم دوراں دید

ارغون چوں از تادیب خانہ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ متأدب گشتہ بود و برأی العین می دید کہ اغفال سلطان چگونہ شمر ناکامی اوشد در تاجیل و امہال او چگونہ از عقل رخصتے یافتے۔ پسران قنغراتای تیمور و ایلدر را فرمود کہ تا مور را از داء دوی و کینۂ دیرینۂ پدر فارغ گردانند و بداں تشفّی جویند

زانجا کہ خستہ ہم ازانجا طلب دوا

بقصاص پدر سلطان را پشت بشکستند۔ قال اللہ تعالیٰ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا علمای تفسیر آورده اند کہ دریں کلمات باعجاز لفظ سیئہ ثانی را معنی نہ اساءت است چہ بموقع جزا افتاده پس منہوم نباشد۔ احمد را در قراقبچغائی و آں موضعے است دفن کردند وَلِلدَّهْرِ عُتْبٌ وَعِتَابٌ

بیت

ہمین است رسم سپنجی سرائے

یکی را برد دیگر آرد بجائے

محمود عاقبت آنکس تواند بود که فسوس جهان ناپایدار بجوی نخرد و دم افسونِ این فرتوت رعنا که گلبرگش ناچار جایِ خار و گُلِ ابل پرورش رابلے تاثل دُرد غم و دردِ سر و خمار در عقب است نخورد - بر خود پردهٔ صبر و قرار ندرد - و بظاهر مموّه و صورت مزوّر او که مار رنگین عبارت از آنست ننگرد - و یقین داند که سلطنت و دولت و مال و منال و لذات و آسایشِ این جهان مانند جمالِ امرد و وفاءِ غانیات و مواعید عید ابر تابستان و آفتابِ زمستان سراسر عشوه و غرور و محال و زور است - و هوشمند زیرک و سعید کامل بحصول آں که وجودے کم از عدم باشد مسرت و ارتیاح ننماید - و بذهاب و زوالش که لازمهٔ حال تواند بود ندامت و حسرت نیفزاید ایناس و ایساس و باساء و باس او را یکسان شمرد و متابعت و صیت نامهٔ رحمانی را دریں دو حالت قائد عنان هدایت و منتج اسباب سعادت خود داند - حیث قال عزّ و علا لِکَیۡلَا تَأۡسَوۡاْ عَلَىٰ مَا فَاتَکُمۡ وَلَا تَفۡرَحُواْ بِمَآ ءَاتَىٰکُمۡ چه از راه عقول و نظر مستقیم این هر دو نیز بیرون نمی ارزد و این حلوائے زهر آلود گرانست چندیں و دو نیست - و این قطعه که گفته ام لمعه ایست از برق این بیان

بیت

ز روزگار اگر کام خویش برداری
بر آفتاب اگر نام خویش بنگاری
اگر بمملکتِ ساسانیاں رسی و کیاں
وگر خزائنِ ساسانیاں بدست آری

وگر جهانت مسخّر شود چو اسکندر
وگر بچرخ فرازی علم ز جبّاری
چه سود عاقبتش بسپری و بسپاری
دریغ کآخر آن بگذری و بگذاری

جلوس ارغون خان در چاربالش خانیّت

چون معاند دولت را کار بساخت و خاطر را از وساوس و شواغل مخفّف و مرفّه گردانید امضاء عزائم پادشاهانه را که آثار دولت یاران مقبل و مآثر بختیاران عاقل جز آن نباشد در تقریر خانیّت تعجیل فرمود پیش از آنکه فسا و خیالات و موادّ احتمالات در تجاویف دماغ و سویداء دل التفاء و اقتران تمکّن یابد و قوّت و وقاحت و جلادت دست تباعت و طواعیت بر تابد و اگرچه بواسطهٔ غیبت بعضی پادشاهزادگان اطباق و اتّفاق که اجماع کلّی بآن صحّت پذیرد دست فراهم نمی داد ولیکن اولجتای و تقشتی خاتون و امرا بوقا و ششیکتور و طغاجار توافق نموده ارغون را بجانی از سر مهر جانی بر رغم انف حسود و جانی خط دادند و روز هفتم جمادی الاوّل سنهٔ ثلاث و ثمانین و ستّمائة ۶۸۳ در مقام قاسیون که آن موضع واقع است میان بهشت الرّود و قریان شیر از منازل مشهور ایشان هنگام ییلاق بر سریر دولت روزافزون بداعیهٔ ارادت بیچون مستقرّ شد و فلک توسن خوی باستمثال او امر و نواهی ملتزم و منقاد افسر فرخندگی و بخت بر فرق نهاده روزگار می گذشت

مصرعه   فرقش نکنم من بیکے مو از ماه +

بیت

زمیں با پایۂ تختش نخواند خاک را ساکن
جہاں با گوشۂ تاجش نگوید چرخ را والا

شہزادگان وخواتین شرابہاے یاقوت رنگ در کاسہاۓ کہربائی پیکر ریختہ برکف بلور صفت نہادند - و رود سازاں کہ دلنوازان عالم روح اند نغماتے کہ رسم اَلنَّغْمَةُ نُطْقٌ رُوحَانِيٌّ برآں صادق مے افتاد ونسبت اَلْإِيقَاعُ يُسَبِّبُ النَّاسَ فِي الْإِسْتِينَاسِ حسب حال می گشت اہل مجلس را اسماع اسماع می کردند وجہاں نیز مانند بارگاہ فلک شکوہ خوش وخرم بود - و روئے زمین غیرت مرغزار ارم از تاثیر اعتدال ہوا چہرۂ خوشی افتادہ ونرگس سرمست درپاے سرو آزاد سر نہادہ وباہمہ شوخ چشمی از گوشۂ چشم حوراوشان چشم برگاشتہ وبہ طرف ریاض معاشران نشستہ وزبان را بدین نصیحت چون آب روان گردانیدہ کہ بیت

بصحن باغ بجز زیر سرو بن منشین   بہ پیش خویش بجز یار سرو قد منشان

مشاطۂ نامیہ شاخسارہا راچون نوعروسان وسمہ کشید - ومشک بید از تنسم نسیم چول جیب حوریان بدمید - برلب جویبار سبزۂ خط سر بر زد وشگوفہ در تعجب - بیت

باز این چہ جوانی وجمال است جہان را   وین حال کہ نو گشت زمین را و زمان را

انگشت شاخ بدندان گرفت ، بلبل از غیرت فاختہ در غلغل آمد - چنانکہ صراحی بمشافہۂ ساغر در قلقل - درخت آب غضارت کشید و زمین تاب نضارت چشید گوئی نقاش ربیع بر صفحۂ سلسال جاری بخامۂ سحاری غزالک دلآویز کاتب الفش بستہ بود

بیت

اینک وزاں شد باد بہاری

اِذْ فَغَمْ کُئُوسًا مِلْءَ الْعُقَارِ

از طرفِ بستان در صبح بشنو۔

لحن بلابل سجع قماری

از شعر غرّا وز جامِ صہبا

مطرب چہ خوانی ساقی چدارہی

اے صحن گیتی جانی نہ گوئی۔

یا باغ خلدی یا روئے یاری

باغ از صباحش چوں جیب خوباں

پر عنبر تر یا مشک داری

از روے و زلفش داریم حاصل

شیم الدراری شم الذراری

در سپیدہ دم قمری غم زدگان دو رقمری رابدیں رباعی مجانس ہوانس میگردانید

بیت

اے دل تو چرا پیش ملامت سپری

تا کے رہِ اندیشہ بباطل سپری

تا چند ببال عقل و احساس پری

می نوش کہ مے شود جوانی سپری

سحاب نیسانی سایه بان بر سر خیمهٔ گلزار بداشت و اطراف گیتی را از لطف و خوشی هیچ باقی نگذاشت در چنین فصلے چند روز نشاط اندوز و عیش آموز بودند و در سرور و حبور

بیت

گہے بربط زدند و گاه طنبور
گہے مستان بدند و گاه مخمور
گہے ساغر زدند و گاه چوگان
گہے دستان زدند و گاه دستان
جہاں بے غم بناشد گاه و بیگاه
درآں کشور نبود اندوه یک ماه
گہے آہو رمانیدند از کوه
گہے از دل رہا بیدند اندوه

بریں صفت دریں مدت چوں زلف و رُخ خوبان شبی خویش بروزی پیوستند و با اغانی و غوانی شراب ارغوانی در می کشید لیس ایلچیاں روے بساختن مہمات و نظم مستعدات و استمالت جوانب و استلانت اقارب و اجانب آوردہ باول درانزاع آں مواہب کہ از سر اوقات تقیم قدیر لعیدا زیاس کلی و یأس تمام و عدم معاون و قلت عدد و عُدد و قصر مدت و تقصیر ید فائض گشت بر تبلیغ عالم کشای از ورآب آمویہ تا حدود بلاد مصر مصحوب ایلچیاں بغیر ستا و ستدعی لبسط جناح رافت متبطن حسم مواد مخافت مشعر باشاعت آثر معدلت و مخبر از اساغت

کوس نصفت و مرحمت و طائفه که هنگام انقطاع لشکر فرمان مطاع را ممتثل
و ملازم رکاب آسمان دوران بودند و در تخطی خطهٔ رجولیت قدم مصابرت راسخ داشتند
و ناصیه وفا و جبیت را بر چهرهٔ حسن عهد عبودیت شاد فرخ اقبال وار سر بر آستانهٔ
خدمت نهادند. و سر رشتهٔ حقوق پادشاه ولی نعمت از دست ندادند هر یک
را پایه بلند و درجه‌یے مانند ارزانی داشت و بمنتهائے امنیت و مدارج علیائے
رفعت رسانید. اے بسا گلہ بان که کلہ دار و جہان بان شد و بسا اسیر گدائے
که امیر و فرمان روائے آمد آرے محافظت عهود خدمتگاران مخلص و ملاحظت
احوال اعوان مشفق بعد از تحمل اعباء شدائد و عناء مکائد واجب است از ہمہ رو

ع ‏ إنَّ الکِرَامَ اِذَا مَا اَسهَلُوا ذَکَرُوا

هنگام تضمین این مصراع یکے از دوستان حاضر بود بر حسن مزاوجت نثر پارسی
و نظم عربی بالطف موقع تضمین و شرف مکانت تمثیل در شیوهٔ اغراق و استحسان
تحسینی می فرمود. این بیت دیگر مطابق معنی متقدم در اسلوب تضمین و تفنن
از ہمیہ مصراع معهود خاطر التزام نمود

بیت

اے یا تو از ہمہ رد انواع لطف خدا ‏ ‏ از لوح فکر بخواں اِنَّ الکریم اِذا

و چوں ہنوز کار ممالک انتظام تمام نیافتہ بود قوریلتای در توقف داشتند
و ہم در اول وہلت خمار ایلچی را با بر لیغ استمالت و استحضار بطلب صاحب
دیوان فرستادند و بدیں مصلحت اتابک یوسف شاہ لر و ملک امام الدین
قزوینی را از عقب روانہ فرمود. و شرح آں در آخر ایں ذکر ایراد کردہ شود.

انشاء اللہ العزیز در وقت جلوس میمون از شاہزادگان ہولاجو و جوشکب و کنشو
و بایدو اغول و کیخاتو ہنوز نرسیدہ بودند و بعضے کہ از شاہراہ عقل دور و از
حریف سعادت مہجور خواستند شد در خاطر داشتند کہ بر وفق میعاد مبادی شناورت
ہولاجو خاں کردند بدین سبب اختلاف اہواط پدید شد. و ایں ذکر بر زبانہا سائر
چوں سریر مملکت بورج رفعت و فر سلطنت ارغون زینت یافت. پیش
آقا و امینی ایلچی فرستاد و پیغامہائے لطف آمیز داد تا ایشاں را استمالت گردانید
وجہت ہولاجو چترے کہ فرسایۂ ہمائے و نور خورشید عالم آرای داشت
با انواع معذرت رواں کرد و کمال حل منودگی در سلک ایں عبارت مندرج
گردانید کہ چوں ما انجایگاہ رسیدیم خواتین بزرگ و امرا توبین چن آئین و راہ
بایسا داشتہ بودند الزام کردند کہ جائے پدر را محافظت کن و مصالح ولایات
و چریک را بداں و ملک موروث را از نوائب مصفّی گرداں بداں سبب از
اعتناق آں تجافی نتوانست بود. باید کہ ہولاجو آقا خاطر را از خطرات با غائلہ
و ہواجس شاغلہ فارغ دارد چہ ملک و سلطنت حکم اشتراک دارد. و باتفاق و
و اعتضاد دور از منافات و تضاد در اسر امیشی رونق مملکت و استکثار چریک
و استقرار امور یاسائے بزرگ سعی و جد بلیغ می باید نمود. چوں ایلچی بخدمت ہولاجون
رسید در جواب گفت با ارغون تماجامیشی یعنی مصادقت کجا می رود. پس
عازم قربان شیرات شد سوئے خانۂ ارغون و جوشکب بطرف ہمدان بیروں
رفت. و دو سہ نوبت باستدعا و استطلاع ایشاں ببندگی سریر دولت
آسمان پایہ ایلچیان تواتر نمودند و از ابتدار و انقیاد متقاعد گشتند و باندیشہائے

خیال انگیز منبا عد ارغون پادشاہے کامگار بود و در نفس او کمال سیاست و
مهابت مجبول اغضا برین تفادی در مذہب سلطنت و اقتدار محظور داشت
لشکرے جرار را نامزد ایشان فرمود چون خبر تسییر لشکر و زعازع صرصر خشم او
بشنیدند از وخامت عاقبت و شامت مخالفت اندیشہ کردند و ہر یک
از اردوی خود بحضرت تسارع نمودند و شرف تکشمشے و اختصاص بانواع لطف
و سیورغامیشی یافت - ارغون تسکین جاش و تحصیل انتعاش ایشان را نہایت

بیت

برآرندۂ ماہ و کیوان و ہور
نگارندۂ فر و دیہیم و زور

سوگند یاد کرد کہ جانب ایشان را براۂ آفاقی پیوستہ مشمول عوارف و مکنوف
عواطف دارد - و ہر یک را کلاہ و کمر داد ایشان نیز التزام منہج مطاوعت
و اذعان کردہ بخانیت او حجت دادند و سواد انقسام خواطر انحسام یافت
چنانکہ سنجاست از رکوب جنود و خلاص از انسلال حسام ایلخان از سفور لوف باز
صائن آمد واللہ ھو الحامی والصائن از امرا کسانیکہ با احمد بمزید طاعت
موسوم بودند امثال بوکا و تبناہی و الکان پسر شیرامون و ہولاجو با سقاق
تبریز علی حدۃ در بار غو سخن می پرسیدند و حجتی بر ایشان می گرفت و شرف
یاسامی یافتند واللہ اعلم موضع دیگر در عین تفرقہ لشکر احمد چون وجوہ اعیان
برائے مصلحت بینی خود را از کام و دہان نہنگ بلا خلاص میدادند - و از زبان
نداء وَخَرُّوا سُجَّدًا بِاَذْقَانِہِمْ بگوش ارباب ہوش مے رسید - و حادثۂ

پیشانی عناد سخت درہم پیکشید۔ چنانکہ در مقدمہ اثبات کردہ است بجسر خلائق از یمین و شمال پائے گریز بر داشتند۔ و یک سر ناخن مجال توقف نبود۔ صاحب دیوان عزم عراق کرد۔ اہالی اصفہان از صورت حال ماجری و چگونگی واقعہ روزگار محتال غافل بودند ملوک و امرا و اکابر و قضاۃ و جمہور طوائف بخدمت استقبال بیرون رفتند۔ و بخدمات لائق کہ در بندگی چنان صاحب سلطان نشان و سلطانی صاحب بیان معہود باشد از مراسم اجلال در انزال و لوازم تحف و انزال تلقی کردند۔ دو سہ روزے توقف کرد و نہبان باطراف فرستاد۔ و در خاطر داشت کہ بشیراز آید و بطرف بحر بیرون رود۔ و خود را ببلاد ہندوستان اندازد باز از صولت قہر مغول اندیشہ کرد و با خود گفت نفس خود را ازیں دریائے ژرف بر ساحل نجات انداختن و زن و فرزندان و متعلقان و اذناب و گماشتگان و اقوام و اتباع ایشان را در مغاص غصہ و خلاب عقاب گذاشتن پسندیدہ عقل و مختار نظر صائب نباشد۔ نزدیک سی سال در کمال جاہ و علو قدر و غلواء کامیابی بسر بردہ ام و اینک لمعان صبح صادق مشیب سواد شب شباب را منہزم گردانیدہ و تیر عمر عفد شصت گرفتہ اگر چرخ سست عہد بیوفائے کہ عادت اوست آغاز خواہد کرد اصابت تدبیر و انارت رائے منیر کجا نافع افتد مصلحت آنست کہ بدامن توکل اعتصام و بحبل متین تمسک نمودہ متوجہ بندگی گردم اگر بہ مقتضی حقوق خدمات سی و اند سالہ و کوچ دادن چندیں گاہ در بندگی آبا و ابنا معاطف عواطف پادشاہانہ در اہتزاز می آید و بمرحمت شامل گناہ ناکردہ را بالعفو مقابل می فرماید

مصرعه ز مشک بوی و ز خورشید نور نیست بدیع

و الآ بارے چندین خلایق را از عقال نکال خلاص داده باشم۔ بدین نیت خیرت که از تعارض ادلهٔ مختلفه تزلزل کن منتفی شد۔ و نایرهٔ خوف و هراس منطفی آیت
وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ بر زبان گذرانید۔ و
بصوب بندگی اردوی آسمان مثال منتال شد۔ در راه امیر خمار با یرلیغ مشتمل
بر ازالت اداو نفار و اقالت اعداو عثار و مخبر از تمهید قواعد مرحمت و تاکید
معاقد عاطفت بصاحب رسید و حکم بشنوانید حلے فراغ حالی روی نمود
و از انشاء خود بشارت نامه بحکام عراق فرستاد۔ و بر جناح تخویب و اجفال
روان شد۔ چون بشرف تکشمشے تشرف جست از حضرت نواخت و اعزاز یافت
و وعده فرمود که منصب صاحب دیوانی برقرار ارزانی فرماید۔ تا باتفاق بوقا
تمشیت مهمات مملکت و ملمات امور را قیام نماید صاحب زمین بارگاه
را بنقوش لوسه منقش گردانید۔ و زبان باستدامت عمر و سلطنت پادشاه
جوان بخت سزاوار تاج و تخت گشاده بمجتمع عز خود معاودت کرد۔ خلایق نعمت
حیوٰة او را مراسم و لوازم سپاس داری باد ارسانیدند و نذور و صدقات
بوفا۔ بعد از یک هفته بوقا چون دید که باز صاحب دیوان بقاعده مباشر
منصب معهود خواهد بود پادشاه را بر ابقاء او ملامتها کرد و تاکید نمود تا کید
او را پیدا و از اهمال جانب قهرا باکند پس گفت از کسے که پدر نیکو ایلچیان را
با چندان سوابق ترشیح و تربیت بد اندیشد توقع نیک بندگی چگونه توان داشت
ثبات دولت پادشاه و فناء صاحب دیوان متلازمان اند را ایلچیان هنوز

از اختلافِ عقاید متردد رای بود ہما کہ بارہا صریح ومعنی این معنی از افواہ استماع رفتہ بود۔ و در زبان سلطان مساعی صاحبے در ترتیب اسباب چہ یک ذنابۂ آں تنکرات می شد۔ وعلاوۂ آں تغیرات می آمد چوں دریں حال از مشیر موافق ومخلص مشفق چنیں مبالغتے یافت حکم یرلیغ نافذ شد کہ امراء یارغو قداغاسی واو کتای سخن پرسند وبغور قضیہ پرسند صاحب را در مقام یارغو حاضر آوردند و برآئینِ ایشاں چوں خون داراں سر دستہا را و راو ربستند فریاد از طوائف ترک وتاژیک برآمد کہ چرا دراز زاقِ خلائق مے بندند در جواب حملِ مفتریات والقاءِ مزخرفات گفت از باب مساوی وتقصیرات من بندہ آنچہ ارباب اغراض بسمع اشرف رسانیدہ اند باتیدِ عفو پادشاہ یکے را ہمہ اعتراف می نمائیم۔ اما از نسبت ایں خیانت وتہمت قصد ولی نعمت خبر ندارم

بیت

نہ بر زبان گذرانیدہ ام نہ بر خاطر

نہ در عقیدت من بندہ ہرگز ایں بودست

کار سخاقت جناں ولباقت بیاں فرابستہ بود

مصرعہ با حکم قضا دم مسیحا چہ کند

حکم شد کہ بنیاد فضائل ومعالی را خراب گردانند۔ وسرچشمہ جود ومکارم را سراب۔ در موضع موینہ نزدیک اہر جلاد قہر با تیغ افعی زہر صاحب را بہ سیاست گاہ حاضر آوردند از دیدۂ اختر خون شفق می بارید و زبان عطارد نفیر کناں

و زہرہ گیسو کناں می سرائید

بیت

تیغ نیلوفری آخر چکند بر تن آں
کہ ملالش نبیے از رائحۂ نیلوفر

دالست کہ روئے خلاص نیست۔ و تا جان او کہ حشاشۂ بکرمت و مطلوب
پادشاہ است در معرضِ ہدر بنیاد بہ بہانہ باقی است استغاثت کرد تا لحظۂ اماں
دادند و ہم آنجا غسل و طہارتے کرد۔ و مصحفے کہ داشت تفاءل نمود۔ پس
وصیت نامۂ بفرزندان و ایں رقعہ بافاضلِ تبریز نوشت چون بقرآن تفاءل
کردم بر آمد اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ
الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
باریتعالے چوں بندۂ خویش را دریں جہانِ فانی نیکو داشت و ہیچ مرادے ازو
دریغ نہ خواست کہ ہم دریں جہان بشارت جہانِ باقی بدو رسانند۔ چوں چنیں بود
مولانا محی الدین و مولانا افضل الدین و مولانا شمس الدین و مولانا ہمام الدین و مشائخ
کبار را کہ ذکر ھر یک بتطویل مے انجامید و موضع احتمال نمیکرد بشارت رسانیدن
واجب نمود۔ تا دانند کہ قطع علائق کردہ روانہ گشتیم۔ ایشان نیز بدعاء خیر مدد دہند
چوں از تحریر فارغ شد در مقام تسلیم برزبان راند۔ مصراع ہرچہ از تو آید خوش بود خواہی
شفا خواہی الم، نماز دیگر را از روز دوشنبہ چہارم شعبان سنہ ثلاث و ثمانین
و ستمایۃ چنانکہ ناظمِ ایں ابیات ذکر آں حال را در سمط تاریخ بدیں نمط تقریر
کردہ است

بیت

خورشید ملک صاحب دیوان شرق و غرب

آنکش زمانہ چاکر و گردون مرید شد

در سال خ پو جیم بقا گشت متصل

زان پس کہ دور مدت عمرش مدید شد

وقت نماز دیگرے اندر حدود اھر

روز دوشنبہ چارم شعبان شہید شد

بسودائے خیال فاسد غرۂ بیضاء او راکہ بیضۂ غراء صبح سعادت بود بچشمۂ خضراء تیغ بر ساھرۂ غبراء زمین چوں چھرۂ حمراء شفق گردانیدند و چناں صاحبے را کہ ارحام مادر گیتی از اظہار ماننداو تا حال بہ عقیم ماند بگواہی تیغ استشہاد کردند

بیت

گوہرے بود او کہ گردونش بنادانی شکست

گوہرے کو تا بدیں گوھر شکن بگریستے

آتش و آب ار بدانستے کہ از گیتی چہ رفت

آتش از غم خون شدے آب از حزن بگریستے

و ایں دو بیتے کہ زادۂ طبع یکے از فضلاء عصر است صورۃً و معنیً در صنعت مراعاۃ نظیر حق او را بے نظیر آمد

بیت

از رفتن شمس از شفق خون بچکید

مہ روی بکند و زھرہ گیسو ببرید

شب جامہ سیہ کرد دراں ماتم و صبح
بر زد نفسے سرد و گریباں بدرید

خبر ایں واقعۂ ہائل و داہیۂ مشکل ظہر ہر طرف از اطرافِ ممالک کہ رسید خواص و عوام الیف و حلیف انین و حنین گشتند۔ واکابر و اصاغر باسلیق النسان الیعین بکشودند شیراز باوجود آنکہ ہرگز بیمن قدوم صاحب مشرف نشدہ بود اہالی بواسطۂ خیرات جاریۂ او کہ بر و فاجر و غنی و فقیر را فائض بود شکستہ بال و پریشاں حال شدند و جفت نالہ و دریغ گشت

بیت

الغیاث اے چرخ دوں کو صاحب عالی منش
آنکہ میبا زد نثار از خونِ دل چشم منش
صاحب آفاق شمس دین و دولت آنکہ بود
روی دولت با فروغ از نور رائے روشنش
مسند ار بے تکیہ اش گردن فراز د بعد ازیں
حشو باشد معنی او از میاں بیروں کنش۔
ور قلم بے دست او خواہد کہ گردد درفشاں
شاید ار یابد ز دست تیغ قاطع سرزنش

بعد از واقعۂ صاحب دیوان تمامت املاک او را در جمیع ممالک بانجو در آوردند و اساس آں خیرات را منہدم گردانید و آثار آں مبارسنعدم

مصرعہ وَ اَیُّ نَعِیْمٍ لَا یُکَدِّرُہُ الدَّھْرُ ؎

اولاد او را یحیی و فرج اللہ و مسعود و اتابک کہ نجوم سپہر مکارم و نہال نورستۂ حدیقۂ بسالت و جلالت بودند از عقب پدر بقرستادند و برآں اطفالِ بیگناہ رحمت نکرد و بریں حال چوں مدتے بگذشت آروق خواجہ ھارون را بقتل آورد چہ مجد الدین اثیر کہ از اکابر عصر بنعمت و ثروت موصوف و معروف بود و ببہجت و شہامت مذکور و مشہور کماں سعایت آروق درزہ آوردہ بود کہ از اعمال بغداد مبالغ مال بجاحدہ تصرف نمودہ آروق بنو تہم آنکہ خواجہ ھارون باوے دریں قضیت ہمراز است۔ وخود سوابق مخالفت و مکاشرت و لواحق معاندت و مجاھرت درمیانہ ممہد بودیے حکم یرلیغ ہر دو را بر تیغ گذرانید

مصرعہ یعنی ز سر بریدہ نآید آواز

و مقابر صاحب و اولاد در چرنداب تبریز است در شہور سنہ اثنین و تسعین و ستمایۃ ناقلِ ایں اخبار آنجا رسید زیارت را ساعتے دراں مقام روح انگیز و موضع سعادت بخش استرواح رفت۔ ہر دو برادر با ہفت پسر بعضے درجۂ شہادت را با سعادت دنیا جمع کردہ و بعضے با صد ہزاراں دریغ از مصاحبت روزگار کہ کمتر چاکری ازاں ایشاں بودہ بمجاورت انس ابد و حوریان فردوس گرائیدہ القاب و اسماءِ ایشاں را بعد ما کہ بر صفحات توقیعات منتقش بودے بر الواح مقابر تقش کردہ بودند و از آیات تنزیل بر دیباچۂ لوح تربت ہر یک آیتے مناسب تناسب او نوشتہ۔ از مشاہدۂ آں مشاہد و مراقد مراقد آمال خمیدہ شدہ و رواں بر چہرۂ زہاب از دیدۂ شکوہ و ہیبت آں صنادیق در دیدۂ اعتبار از مکافات صدر دست خبر می داد و سبب آنکہ در زمان حیات ایشاں از

سعادت نیل خدمت بر مقتضے

مصرعه ما کلُّ ما یتمنّی المرءُ یتّفق

محروم افتاده بود و بداغ خیبت موسوم شده، خاطر که بآتش تحسّر در غلیان بود از
شئمت روزگار تعجب می نمود، چون قاضی محکمهٔ ازل بحکم لم یزل تقدیر کرده بود که یک
مدّتے بساط خراسان از تمامت صنادید رقوم خالی ماند هم در انضا عقب آن حال
مزاج الجانی بتقریب ارکان حضرت با خواجه وجیه الدین متغیّر شد و او را خوف
کردند- این دو بیت حسب حال گفته شد شعر

ما خود چه دیده ایم ازین چرخ کوز پشت
با ورعنا بداشت و یا بے خطا بکشت
چون عاقبت فناست جهان دو رنگ را
خوش زشت خوب باشد و خوه نرم یا درشت

دانست که این نوبت خلاص متعذر است هر چند پیش امراء و ارکان حضرت
ضراعتها نوشت فائده نکرد در مفتتح مکتوبے که پیش طوغان قهستانی اصدار کرده
بود و در تواضع و تشفع مبالغت نموده و نام خود را ضعیف داعی وجیه عاصی در قلم
آورده این بیت فارسی مندرج ساخت

بیت

بود جانا غم هجران تو هر بارے سخت
رحم کن بر من دلخسته که کار این بار است

عاقبت تیغ جان او را از آشیانهٔ سفلی بمانس علوی رسانیدند،

مزاولت اعمال دیوانی وملابست اشغال این جهانی بوخامت مقتضی است و دولت پنجروزه را سرعت انتقال وارتحال حتمی مقتضی

شعر

مارست حرص دنیا دنبال او مگیر
دانی که چیست عاقبت حرص مارگیر
خواهی که عیش خوش بودت کار بر مراد
با نیستی بساز و کم کار و بار گیر
چون روزگار کس ندهد پند آدمی
خواهی که پند گیری از روزگار گیر
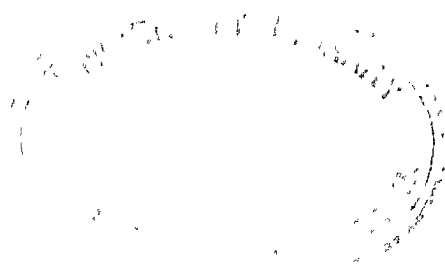
غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	سپاہے	سپاہے
〃	۱۱	جو	چو
۲	۲	شوقی	شوقی
〃	۸	بزرگر	زرگر
〃	۱۷	شریکِ	شریکِ
۳	۲	ہیئات رکوع گرفت	در صبح و شام ہیئات رکوع گرفت
〃	۵	دائرہ	دائرۂ
〃	۱۰	المجبار	انجبار
۴	۵	عالی	حالی
〃	۱۳	صاحب	ساحب
۵	۹	تقدم	تقدم
۶	۱۲	ابن	این
〃	۱۷	خوب جہانیاں را	خوب روان ابی محمد خازن ندا است افروز و جہانیاں را
۷	۱	ہیچ	ہیچ
〃	۱۲	سینہ	سینۂ
〃	۱۴	شاذر	شدند
۹	۶	مسوو فاضل	مسود و فاضل
۱۱	۵	اولیت	اولیت
〃	۶	کامل	کمال
〃	۱۹	از قناعت فتن	از تناوب سخن و تجاوب فتن
۱۴	۱۸	بسطت	بسیط
〃	〃	جربانش	حریانش
۱۸	۳	تغالی	تغالی
〃	۵	باطل انکار	باطل و انکار
〃	۶	صحت	صحبت
〃	۱۷	تجنبتند	تجنبنبہ
۱۹	۳	وقَلہ	وقَلہ
〃	۱۹	قضبت	قضیت
۲۰	۱	نبلیغ	تبلیغ
〃	۴	یاسرار	یاساء
۲۱	۴	ترتیب	ترتیب
〃	〃	کاتب	کاتب
〃	۱۷	رتمہ	رمہ
۲۲	۶	سواطات	سواطات
۲۳	۱	چنانچہ	چنانکہ
〃	۱۷	انداز	انذار
۲۴	۲	نیشون	نیسرون
〃	۱۹	سوارائے	سوارلنے
۲۵	۱	مصایق	مضایق
〃	۵	گردانیہ	گردانیہ
〃	۱۸	وشت	وحشت
〃	۱۹	وسائط	و وسائط
۲۶	۵	باعتاد	باعتاد
〃	〃	ازنطاق	نطاق
۲۷	۳	بقال	بفال
۲۹	۱۳	درین	بدین
۳۰	۱۵-۱۶	شائستگی والیشان	شائستگیٔ ایشان
۳۱	۸	قطعہ	قطعۂ
۳۳	۲	قضاسہ بدرا	قضاء بدرا
〃	۴	زنالک	زنانک
〃	۶	بود بود	بود و بود
〃	۱۵	ـــ بار	و بار
〃	۱۸	آلبین	البین
〃	〃	نشیمن	نشیمن
〃	۱۹	لے آموء	شے آموء
〃	〃	ہنگ	باننگ
〃	〃	باشتغال	باشتغال

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۸	بکاسات اقداح	بکاسات واقداح
〃	۱۱	زہرۂ	زہرہ
〃	۱۳	گشتِ	گشت
۳۸	۸	سنبل روئے	سنبل موئے
〃	〃	حور	حورا
۳۹	۱۷	چناں	جناں
۴۰	۳	مامور	معمور
〃	۱۵	جبین	چین
〃	۱۹	وادحنکت	وہا وحنکت
۴۲	۱	تتابع	تتابع
〃	۱۰	عرض	عرض
〃	۱۱	ذہبر	دہبر
〃	〃	عوض	عوض
〃	۱۳	اعزہ	اعزہ
۴۳	۱	اشتغال	اشتغال
〃	۱۱	تخستِ	تخست
۴۴	۴	زبان استدامت	زبان باستدامت
۴۵	۱	درمیان	ازمیان
〃	۲	عرصات	عرصات
〃	۹	راہرۂ	ساہرۂ
〃	۱۷	رغبتِ	رغبت
۴۶	۱۱	شما	شما
〃	۱۴	مغازلت ومنانات	معازلت ومعانات
〃	۱۹	ایلیم	ایلیم
۴۷	۸	مام	یام
〃	۱۳	قد	قلعہ
〃	۱۴	رماہین	رماہین
〃	۱۵	اشباع	اشباع
۴۸	۵	دودونانہاء	رودخانہاء
〃	۸	مستنعضر	مستحضر
〃	۹	برائے	کہ برائے
〃	۱۸	دارد	وارد
۴۹	۱۱	ممالکِ	ممالکِ قاآن
〃	۱۵	پنجاد	پنجاہ
〃	۱۴	مشقالت	مشقالست
〃	۱۷	از	زر

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱۸	فطرہ	نقرہ
۵۰	۷	دوبست	دوبیست
〃	۱۸	طولیان	طوطیان
۵۱	۵	وعور	وفور
〃	۱۵	وجہہ	وجہہ
۵۲	۱	دقاتہ	دقائقہ
〃	۳	خاتبت	خائیت
〃	۷	رہیم	دہیم
〃	۹	باذعان	باذعان
〃	۱۰	دلی پیش را	ولی پیش ازا
〃	۱۷	نمیک	نیک
۵۳	۱۴	موتنفات	درموتنفات
۵۴	۱۷	فرخ فرائے	فرح فزائے
〃	〃	روائی	زوائے
۵۵	۸	اسرار	اسرار ایشان
〃	۹	ورائع	رائح
۵۶	۱۳	تمانت گان	نمایت گان
۵۸	۱۴	بمزبد	بمزباید
۶۳	۱۲	بشوابد	بشوابد
〃	۱۸	الزبان	الزبان
۶۵	۳	دحساب	درحساب
〃	۴	راز	راند
۶۶	۲	جوشان	چون دریا جوشان
۶۹	۱۱	ورا	اورا
۷۲	۹	ثواب	صواب
۷۴	۱	رغیت	رغبت
〃	۱۵	سخیف	سخیف عقل
۷۷	۱۹	قتل سیم فرط	قتل وبیم افراط
۸۳	۸	لاو	او
〃	۱۰	ازلشکرہا	ازاطراف لشکرہا
۸۶	۱	بہیج	بہیج
〃	۱۵	بابآب	باناآب
۸۸	۱۱	سبقت	سبقت
۹۰	۹	عجز	عجز
۹۴	۲	تاب	تاب
۹۶	۷	حیام	خیام

۸۹ - ۳ آخری - ملک کامل - از ملک

۴۴-۱۴-۱۴ - پادشاه چنگیزخان - پادشاه چنگیزخان -

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۶	۱۴	خودرا	خودراه
۹۷	۹	خادمات	بخدمات
〃	〃	باسقاقی	باسقافی
۹۸	۴	اوگنای	اوگنامی
〃	۷	حوارزم	خوارزم
۱۰۰	۲	درین	درین نزدیکی
〃	۱۷	مداخلت	مداخلت
۱۰۱	۱۶	احنیاط	احتیاط
۱۰۴	۱۵	اورا فرستادند	اورا آتش فرستادند
۱۰۵	۱	بیزدار	نیزدار قنفراتامی
〃	۱۶	از	ار
۱۰۷	۱	سبری	عنبری
〃	۲	سیم وزری	سیم وزری
〃	۱۲	کاصداع	کاصداغ
۱۰۸	۶	جومی	چومی
〃	۱۵	فاحتہ	فاختہ
〃	۱۸	نرگس لالہ	نرگس و لالہ
۱۰۹	۵	کاسۂ	تا کاسۂ
〃	۶	زر	زرتر
۱۱۰	۱۴	صاحت	صاحب
۱۱۱	۱۸	خانبت	خاتیت
۱۱۲	۱۲	آلابش	آلائش
〃	۱۳	خال	خیال
〃	۱۶	منیمن	متیمن
〃	〃	باتجیر	باتجبر
〃	۱۷	داعیہ	داعیۂ
〃	۱۹	شعرای	شعری
〃	〃	تابان	تابان
۱۱۴	۱	نزہ	نشرہ
〃	۲–۵	بافضل الخطاب .... بدیع	....
	۱۴	والشجر	والسحر
	۱	ہم حدیث راز است	ہمہ حدیث ساز است
	۹	عبیر	عبیر
	۱۱	مختصلی	مختلصی
	۱۱	خود	خرو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۷	۱۵	بیبنش	بینش
۱۱۸	۲	بصوتے خوش	بصوتے خوش و ادائے دلکش
〃	۹	اعاب	اعذت
۱۲۰	۱	صد ہزار	زیادت از صد ہزار
〃	۹	داند	ولوند
〃	۷	ریخت	ریخت
〃 *	۱۱	باستخدات	باستخدات
۱۲۴	۱۲	اسرر	اسرار
〃	۱۸	لقب	لقب
۱۲۶	۱۷	از روتیت	وسدتیت
۱۳۲	۸	گومری	گوہری
۱۴۰	۱	ستمی	ترکی ستمی
〃	۱۶	کشتند نامے	کشید نامے
۱۴۲	۷	مقدم	متقدم
۱۴۳	۱	بشارت	باشارت
〃	۶	قاعدہ	قاعدۂ
۱۴۴	۴	دانست	دانستند
〃	۵	نباید	نیاید
〃	۱۶	آتش خودرا	آتش قہر خودرا
۱۴۵	۶	بگذید	بگذرند
۱۴۶	۷	بجائز	جائز
۱۴۸	آخری	استاذ	استلاف
۱۵۱	۳	ایبج	ایچ
۱۵۲	۱۲	دنایہ	دنایہ
۱۵۳	۱۱	ونقاعس	اوتقاعس
۱۵۵	۳	شاہ را	شاہ راہ
〃	۹	باتذ	باندہ
۱۵۶	۱۶	تخلص	تخلف
۱۵۷	۵	باشد	باشید
۱۵۸	۱۴	استعداد	استعدا
〃	آخری	مژگان اشک	مژگانش بزبان اشک
۱۵۹	〃	بالشکری	آنکو چو بادقیات ز بالشکری
۱۶۴	۱۱	سخر	نغز
۱۶۶	۱۶	تحستین	تحسین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۵	عاملے	عالمی
〃	۱۰	کرز	کرر
۱۷۲	۶	جمام	حمام
۱۷۳	۲	جنت	حنت
۱۷۹	۸	استجار	اشجار
۱۸۲	۵	عنطت	علطت
۱۸۶	۶	اعرا	اعزاء
〃	۷	زنک	زنگ
〃	آخری	تا	تا
۱۸۷	آخری	نفخۂ صوریمت	نفوذۂ صورسیت
۱۹۵	۱۷	ہمراء	امرارا
۱۹۸	۱۰	خنکت	خشکت
۱۹۹	۱۸	نمامت	تمامت
۲۰۱	آخری	مفتح	مفتتح
۲۰۴	۸	مقوس	مقوس
〃	۱۰	توقیر	توفیر
۲۰۵	۷	〃	〃
۲۰۶	۱۰	بجزانہ	بخزانہ
〃	آخری	درست	دست
۲۰۸	۱۲	ظواہر	زواہر
〃	۱۳	خصر	خُصر
〃	۱۵	دورا زاچشم / پابرخشان	دُور از چشم / پابرخسان
۲۰۹	۳	عبین	عین
〃	۱۴	گر	اگر
۲۱۰	۱۵	تنبوی واخذت	بنوی مواخذت
۲۱۱	۱۳	دشاخ	ورشاح
۲۱۳	۱۶	سمکاتبت	سمرکاتبت
۲۱۵	۵	یافتہ	یافتہ
〃	۸	اقتراء	افتراء
〃	۹	اوزاز	اوزار
۲۱۸	۱۶	برخون	پُرخون
۲۲۰	۱۶	واہُدی	واؤدی
۲۲۳	۱۰	گرو	گر
〃	۱۳	غاذر	عاذر
〃	۱۷	عمرار	عمراز
۲۲۵	۴	شتتر	شتر
۲۲۹	۸	بینموونا	تسارع بینموا
〃	۱۰	فنفول	فصولی
〃	۱۲	شتی دو فصل	شتّی و فصل
〃	〃	بسیط	دربسیط
۲۴۱	۱۲	بینا	می بینا
۲۴۸	۸	اطراح وافراح	اطراح وافرا
۲۵۳	آخری	سادنت	دمسادنت
۲۵۴	۸	آلق	الق
۲۵۹	۸	بداز	بداد
۲۶۵	۳	بابیسے	باسبجے
۲۶۶	۱۶	لما	کما
۲۶۸	۱۷	ار	از
۲۷۰	۲	کرد	گرد
۲۷۳	۱۳	سنجائب	متحاذی
۲۹۵	۶	تہنقریب	تبصریب